پھیلائی جا رہی ہے۔

س: پاکستان میں یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ افغان مہاجرین کو کیمپوں تک محدود رکھا جائے آپ کا اس مطالبہ کے بارے میں کیا رائے ہے۔

ج: ہم بھی مہاجرین کو کیمپوں تک محدود رکھنے کے حامی ہیں۔ لیکن کیمپوں میں ضروریات زندگی کی سہولتیں تو فراہم کی جائیں۔ پانی، خیمے اور راشن کے مسائل حل کئے جائیں۔ نئے آنے والے مہاجرین کی رجسٹریشن کی جائے۔ اگر مہاجرین کو خیموں میں وہ وقت کی روٹی مہیا کر دی جائے تو وہ شہروں میں مزدوری کرنے نہیں جائیں گے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ان کے پاس نہ خیمہ ہو اور نہ راشن لے تو وہ پیٹ کی آگ کس طرح بجھائیں

س: پاکستان میں بموں کے دھماکوں سے بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ دھماکے افغان مہاجرین کی وجہ سے ہو رہے ہیں اس لئے حکومت افغان پالیسی تبدیل کر دے۔

ج: ہمیں بھی دھماکوں سے پاکستانی بھائیوں کے جانی و مالی نقصان پر بہت دکھ ہے ان دھماکوں سے پاکستانی عوام کو اندازہ لگا لینا چاہیئے کہ روس کس قدر سفاک اور ظالم ہے اس نے افغانستان میں اس قدر ظلم و تشدد کیا اور بمباری سے ہزاروں دیہات تباہ کر دیئے، باغات اور چراگاہیں جلا دیں اور افغان عوام کا وہاں رہنا ناممکن بنا دیا اور روسی فوج کے ظلم و تشدد کے ہاتھوں مجبور ہو کر افغان عوام نے پاکستان ہجرت کی اور پاکستانی عوام نے انہیں محبت اور خلوص سے نہ صرف خوش آمدید کہا بلکہ ہر قسم کی مدد اور معاونت بھی کی۔ اور تازہ دھماکوں کا اگر چہ ایک مقصد یہی ہے کہ وہ پاکستانی عوام کو خوف زدہ کر کے اپنے افغان بھائیوں کی مدد سے روک سکے۔ لیکن پاکستان میں دھماکے کرانا روس کا پرانا منصوبہ ہے۔ آگا بکوف جو کے۔ جی۔ بی کا ایجنٹ تھا اس نے ۱۹۵۶ء میں یورپ میں اس منصوبہ کا انکشاف کیا تھا کہ روس پاکستان میں دھماکے کروا کے پاکستان کو کمزور کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے پھر ۱۹۷۱-۷۲ کے دوران پاکستان میں روسی ایجنٹوں نے دھماکے کئے اس وقت تو یہاں افغان مہاجرین نہیں تھے۔ پھر ایران میں کم و بیش پندرہ لاکھ افغان مہاجرین موجود ہیں وہاں دھماکے نہیں ہو رہے اس لئے ان دھماکوں کا مقصد پاکستانی انصار اور افغان مہاجرین کے درمیان نفرت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ دوسرے مقاصد بھی ہیں روس ان دھماکوں سے پاکستان میں دوسرے کون سے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر سوچنے کی ضرورت ہے۔

رہی پالیسی تبدیل کرنے کی بات تو کسی قوم اور ملک نے بھی دہشت گردوں کی بلیک میلنگ میں آ کر اپنی قومی پالیسی تبدیل نہیں کی۔ ایران میں پوری پارلیمنٹ کو اڑا دیا گیا تو کیا اس نے پالیسی تبدیل کر لی۔

س: سات جماعتی اتحاد نے عبوری حکومت کے لئے الیکشن کا اعلان کیا تھا۔ اسے بعد میں ملتوی کر دیا گیا اس کی کوئی خاص وجہ؟

ج: عبوری حکومت کے لئے الیکشن کے اصول پر اب بھی سات جماعتی اتحاد میں کوئی اختلاف نہیں ہے دو دو نمائندے ہر پارٹی سے الیکشن کے لئے نامزد بھی کر دیئے گئے تھے۔ لیکن الیکشن کے لئے حالات مناسب نہ تھے۔ جس کی وجہ سے الیکشن ملتوی کرنا پڑا۔ افغانستان میں لڑائی میں شدت آ گئی تھی افغانستان کے اندر سے کمانڈروں نے بھی حالات کے خراب ہونے کی

باقی صفحہ ۱۳ پر

کمانڈر اسماعیل خان محاذ جنگ میں

سید محمود گیلانی

عالمگیر اسلام کا عالمگیر نظام

حق تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد فرمایا۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ اے رسول گرامی، جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے۔ اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے چنانچہ بحکم الٰہی وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ ایک طرف حضور نے اپنے اقربا سے تبلیغ اسلام کا آغاز فرمایا۔ دوسری طرف کو پیغام حق سنانا شروع کیا۔ جس کی شہادت دعوتِ ذوالعشیرہ دیتی ہے۔ حضور نے رخنہ اندازیوں اور رکاوٹوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کو روندتے ہوئے اور کچلتے ہوئے اس فرض مہم کو ادا کیا۔ ابتدا میں جو ناکامیاں ہوئیں اور آخر میں جو کامیابیاں ہوئیں اہل علم و عرفان اس کی تفصیلات سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن حضور پرنور نے یہ سلسلہ تبلیغ و اشاعت اپنی ذات والا صفات تک محدود نہیں رکھا۔ آپؐ نے حسب فرمانِ خداوندی کو ہر مسلمان پر فرض کر دیا اور دو ہی لفظوں کی ایک حدیث مبارک بَلِّغُوْا وَلَوْ آیَۃً نے ہر کلمہ گو نے رسول کو مجبور کر دیا کہ اللہ اور اس کے نبیؐ کی زبان سے چاہے ایک ہی چھوٹی سی آیت نکلی ہو مسلمان اسے سن کر دوسروں تک پہنچا تیں۔ تاکہ دنیا کا کوئی شخص پیغام خدا اور پیغام رسول سے محروم نہ رہے۔ اور جس طرح خدائے قدوس رب العالمین ہے۔ اور جس طرح اس کا محبوب رسول عالمین ہے اسی طرح اس کا پیغام بھی ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ بن کر اللہ کے دین اسلام کو عالمگیر ثابت کیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بروئے کار لاکر کچھ ایسے دینی، روحانی، ایمانی اور عرفانی نظام بھی قائم کئے۔ جن کے سلسلہ ہائے عریض و طویل مذکورہ مقاصد عظمیٰ کی تکمیل کے لئے کائنات عالم میں پھیلا دیئے گئے اور ایسے حیرت انگیز عجیب الاثر انتظامات فرمائے گئے کہ خدا نخواستہ اگر خدا کے بندے بتقاضائے بشریت پابندی اور تواتر سے تبلیغ و اشاعت دین کو جاری نہ بھی رکھ سکیں اور کسی وجہ سے تکاہل و تغافل کا لحاف ان کو ڈھانپ دے۔ تب بھی نام خدا پیغام خدا اور فرمان محبوب خدا کی توسیع و ترسیل بند نہ ہو اور وہ ہر آن آٹومیٹک نظام قدرت کے مطابق تمام دنیا میں خلق اور اہل دنیا کو مائل کرتی رہے۔ تاریخ اسلام اور سیرت رسولؐ انام میں اس کی بے شمار مثالیں ملیں گی کہ دین و ایمان اور روح و عرفان کے خود کار نظام قدرت نے حیرت ناک طریقوں سے فطرتوں اور طینتوں کو بدل کر غائبانہ دولت معرفت بخشی۔ اور کائنات عالم کے ہر گوشے میں نام محمدؐ اور پیغام محمدؐ انتہائی بلندیوں سے بھی بچاؤ نہ کرتا چلا گیا۔

مسلمان فارسی مشرکانہ مذہب رکھتے تھے۔ لیکن اپنے مذہب کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر متنفر بھی تھے ان کا قلب سلیم کسی سچے مذہب کی تلاش میں تھا آخر غائبانہ طور پر ان کے دل میں حقیقت کی روشنی پیدا ہوئی۔ نور نبوت نے جلوہ دکھایا۔ قدرت کا روحانی نظام ان کو لے گیا۔ کئی روز آپ زم زم سے بسر کئے۔ دشمنوں سے بچتے بچاتے حضورؐ رسالت میں حاضر ہوئے اور حقیقی اطمینان حاصل کیا۔

اویسؓ قرنی سن پائے ہیں کہ رحمتِ عالم کا ظہور ہوا ہے، بن دیکھے ایمان لے آتے ہیں۔ ہنوز زیارت سے مشرف نہیں ہوئے کہ عشقِ رسولؐ از خود بڑھتا اور ہر بُنِ مُو میں گھر بناتا چلا گیا۔ سبحان اللہ ایمان اور وہ بھی ایمان بالغیب، اویسؓ نے سُنا کہ سید عالمینؐ اپنے ریش وگیسو میں حنا بندی فرماتے ہیں۔ ان کا ابھی مسیں ہی بھیگ رہی تھیں کہ مہندی لگانا شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا۔ اویسؓ یہ کیا؟ ابھی داڑھی مونچھیں تو نکلی نہیں اور مہندی لگانے لگے؟ فرمایا خبر ملی ہے کہ میرے رسولؐ پاک مہندی لگاتے ہیں ان کی سُنت اس لئے ادا کر رہا ہوں کہ کیا معلوم کل کو زندگی ختم ہو جائے اور میں سنت نبیؐ سے محروم ہو جاؤں۔ یہی اویسؓ خبر پاتے ہیں کہ جنگ اُحد میں حضورؐ کے دو دندان مبارک شہید ہو گئے۔ اویسؓ نے اپنے دو دانت نکال دیئے۔ پھر خیال آیا۔ ممکن ہے یہ دانت نہ ٹوٹے ہوں۔ کوئی اور ہوں۔ دو اور نکال دیئے۔ پھر شبہ ہوا تو دو اور نکال دیئے۔ اس طرح پوری بتیس نکال کر ڈھیر کر دی کہ ان بتیس میں رسولؐ کے ٹوٹنے والے دو دانت تو ضرور ہوں گے۔

غور کیجئے کہ نامِ رسولؐ کے ساتھ قدرت کاملہ سنتِ رسولؐ کے احیاء و بقا کا بھی کیسا عجیب انتظام کر رہی ہے۔

نجاشی شاہِ حبشہ مخالف ٹولی کا معاندانہ بیان سُنتا ہے۔ نو نفوت و حقارت پیدا ہونے کی بجائے محمدؐ رسول اللہ کی صداقت سید المرسلین اور رحمت اللعالمین پر غائب میں ایمان لاتا جاتا اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہہ کر حضور خاتم نبوت کی عالمگیر رسالت کی گواہی دیتا جاتا تھا۔ یہ ہے قدرت کا وہ روحانی ایمانی اور دینی نظام جو اَبد سے قائم ہے اور ازل تک انشاء اللہ قائم رہیگا

عالمگیر اسلام کا یہی وہ عالمگیر روحانی نظام ہے۔ جس نے گڈریوں کو حکمرانی بخشی۔ جس نے رہزنوں کو رہبری عطا کی۔ جس نے چوروں کو قطب بنایا۔ جس نے لٹیروں اور ڈاکوؤں کو ابدالیت سے نوازا۔ جس نے گداؤں کو تختِ شاہی پہ بٹھایا۔ جس نے کافروں کو مومن اور مشرکوں کو موحد بنایا۔ جس نے سنگ خارا کو موم ملائم کر دیا۔ کونسا اسلام؟ محمدؐ کا اسلام اللہ کے محبوب کا اسلام۔ خاتم النبیین کا اسلام۔ سید المرسلین کا اسلام جن کی شان میں زبانِ الٰہی نے فرمایا

لولاك لما خلقت الافلاك

میرے حبیب پاک! اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو کائنات ارضی وسماوی کا کہیں وجود نہ ہوتا۔

ذرا ملاحظہ کیجئے۔ عالمگیر اسلام کا عالمگیر نظام بوسیدۂ محمد رسول اللہ خیر الانام اپنے کرامات و معجزات کیسے حیرت انگیز طریقوں سے دکھاتا ہے معجزہ شق القمر سے کون منکر ہے؟

ابوجہل نے کہا۔ اے محمدؐ! اگر تو چاند کو توڑ دے تو ہم تیری نبوت پر ایمان لے آئیں گے۔ نائب خدا ظل اللہ امام الانبیاء علیہ السلام نے اپنی انگشت مبارک کا ادنیٰ سا اشارہ کیا۔ تو ماہِ تابان دو ٹکڑے ہو گیا۔ ابوجہل نے کھسیانہ ہو کر کہا۔ محمدؐ جادو اور سحر و طلسم کے ذریعے کرشمے دکھاتا ہے اس میں اس کی نبوت کا کوئی دخل نہیں۔

اس زمانے میں ہندوستان راجہ بھوج کے زیر نگین تھا۔ راجہ واقعہ شق القمر کی شب کو اپنے محل کی چھت پر مصروف استراحت تھا۔ ناگاہ اس نے دیکھا کہ چاند دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ یہ خوف ناک اور استعجاب خیز منظر دیکھتے ہی اس نے زور زور سے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ چیخ و پکار سن کر راجہ کے مصاحب وغیرہ اکٹھے ہو گئے۔ وہ بھی ٹوٹے ہوئے چاند کو دیکھ کر لرزنے اور خوف سے چیخنے لگے کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا ہو گیا ہے اور کیا ہونے والا ہے؟

آخر راجہ کے حکم سے جوتشیوں اور نجومیوں کو طلب کیا گیا۔ ان ماہرین فلکیات نے اپنا حساب لگا کر کہا۔ اے راجہ! فکر نہ کرو اور غمگین نہ ہو، عرب کے دیس میں ایک مہاپرش کے اپنا چمتکار دکھایا ہے۔ جس کا نام

> حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا لایا ہوا مذہب مطلق العنان روس کے لیے بھی اتنا موزوں ہے جتنا جمہوریت پسند ولایات متحدہ امریکہ کے لیے مناسب و مفید ہے۔ اسلام ایک عالمگیر حکومت کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ (جوزف چے نوئن)

محمدؐ ہے وہ کل اوتاروں کا مہاراج
اور کل رشیوں کا بادشاہ ہے وہ پرماتما
کا پریتم ہے۔ اس کی انگلی کے اشارے
سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے ہیں۔ جب
وہ مہارشی دوسرا اشارہ کرے گا۔ تو ٹوٹا
ہوا چاند جُڑ جائیگا۔ اس کے بکھرے ہوئے
ٹکڑے مل جائیں گے۔ اے راجہ! فکر اور
غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ توبہ کرنے اور
اس رشیوں پر ایمان لانے کی ضرورت
ہے۔"

"راجہ بھوج نے اہل نجوم سے یہ
حال سنا تو منہ پر دو ہتڑ مار کر اور
ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔" کاشی! میں
اس مہارشی، اس مہا اوتار کے چرنوں
میں جا کر اس کو ماتھا ٹیک سکتا اور
اس کا داس اور نوکر بن سکتا،
افسوس سفر کی مشکلات درپیش ہیں
آمد و رفت کے وسائل دشوار ہیں ورنہ
میں ضرور اُس مہانم مہاراج کی سیوا
میں جاتا اور اس کے درشنوں سے
سورگ خرید لیتا"

یہی وہ عالمگیر اسلام کا عالمگیر روحانی
دینی اور ایمانی نظام ہے۔ جس نے درپردہ
بھی اور بے پردہ بھی رسولؐ اول و آخر
کا ہر جگہ نُور پھیلایا۔ ظاہر میں بھی اور
باطن میں بھی جلوۂ محمدی کو اجاگر کیا
غائبانہ بھی اور بالمشافہ بھی۔ اپنے حبیبؐ
پاک کے فضائل و شمائل مکارم و
محاسن اور محامد و محارم سے اہل عالم
کو روشناس کیا۔ یہ اسی نظام کا کرشمہ
ہے۔ کہ اکثر سعید فطرت انسانی حضورؐ
پر بالغیب بھی ایمان لائے اور بالمشافہ
بھی۔ بصارت سے بھی اور بصیرت
سے بھی ؎

نظام ہو نہیں سکتا بھائے نظام رسولؐ
ہے کسقدر تیری دنیا پہ فضلِ عام رسولؐ

بقیہ ۱۔ انٹرویو

اطلاع دی تھی۔ الیکشن کے موقعہ پر
مجاہدین کے اکٹھا ہونے کی صورت
میں دشمن کی بمباری سے بہت زیادہ
نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اسی لئے
وقتی طور پر الیکشن ملتوی کرنا پڑے
ہے۔ اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا
ہے کہ غفار خان کے جنازہ پر
مجاہدین حملہ کریں گے۔

ج: افغان مجاہدین ایسا نہیں کرینگے
ممکن ہے روس کا کوئی ایسا منصوبہ
ہو تاکہ اس پر عمل کر کے وہ پاکستان
میں مہاجرین و مجاہدین کے خلاف
مظاہرے کروا سکے۔

س: ڈاکٹر نجیب اللہ کی مذہبی پالیسی
کا جہاد افغانستان پر کیا اثر پڑا ہے

ج: مجاہدین سمجھتے ہیں کہ نجیب اللہ کی
مذہبی پالیسی بھی ایک فریب ہے کمیونزم
اور اسلام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے
نجیب اللہ نے چند ایمان فروش
ملاؤں کو خرید کر جسی مذہبی پالیسی
کا ڈھونگ رچایا ہے۔ ایسا روس
کی مسلمان ریاستوں میں بھی کیا جا
چکا ہے۔

افغان عوام نجیب کو روس کے
ایک ملحد ایجنٹ سے زیادہ اہمیت
نہیں دیتے۔

ویسے اب تو اخبارات میں یہ
خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ نجیب اللہ
مذہب کا اسی قدر دشمن ہے اور
خدا کا منکر کہ اس کے اپنے نام
سے اللہ کا لفظ بھی ہٹا دیا ہے اور
اب نجیب اللہ کی بجائے صرف نجیب
لکھتا ہے۔ سرور)

بقیہ ۱۔ فرمان نبوی

سکتا۔ مثال کے طور پر نہی عن المنکر ہے
تو اگر قوم مل کر نہی نہ کرے تو ایک منکر
کیسے مٹ سکتا ہے۔ اسی طرح امر بالمعروف
ہے۔ اگر ماحول اس کے لئے سازگار نہ ہو
تو وعظ و نصیحت کو سننے کے لئے کون
تیار ہوگا۔ پھر اکثر و بیشتر معروف اور
منکر اجتماعی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جب
تک پوری قوم مل کر اس کے لئے سعی
نہ کرے معروف کیسے قائم اور منکر کیسے
مٹ سکتا ہے۔

علماء تفسیر ایک اور نکتہ یہ بھی بیان
کرتے ہیں کہ دعوت الی الخیر کا کوئی وقت
اور موسم نہیں۔ یہ ہر وقت جاری و
ساری رہنی چاہیئے۔ مثلاً زکوٰۃ کی تلقین
صرف زکوٰۃ کا مہینہ قریب آنے پر نہ
کی جائے بلکہ اس سے بہت پہلے شروع
کر دینی چاہیئے۔ تاکہ زکوٰۃ دینے کا جذبہ
بیدار رہے۔ اسی طرح نماز کے لئے تین
اذان کے وقت کسی سے نہیں کہنا چاہیئے
بلکہ ہر وقت مسلسل دعوت و تبلیغ جاری
رہنی چاہیئے تاکہ جو پہلے سے قائم ہیں
وہ مستحکم رہیں اور جو قائم نہیں ہیں وہ
قائم ہو جائیں۔

عبدالحبیب حبیب

شہادت امامِ حسین رضی اللہ عنہ

راہِ حق کی جیت

تاریخ اسلام میں سن ہجری کے ماہ محرم کی دسویں تاریخ یوم عاشوری کا دن کہلاتا ہے یہ دن ہمیں تاریخ اسلام کے اس عظیم سانحے کی یاد دلاتا ہے جب سرزمین حجاز مقدس کے اکثر لوگوں کی عملی زندگی کے شعبوں میں اسلامی اصولوں سے انحراف کا رجحان بڑھنے لگا۔ اپنی حالات اور واقعات کی وجہ سے امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کو خطرے میں پایا کہ ہر قسم کے ظلم اور بے انصافی کے خلاف آواز حق بلند کرنے کا ارادہ کیا۔ حاکم وقت یزید نے چاہا کہ حضرت امام حسین رضؓ کو سیم وزر کی لالچ دیکر ان کے پاک ضمیر کو خرید لے مگر حضرت امام حسین رضؓ نے یزید کی اس پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔

انہوں نے اسلام کے ابدی اصولوں کی سربلندی کے لئے یزید کے ہاتھوں بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور ایک سچے اور راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کا ثبوت دیا اگر حضرت امام حسین رضؓ یزید کے ہاتھوں بیعت قبول کر لیتے تو انہیں دنیا کی سبھی نعمتیں میسر آجاتی۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پرورش پانے والے حضرت علی رضؓ کے لخت جگر اور بی بی فاطمۃ الزہرا کے نور نظر کو یہ نکمہ یزید کی دعوت کو قبول کرتا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ امام عالی مقام رضؓ کی غیرت جوش میں آئی اور اسطرح معرکہ کربلا کا آغاز ہوا۔ انہوں نے اپنے نانا گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی احکامات کی مشعل ہاتھوں میں تھامے اور دین اصولوں کے دشمنوں کے خلاف میدان جہاد میں نعرۂ حق بلند کیا۔ حق اور باطل کے اس خونین معرکے میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے نوجوان فرزند حضرت علی اکبر کی قربانی دی اور اس طرح اسلام کے مقدس اصولوں اور حق صداقت کی سربلندی کے لئے اپنے (۷۲) جان نثار ساتھیوں جن میں چھ ماہ کے شیر خوار معصوم بچے سے لیکر اسی نوے سال کے معمر العمر افراد کی نقیر المثال قربانی دیکر حق و صداقت کا ایک ایسا ضابطہ حیات کا نمونہ پیش کیا اور ایک ایسی درخشاں مشعل روشن کی جس کی ابدی روشنی راہ حق پر چلنے والے قافلوں کی ہمیشہ راہنمائی کرتی رہے گی۔

عاشورہ کا یہ دن چودہ سو سال گزرنے کے بعد آج بھی پوری اسلامی دنیا میں نہایت مذہبی عقیدت اور احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے حضرت امام حسین رضؓ نے اللہ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے راستے پر عزم و استقلال سے قائم رہ کر فرض شناسی کا ایک ایسا معیار قائم کیا جو رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت سے باقی رہے گا اور یہ امر اسلامی تاریخ میں جذبۂ ایثار اور قربانی کا ایک درخشاں باب بن کر موجود رہے گا یہ ولولہ اور جذبہ قیامت تک امت مسلمہ کے سینوں میں دل کی دھڑکن کی طرح ہمیشہ دھڑکتا رہے گا۔

حضرت امام حسین رضؓ حقوق انسانیت کے ایک عالی مرتبت علمبردار تھے انہوں نے حق کی خاطر میدان کربلا میں اپنا سب کچھ قربان کر کے دنیا والوں کو یہ ثابت کر دکھایا کہ طاقت حق نہیں بلکہ حق ایک ایسی طاقت ہے جو کہ ذریعے بڑے سے بڑے طاغوتی طاقتوں کا منہ توڑا جا سکتا ہے انہوں نے بے مثال قربانی دیکر حق اور صداقت کا ایسا بول بالا کیا جو قیامت تک زبان زد عام رہے گا اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ شہادت حسین رضؓ راہ حق کی جیت اور انسانیت کی فتح تھی اسلام کی تاریخ تو شہیدوں کے خون سے رنگین پڑی ہے۔

اگر امام حسین رضؓ میدان کربلا میں نہ آتے اور اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان نہ کرتے تو آج دین و ملت کی بقاء۔ سلامتی

عظمت اور سربلندی کے لئے امت مسلمہ کے دلوں میں جذبۂ جہاد و شوق شہادت کی تڑپ پیدا نہ ہوتی اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ نعرہ حق کو بلند کرکے طاغوتی طاقتوں کے خلاف قدعلم کرتے۔

اگر امام عالی مقام رضؓ باطل کے خلاف قیام نہ کرتے۔ بے مثال قربانی اور ایثار کا مظاہرہ نہ کرتے تو آج تاریخ اسلام میں جذبۂ ایثار اور قربانی کا باب نامکمل ہوتا یہ سب انہی کا کرم ہے کہ آج ہمارے اندر جذبۂ ایثار اور شوق شہادت موجود ہے میدان کربلا کا یہ عظیم سانحہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ حضرت امام حسین رضؓ تاریخ حریت و آزادی کے ایک چمکتے ہوئے ستارہ ہے انکا کسی ایک فرقے یا گروہ سے تعلق نہیں وہ کسی ایک فرقے کے رہبر نہ تھے بلکہ وہ تو پوری امت مسلمہ کا مشترک سرمایہ اور استحاد کی علامت ہے۔

حضرت امام حسین رضؓ دین ابراہیمی اور سنت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بقاء کی خاطر یزید جیسی طاغوتی طاقت سے ایسی ٹکر لی کہ قیامت تک حق کے پرستار اور ایمان کے طلبگار انہیں خراج عقیدت پیش کرتے رہینگے اگر ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین اسلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلایا تو ان کے نواسے امام حسین رضؓ اپنے نانا کے گرامی کے دین پر کوئی آنچ نہ آنے دی اور اسے بچایا۔

نو سال کا طویل عرصہ گزر چکا۔ افغانستان میں ہمارے دین اور وطن کے دشمنوں نے ہم پر ایک اسی جنگ مسلط کر رکھی ہے جس کے ذریعے وہ افغانستان سے بالعموم اور دنیا کے گوشے گوشے سے بالخصوص اسلام کا نام و نشان مٹانے کے درپے ہوگیا ہے افغانستان میں دہریت کے سرخ سیلاب نے نہ صرف افغان عوام کو بلکہ پورے عالم اسلام کو خطرے میں ڈال رکھا ہے۔ کافر روسیوں نے افغان مجاہد عوام کو جو اسوۂ شبیری پر عمل پیرا ہیں اور طاغوتوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے عادی نہیں۔ غلام بنانے کے لئے ان پر طرح طرح کے حربے اور ہتھکنڈے

افغان عوام نے کبھی کسی کی غلامی قبول نہیں کی اس لیے افغان مجاہدین اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے جب تک روس مجاہدین کے ناقابل تسخیر ہونے کا اعلان نہ کردے۔ شکست روس کو تسلیم کرنا پڑے گی۔ جتنی جلدی وہ اپنی شکست تسلیم کرلے اس کا فائدہ ہوگا: (پروفیسر استاد برہان الدین ربانی)

استعمال کئے۔ طرح طرح کی لالچیں دیں۔ سبز باغ دکھائے اور چاہا کہ وہ ہمیں اس طرح سے مرعوب کرنے میں کامیاب ہوجائے گا جس طرح یزید نے سیم و زر کے لالچ سے امام عالی مقام کے پاک ضمیر کو خریدنے کی بے جا کوشش کی تھی۔ ہمارے مجاہد عوام نے دشمن کی جانب سے پیش کردہ سبھی پیشکشوں کو ٹھکرا دیا ہے اب جبکہ وہ ہمیں اپنے عزم و ارادوں سے نہ ہٹا سکے تو انہوں نے ہمارے افغان مجاہد عوام کو نہایت بے دردی سے قتل کرنا شروع کردیا۔ آبادیوں کو ویران کردیا اور یہاں تک کہ ہرے بھرے سبز کھیت و کلیانوں کو جلا ڈالا اور چاہا کہ افغان عوام کو قحط کا شکار بنایا جائے اب جبکہ قتل و قتال۔ لوٹ کھسوٹ اور غارت گری کے باوجود دشمن اپنے ہتھکنڈوں اور سیاسی چالوں میں کامیاب نہ ہوسکا۔ تو اس نے ہمارے

دارالھجرت میں اپنی ہمدردی کا سہارا لیکر یہاں کے بیگناہ لوگوں کے خون سے چوری چھپے ہولی کھیل رہا ہے۔ وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعے دھماکے کرا کر عوام کے اندر خوف و ہراس پیدا کرنا چاہتا ہے تاکہ انصار بھائیں اور افغان مہاجرین کے درمیان اختلاف پیدا کرے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل و احسان ہے کہ ہمارے پاکستانی انصار بھائیوں کو دشمن کے سبھی ہتھکنڈوں کا پوری طرح علم ہوچکا ہے وہ اپنے دشمنوں کو اچھی طرح پہچان چکے ہیں انہوں نے ان سبھی تخریبی کارروائیوں کا بڑے صبر و حوصلے سے مقابلہ کیا اور یہ ثابت کردکھایا کہ پاکستان کے مسلمان عوام واقعتاً افغان مہاجرین کے ساتھ انصار مدینہ کی طرح سلوک کریں گے۔

حضرت امام حسین رضؓ کی انہی قربانی کا ثمرہ ہے کہ آج ہمارے جیالے افغان مجاہدین اسلام کی سربلندی کے لئے بے شمار قربانیوں کا نذرانہ اپنے باری تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔ مجاہدین اور مہاجرین اس دور کے ان لوگوں میں سب سے آگے ہیں جنہوں نے سید الشہداء حضرت امام حسین رضؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کفر کے سیلاب کو افغانستان

باقی صفحہ ۳۲ پر

سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اپنے خطبات کے آئینے میں

سیدنا حسین رضؓ کی ذات گرامی نسبی لحاظ سے قریش کا خلاصہ اور بنی ہاشم کا عطر تھی۔ آپ حق وصداقت کا مجسمہ، جرأت و بسالت کی مثال عزم و استقلال کا پیکر، ایمان وعمل کا سراپا اور ایثار و قربانی کا مجموعہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ غیر معمولی شفقت فرماتے تھے۔ تقریباً روزانہ آپ کو اور سیدنا حسن رضؓ کو دیکھنے کے لئے حضرت فاطمہ رضؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور دونوں کو بلا کو پیار کرتے اور کھلاتے تھے۔ آپ کی عمر صرف سات برس تھی کہ نانا ﷺ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نبیرہ رسول کی حیثیت سے آپ رضؓ کو بہت مانتے تھے۔

حضرت فاروق رضؓ اعظم کے نزدیک آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت فاروق رضؓ نے آپ سے فرمایا کہ "جو کچھ ہماری عزت ہے اللہ کے بعد آپ ہی لوگوں کی دی ہوئی ہے۔"

(اصابہ)

حضرت عثمان رضؓ کے زمانے میں طبرستان کی فوج کشی میں مجاہدانہ شریک ہوئے۔ پھر جب حضرت عثمان رضؓ کے خلاف بغاوت برپا ہوئی اور باغیوں نے قصر خلافت کا محاصرہ کر لیا۔ تو سیدنا علی مرتضیٰ رضؓ نے دونوں بھائیوں کو حضرت عثمان رضؓ کی حفاظت پر مامور فرمایا تھا۔ جنگ جمل میں اپنے والد گرامی کے ساتھ افتتاح جنگ کے بعد کچھ میل تک حضرت عائشہ رضؓ کو پہنچانے کے لئے گئے۔ اس کے بعد صفین کے قیامت خیز واقعہ میں بھی آپ رضؓ نے سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا۔ التوائے جنگ کے بعد معاہدہ نامہ میں بحیثیت شاہد کے حضرت حسین رضؓ کے بھی دستخط تھے۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضؓ جیسے مجمع البحرین علم وعمل باپ کی تعلیم و تربیت نے سیدنا حسین رضؓ کو کمالات علمی وعملی کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا۔

دوسرے مذہبی کمالات کے علاوہ اس عہد کے عرب کے مروجہ علوم میں بھی پوری دستگاہ رکھتے تھے۔ خطبات اس زمانے کا بڑا کمال تھا۔ آپ رضؓ کے والد گرامی اپنے عہد کے سب سے بڑے خطیب تھے۔ حضرت حسین رضؓ کو بھی اس موروثی کمال سے وافر حصہ ملا تھا اور آپ کا شمار اس عہد کے ممتاز خطیبوں میں تھا واقعہ شہادت کے سلسلے میں جو آپ رضؓ نے دیئے۔ ان سے آپ کی خطابت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔

تروایہ کے دن ذوالحجہ ۶۰ ہجری کو آپ رضؓ اپنے اہل بیت کے ساتھ مکہ سے کوفے کو روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ کو مسلسل دل شکن خبریں ملیں، مقام ثعلبیہ میں ایک اسدی سے جو کوفے سے آرہا تھا۔ حضرت مسلم رضؓ اور ہانی کے قتل کا حال معلوم ہوا۔ یہ وحشتناک خبر سن کر آپ رضؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ یہاں سے قافلہ آگے بڑھا اور دوبارہ پہنچ کر عبداللہ بن بقطر کے قتل کی خبر ملی۔ عبداللہ کو آپ رضؓ نے راستے سے مسلم رضؓ کے پاس خط دے کر بھیجا تھا۔ یہاں آپ رضؓ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ اور اس راہ کی پہلی تقریر فرمائی۔

اس کے بعد زبالہ سے بڑھ کر بطن عقبہ میں قافلہ اُترا اور پھر شراف پہنچے یہاں سواریوں کو پانی وغیرہ پلا کر ذی حشم کی طرف مڑ کر پہاڑ کے دامن میں قافلہ خیمہ زن ہوا۔ آج محرم ۶۱ ہجری کا

خون آشام سال شروع ہو چکا تھا۔
یہاں حُر بن یزید تمیمی جو حکومت شام کی جانب سے آپؓ کو اور آپؓ کے ساتھیوں کو گھیر کر کوفہ لانے کے لئے بھیجا گیا تھا ایک ہزار سواروں کے ساتھ پہنچا اور آپؓ کے قافلے کے سامنے قیام کیا۔ ظہر کے وقت حضرت امامؓ نے اذان کا حکم دیا اور اقامت کے بعد نکل کر حُر کے دستہ کے سامنے حمد و ثنا کے بعد تقریر فرمائی۔ آپؓ نے فرمایا۔

"لوگو! میں خدا اور تم سے عذرخواہ ہوں۔ میں تمہارے پاس خود سے نہیں آیا بلکہ میرے پاس اس مضمون کے تمہارے خطوط اور تمہارے قاصد آئے۔ کہ ہمارا کوئی امام نہیں۔ آپؓ آئیے شاید اللہ آپؓ کے ذریعے ہمیں سیدھے راستے پر لگا دے۔
اب میں آ گیا ہوں۔ اگر تم لوگ عہد و میثاق پورا کر کے مجھے اطمینان دلا دو۔ تو میں تمہارے ساتھ شہر چلوں اور اگر ایسا نہیں کرتے اور ہمارا آنا ناگوار ہے تو میں جہاں سے آیا ہوں۔ وہیں لوٹ جاؤں۔"

اس کے بعد عصر کے وقت امام حسینؓ نے قافلے کو کوچ کا حکم دیا اور کوچ سے پہلے نماز باجماعت ادا کی نماز کے بعد ایک تقریر فرمائی۔ جس میں ارشاد کیا کہ۔

"لوگو! اگر تم خدا سے ڈرو اور حقدار کا حق پہچانو تو اللہ کی رضامندی کا موجب ہوگا۔ ہم اہل بیت خلافت کے ان دعویداروں کے مقابلے میں جنہیں اس کا کوئی استحقاق نہیں اور جو تم پر ظلم و زیادتی کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔ خلافت کے حقیقی مستحق نہیں۔ اگر اب تم کو ہمارا آنا ناگوار ہے۔ اور تم ہمارا نہیں پہچانتے اور تمہاری رائے اس سے مختلف ہے جو تمہارے خطوط اور تمہارے قاصدوں سے معلوم ہوئی تھی۔ تو میں لوٹ جاؤں۔"

(طبری ج ۷، صفحہ ۲۹۷ - ۲۹۸)

آگے بڑھ کر مقام بیضہ پر آپؓ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں آپؓ نے اپنے آنے کے مقصد کی وضاحت فرمائی اور بنیادی اسلامی اصول حکومت بیان کئے۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس ظالم، محرماتِ الٰہی کو حلال کرنے والے، اللہ کے عہد کو توڑنے والے بادشاہ کو دیکھا اور اس کو قولاً اور عملاً غیرت نہ آئی۔ تو اللہ کو حق ہے کہ اس کو اس بادشاہ کی جگہ دوزخ میں داخل کرے۔

لوگو! خبردار ہو جاؤ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت اختیار کی ہے اور رحمان کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ ملک میں فساد پھیلایا ہے۔ حدودِ الٰہی کو بیکار کر دیا ہے۔ مالِ غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں۔ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر دیا ہے اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کر دیا ہے اس لئے مجھ کو غیرت آنے کا زیادہ حق ہے میرے پاس تمہارے خطوط آئے۔ تمہارے قاصد آئے کہ تم مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑو گے۔ پس اگر تم اپنی بیعت پوری کرو گے تو راہِ راست کو پہنچو گے۔ میں علیؓ اور فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوں، میری جان تمہاری جانوں کے برابر اور میرے اہل تمہارے اہل کے برابر ہیں۔ میری ذات تم لوگوں کے لئے نمونہ ہے۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو گے اور اپنا عہد توڑ کر میری بیعت کا حلقہ اپنی گردن سے نکال ڈالو گے تو میری عمر کی قسم یہ بھی تمہاری ذات سے بعید اور تعجب انگیز فعل نہ ہوگا۔ تم اس سے پہلے میرے باپ، بھائی، میرے ابنِ عم مسلمؓ کے ساتھ ایسا ہی کر چکے ہو۔ وہ فریب خوردہ ہے۔ جو تمہارے فریب میں آ گیا۔ تم نے اپنے فعل سے اپنا حصہ ضائع کر دیا۔ جو شخص عہد شکنی کرتا ہے وہ گویا اپنی ذات سے عہد توڑتا ہے عنقریب اللہ مجھ کو تمہاری امداد سے بے نیاز کر دے گا۔ والسلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ۔

(ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۴۰ - ۴۱)

۲ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو اہل بیت نبوی کا غریب الوطن قافلہ نینوا کے میدان کرب و بلا میں خیمہ زن ہوا۔ تیسری محرم الحرام کو چار ہزار فوج کے ابن سعد نینوا پہنچا۔ ساتویں محرم الحرام کو پانچ سو سوار کا ایک دستہ فرات پر متعین کر کے پانی روک دیا گیا۔ اور ۹ محرم الحرام کو جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اسی روز آپؓ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور ایک خطبہ دیا۔ آپؓ نے فرمایا۔

"میں اللہ کا بہترین ثنا خوان ہوں اور مصیبت اور راحت ہر حال میں اس کا شکر گذار ہوں۔ الٰہی میں تیری حمد کرتا ہوں۔ کہ تو نے ہم لوگوں کو نبوت سے سرفراز کیا اور ہمیں گوش شنوا، دیدہ بینا اور دل آشنا دیا۔ ہم کو قرآن سکھایا اور

دین ہیں فہم عطا کیا۔ اب ہمیں اپنے
لشکر گنار بندوں میں شامل فرما۔

اما بعد! مجھے کسی کے ساتھی اپنے
ساتھیوں سے زیادہ وفادار اور کسی کے
اہل اپنے اہل بیت سے زیادہ نیکو کار اور
صلہ رحمی کرنے والا کوئی دوسرا گھرانا نہیں
معلوم ہوتا۔ خدا تم لوگوں کو ہماری جانب
سے جزائے خیر دے۔ میں ان دشمنوں
کی وجہ سے آج کا دن کل ہی کا دن سمجھ
رہا ہوں۔ اس لئے میں تم لوگوں کو بخوشی
واپس جانے کی اجازت دیتا ہوں میری
طرف سے کوئی ملامت نہ ہوگی۔"

اس پر جان نثاروں نے اپنی تقریریں
کیں اور ہر جان نثار نے اپنی اپنی عقیدت
اور جان نثاری کا اظہار کیا

نویں محرم کا دن گزرنے کے بعد
عاشورہ کی وہ تاریک رات نمودار ہوئی
جس کی صبح کو میدانِ کربلا میں قیامت
بپا ہونے والی تھی۔ حضرت امامؑ حسبِ
عبادت میں جمال حقیقت کے ساتھ محو
راز و نیاز ہوگئے۔ شب عاشورہ ختم
ہونے کے بعد صبح قیامت نمودار ہوئی۔
جس میں تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ
دلدوز واقعہ پیش آنے والا تھا۔ نمازِ

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اللہ کی راہ میں جہاد کرو تاکہ کامیابی نصیب ہو
(القرآن)

فجر کے بعد امامؑ عالی مقام نے بارگاہِ ایزدی
میں دعا فرمائی۔ اور شامی فوج کے قریب جا
کر بطور اتمام حجت فرمایا۔

"لوگو! جلدی نہ کرو۔ پہلے میرا کہنا
سن لو۔ پھر اس کے بعد تمہیں اختیار
ہے۔ اگر میرا عذر قبول کرو گے۔ میرا کہنا
مانو گے اور انصاف سے کام لوگے۔ تو
خوش قسمت ہوگے اور تمہارے لئے
میری مخالفت کی کوئی سبیل باقی نہ
رہے گی۔ اور اگر تم نے میرا عذر قبول نہ
کیا۔ اور انصاف سے کام نہ لیا تو پس
تم اور تمہارے شریک مل کر اپنی بات
ٹھہرالو تاکہ تمہاری وہ بات تم میں سے
کسی کے اوپر مخفی نہ رہے۔

تم میرے ساتھ جو کرنا چاہتے ہو کر
ڈالو اور مجھے مہلت نہ دو۔ میرا ولی اللہ
ہے۔ جس نے کتاب نازل کی اور وہی
صالحین کا ولی ہوتا ہے۔"

جنگ کا آغاز ہوا ایک طرف
ابوسفیان کے پوتے کی طاغوتی طاقتیں
اور دوسری طرف رحمت للعالمین کی ستم رسیدہ
اولاد، نبوت کا سارا کنبہ ابوسفیان کی
ذریات کے ہاتھوں تہہ تیغ ہو چکا ہے۔
سوائے عابد بیمار اور امام خستہ تن
کے کوئی باقی نہیں ہے۔ لیکن سنگدل شامی
اس نوبت کے بعد بھی امامؑ جام الٰہی کو
چھوڑنے والے نہ تھے۔ چنانچہ بالآخر وہ
قیامت خیز ساعت بھی آگئی۔ کہ فلک امامت
کا آفتاب میدانِ جنگ کے افق پر نمودار
ہوا۔ امامؑ عالی مقام لڑتے جاتے تھے
اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ آج تم لوگ
میرے قتل کے لئے جمع ہوئے ہو۔ خدا کی
قسم میرے بعد کسی ایسے شخص کو قتل
نہ کروگے۔ جس کا قتل میرے قتل سے زیادہ
خدا کی ناراضی کا موجب ہوگا۔ خدا تم
کو ذلیل کر کے مجھے اعزاز بخشے گا اور
تم سے اس کا بدلہ لیگا۔ کہ تمہیں خبر
تک نہ ہوگی۔ خدا کی قسم اگر تم نے مجھے
قتل کر دیا۔ تو خدا تم پر سخت عذاب نازل
فرمائے گا۔

سید عبداللہ

بموں کے دھماکے

افغان مہاجرین نہیں بلکہ وہ لوگ کر رہے ہیں جن کا اسلام اور پاکستان سے دشمنی ہے۔

ہم بار بار عرض کر چکے ہیں کہ پاکستان ہمارا پناہ گاہ ہے۔ پاکستان ہمارے لئے دار الامن، پاکستان ہمارا دار الہجرت یا دوسرا گھر ہے۔ پاکستان میں ہماری عزت، آبرو، اسلامی عقیدہ اور اسلامی طرز تفکر کو آزادی و حفاظت ملی ہے۔ سرزمین پاکستان افغان مہاجرین و مجاہدین کے لئے مدینہ ہے اور پاکستانی مسلمان مہمان نواز ہیں۔ جو اسلام اور آزادی پر شیدا افغانوں کے لئے انصار مدینہ بن کر دشوار حالات میں غمخوار و مددگار ثابت ہوئے ہیں۔

ہم (مواخاۃ) کے اُن لازوال رشتوں کے ذریعے باندھے ہوئے ہیں جو صدر اسلام کے بعد تاریخی ادوار کا دامن ایسے نمونہ پیش کرنے سے قطعاً خالی اور تہی ہے اور انسانی تاریخ کے اوراق بھی ایسے بھائی چارے، ہمدردی اور اخلاص و محبت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اور ہمارے لئے تو اس نام سے بھی بڑھ کر جائے امن، حصار حصین، پناہ گاہ ٹھکانہ اور دار الامن ہے۔ انشاء اللہ اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔

خدا نہ کرے اگر پاکستان نہ ہوتا۔ اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے غیور، مومن اور مسلمان عوام نہ ہوتے اور اس روز بد میں افغان مجاہدین و مہاجرین کے لئے ممد و مددگار ثابت نہ ہوتے تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آج افغان مہاجرین و مجاہدین کا کیا حشر ہوتا آج اس وسیع و عریض دنیا میں کسی نے بھی افغان جہاد اور افغان مہاجرین کا نام تک نہ لیا ہوتا اور وہ ایک گمنام قوم کی طرح درندہ صفت روسی فوج کے ظلم و بربریت کا نشانہ بن کر سوشلزم کے جھوٹے صلح دوست جلادوں کے ہاتھ اپنی ابدی نیند سو رہے ہوتے۔

اگر حکومت پاکستان اور پاکستان کے مسلمان عوام ہمیں پناہ نہ دیتے اور اسلام سے ان کے والہانہ جذبات ہماری ڈھارس نہ بنتی۔ تو آج افغان جہاد اپنے موجودہ کامیاب و کامران مرحلے تک نہ پہنچ جاتا۔

لہٰذا ہمیں احساس ہے کہ محض ہماری ہی وجہ سے ہمارے انصار بھائی بھی ہر قسم کی مشکلات سے گزر رہے ہیں انشاء اللہ ہم ان کے اس اسلامی اور انسانی کردار کو کبھی نہیں بھولیں گے۔

تاریخ کے اس مشکل دور میں انہوں نے جس خلوص اور محبت سے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

مسلمان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ احسان فراموش نہیں ہوتا بلکہ مسلمان فطری طور پر فیاض و بامروت اور اپنے محسن کا شکر گذار ہوتا ہے۔ افغان مسلمان عوام ان ہی صفات سے متصف ہیں۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ جس قیمت پر بھی ہو ہم پاکستان میں قیام امن کی برقراری کے لئے اپنے پاکستانی بھائیوں کا ساتھ دیں۔ چاہے امن کی اس برقراری تک ہماری جانیں کیوں نہ چلی جائیں پاکستان ہمارے لئے وہ واحد پناہ گاہ ہے۔ جہاں سے ہماری کامیابی کی منزل دکھائی دیتی ہے۔

البتہ ہماری جد و جہد آزادی کو ناکام بنانے کے لئے ایسے بھی لوگ موجود ہیں جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ اپنے مطلب براری اور حق نمک کی ادائیگی کے لئے ایسا پروپیگنڈہ کریں جس سے مہاجرین اور انصار کے درمیان نفرت کی ایک دیوار حائل ہو اور اس طرح وہ اسلام کے مقابلے میں کفر کا ساتھ دیکر

ماہنامہ
مشعل

نورِ خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

امیر جمعیت اسلامی افغانستان پروفیسر برہان الدین "ربانی"
چترال کے دورے پر تشریف لے جا رہے ہیں

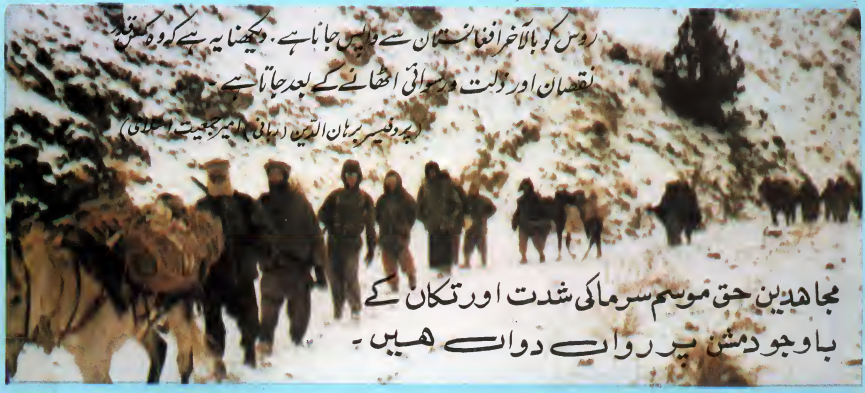

روس کو بالآخر افغانستان سے واپس جانا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کتنا جانی
نقصان اور ذلت و رسوائی اٹھانے کے بعد جاتا ہے۔
(پروفیسر برہان الدین ربانی امیر جمعیت اسلامی)

مجاہدین حق موسم سرما کی شدت اور تکان کے
باوجود مشن پر رواں دواں ہیں۔

اپنی تنخواہوں میں اضافہ کر سکیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ہمارے انصار بھائیوں نے اُن کی ہر کوشش کو ناکام بنادی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ان کی ناپاک کوششوں کو ناکام بناتے رہیں گے۔

پاکستان کے یہ اندرونی دشمن خاد کے ایجنٹوں سے ملے ہوئے ہیں۔ اور ان ہی کے اشاروں پر پاکستان میں دھماکوں سے پاکستان کے امن کو درہم برہم کرنے کے لئے اپنی ناپاک کوششوں میں مصروفِ عمل ہیں۔ اپنے ہی ملک اور قوم کے یہ دشمن خاد کے ایجنٹوں کے ذریعے اپنی ہی قوم کے بچوں کا خون بہا رہے ہیں اپنے اس مکروہ فعل کے باوجود یہ لوگ اسی قوم کی راہنمائی کا بھی دعویٰ کرتے ہیں اور ذرا بھر شرم محسوس نہیں کرتے۔

یہ لوگ پاکستان میں کمیونزم اور سوشلزم کے لئے راہ ہموار کر کے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔ یہ نادان وطنی ایشیا کی ان ریاستوں کے انجام سے بھی کچھ نہ سیکھ سکے کہ سوشلزم کے گدھ کے چنگل میں پھنس بیچارے نیم بسمل کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور ہیں کاش یہ لوگ تاجکستان اور ازبکستان وغیرہ کے مقہور اور مجبور باشندوں کی حالت زار و بے بسی سے سبق سیکھ لیتے اور سوشلزم و کمیونزم کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے لئے مجاہدین افغانستان کا ساتھ دیتے۔ لیکن افسوس کہ خود غرضی اور روبلوں کے چکا چوند نے ان راہنماؤں کو اگر مکمل نہیں تو نیم اندھے ضرور کر دیتے ہیں یہ کم بخت اتنا بھی نہیں جانتے کہ کمیونزم آنے سے خود ان کی حالت کیا ہوگی؟ ان کی قوم کا کیا حشر ہوگا۔ افسوس کہ عقل و شعور کے باوجود وہ خود روس کے اندر بالخصوص اور دوسرے سوشلسٹ ممالک میں بالعموم عوام کی حالتِ زار سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ کاش کمیونزم کے آہنی چنگل میں آنے سے قبل انہیں حقائق کا احساس ہو جاتے اور روسی خوشنما پروپیگنڈے کے دام سے نکل کر وہ مخلوقِ خدا کو عذاب کمیونزم سے نجات دلانے کے لئے مجاہدین افغانستان کے ساتھ کفر و الحاد کے خلاف حضرت علیؓ کا کردار ادا کر کے اسلام کا بول بالا کریں۔

اردو کا ایک محاورہ ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ پاکستان میں آئے دن بموں کے دھماکوں کے پس منظر میں اندرون ملک روسی ایجنٹوں اور گماشتوں کے توسط سے خاد کے کردار کا مسئلہ افغانستان کے بارے میں پاکستان کو اپنے موقف میں تبدیلی اور سیاسی مراعات حاصل کرنے کے لئے روس اور کابل میں کٹھ پتلی حکومت ڈیورنڈ پار سے بھیجتے ہیں اور اندرونِ ملک پاکستان کے غدار انہیں تحفظ دیتے ہیں۔ ہمارے اس دعوے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ پاکستان کی طرح ایران میں بھی لاکھوں افغان مہاجرین بستے ہیں۔ چونکہ ایران میں روسی زرخرید ایجنٹ اور خاکِ ایران کے غدار نہیں ہیں اس لئے وہاں سے دھماکوں کی خبریں نہیں آ رہی ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ پاکستان میں دھماکوں کی ساری ذمے داری گھر کے بھیدیوں پر ہے۔ جو روزِ اول سے پاکستان کے خلاف ہیں اور یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان اسلام کے ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر قلعے کی حیثیت سے قائم و دائم رہے۔ لیکن غدارانِ وطن کی یہ تمام آرزئیں خاک میں مل جائینگی۔ انشاء اللہ پاکستان قائم رہے گا اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ اور بحیثیت مسلمانوں کے افغان مہاجرین اپنے پاکستانی بھائیوں کے شانہ بشانہ اس کی حفاظت اور ترقی کے لئے قدم بڑھائیں گے۔

باشندگان پاکستان اور مجاہدین افغانستان اسلام کے لازوال رشتے میں منسلک ہیں اور انشاء اللہ اسلام کی سربلندی اور کفر و الحاد کے خلاف اس وقت تک مصروف جہاد ہوں گے۔ جب تک تمام کرۂ ارض نورِ اسلام سے منور نہ ہو۔

دشمن جان پہچی ہے کہ اگر جہاد افغانستان آگے بڑھ کر افغان مجاہدین سرزمین افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو کر اسلامی سبز جھنڈا لہرایا جاتے۔ تو انہیں اپنے زیر تسلط اسلامی ریاستوں میں بھی اسلامی انقلاب کا اندیشہ لاحق ہوگا۔

روسی لالچی اس لئے خون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ دھماکے کر رہے ہیں۔ افغان مہاجرین کے خلاف زہریلے تبلیغات کر کے پاکستانی عوام کو ان کے خلاف

باقی صـ ۲۹ پر

تحریر: مولوی زاہدی احمدزئی

آخری قسط

آفرینش مخلوق اور نظریۂ ارتقاء

آیمر کا نظریہ

اسی طرح آیمر نے بھی ڈارون کے نظریئے کی شدید مخالفت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جاندار کے وجود کی ترقی یافتہ تنظیم اور تعمیر کا باعث ایسے قوانین ہیں جو اس کے جسم کے اندر کام کرتے ہیں یہ قوانین فقط حیوانات کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ زندگی کی ساری وسعت پر حاوی ہیں۔ جاندار ماحول کے اثرات اور محرکات کا فاعلانہ جواب دیتے ہوئے ایک خاص سمت میں نشو و نما کرتا ہے، جو بالکل نفع بخش نہیں ہے۔ پھر اس نے تتریوں (BUTTERFLIES) کے پروں کے رنگ اور نشانات کو ایک مثال کے طور پہ پیش کئے ہیں اور کہدیا ہے کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو ڈارون کے نظریہ "نقل" میں بڑی اہمیت رکھتی تھیں۔ پتوں یا سوکھی ٹہنیوں کو یا ان انواع حیوانات کے ساتھ جنہیں ہی قریبی مشابہت کو جو دشمنوں سے اچھی طرح محفوظ کردی گئی ہیں قدرتی انتخاب کا ایک ثبوت سمجھا گیا تھا۔ لیکن آیمر بتاتا ہے کہ نشانات، خطوط اور داغ پاکسی خاص نمونہ کا ظاہر ہونا یا پتوں کے ساتھ مشابہ ہونا۔ یہ تمام چیزیں درحقیقت نشو و نما کے مخصوص قوانین کے تابع ہیں اور ان کی متابعت ہی میں رفتہ رفتہ نمودار ہوتی ہیں۔

یہ چیزیں اپنے قوانین ہی کے ماتحت نشو و نما پاتی ہیں اور ایک اندرونی جبر سے بدلتی اور ترقی کرتی ہیں۔ فائدہ یا نفع بخش کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ نہیں ڈارون کی مخالفت میں پیش کئے ہوئے ان نظریات میں جو چیز مشترک ہے اور نہایت ہی روشن اور نمایاں ہو کر نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ارتقا کا سارا راز قدرت کا وہ مقصد ہے جو حیوان کے جسم کے اندر اس کے ارتقائی رجحانات کے طور پر مخفی کیا گیا ہے۔ اس مقصد کی وجہ سے جان دار بے عمل ہو کر اپنے ارتقاء کے لئے ایک طویل مدت کے اندر اتفاقی غیر متناہی خفیف تغیرات کے اجتماع کا اور پھر قدرت کے انتخابی عمل کا انتظار نہیں کرتا جیسا کہ ڈارون کہتا ہے۔ بلکہ خود بخود اپنے اندر سے اپنی ممکنات کو باہر لاکر ارتقاء کی سیڑھیاں چڑھتا جاتا ہے۔ یہ تصور روح قرآن کے عین مطابق ہے۔

بحث کا خلاصہ: اس بحث سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اسلام بھی نظریہ ارتقاء کا قائل ہے۔ اور قرآن کریم اس امر پر شہادت دیتا ہے کہ ساری مادی کائنات میں ارتقائی عمل موجود ہے۔ لیکن جیسا کہ ڈارون اولاً مارک اور غیرہ کہتا ہے کہ ارتقائی عمل یکایک وجود میں آگئی ہے یہ بالکل غلط ہے اور قرآن کا نظریہ ارتقاء تدریجی ہے۔ مثلاً قرآن جو ہمارا دستور اور اسلام کا ایک مکمل اور جامع قانون ہے یہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے پہلے کائنات کو پیدا کیا پھر ان کے ارتقائی عمل کو بدرجہ کمال پہنچایا اور پھر ساری کائنات کی تخلیق کے بعد انسانی تخلیق انسانی تخلیق کیا جس کا نشو و نما پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے تخلیق کا ارادہ کیا اور جیسا کہ قرآن کا ارشاد ہے۔ پہلے پہل انسان کو خمیر والے سیاہ کیچڑ سے پیدا کیا اور جسم انسانی کا مبداء سیاہ کیچڑ ہے اور اس کی تخلیق کی مدارج سے

گزری تھی اور اس پر بہت زمانہ صرف ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

ترجمہ: جب خدا نے فرشتوں سے کہا کہ میں انسان کو سوکھی ہوئی سیاہ سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اسے مکمل کر لوں اور اپنی روح اس میں پھونک دوں۔ تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑے"

پس اس آیات میں لفظ سَوَّيْتُهٗ" میں اسے مکمل کر لوں" خاص طور پر غور طلب ہے کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی تخلیق یکایک نہیں ہوئی بلکہ ادنےٰ حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی کرکے ہوئی ہے پھر اس حالت کے بعد، یعنی بدأ الخلق، تسویہ اور نفخ روح تین مراحل سے گزر کر انسان کی نسل توالد کے ذریعے سے جسمانی طور پر عروج پا رہی تھی۔

دوسری جگہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط

ترجمہ: اور خدا نے انسان کی تخلیق مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی نسل ذلیل پانی کے ایک خلاصہ سے جاری کی۔ پھر اسے مکمل کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور "اس تکمیل، تخلیق اور نفخ روح کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمہیں دیکھنے سننے اور سوچنے سمجھنے، یعنی دیکھ اور سن سمجھ کر نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کی قوتیں حاصل ہو گئیں۔

ایک اور جگہ قرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝

بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ہے:

مٹی کے خلاصہ سے مراد وہی سوکھی سڑی سیاہ مٹی ہے۔ جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ:

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

میں انسان کو ایک سوکھی، سیاہ اور سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔"

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مٹی کا خلاصہ اور سیاہ سوکھی سڑی ہوئی مٹی دونوں چیزیں ایک نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ان دونوں آیتوں کا مضمون ایک نہیں ہوتی بلکہ ادنےٰ حالتوں سے اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی کرکے ہوتی ہے پھر اس حالت کے بعد، یعنی بدأ الخلق، تسویہ اور نفخ روح تین مراحل سے گزر کر انسان کی نسل توالد کے ذریعے سے جسمانی طور پر عروج پا رہی تھی۔

دوسری جگہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ط

ترجمہ: اور خدا نے انسان کی تخلیق مٹی سے شروع کی۔ پھر اس کی نسل ذلیل پانی کے ایک خلاصہ سے جاری کی۔ پھر اسے مکمل کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور "اس تکمیل، تخلیق اور نفخ روح کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمہیں دیکھنے سننے اور سوچنے سمجھنے، یعنی دیکھ اور سن سمجھ کر نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کی قوتیں حاصل ہو گئیں۔

ایک اور جگہ قرآن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝

بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ہے:

مٹی کے خلاصہ سے مراد وہی سوکھی سڑی سیاہ مٹی ہے۔ جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ:

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

میں انسان کو ایک سوکھی، سیاہ اور سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔"

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مٹی کا خلاصہ اور سیاہ سوکھی سڑی ہوئی مٹی دونوں چیزیں ایک نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا ان دونوں آیتوں کا مضمون ایک نہیں ہوتی۔ مٹی کا خلاصہ لازماً ان تمام عناصر پر مشتمل ہوگا۔ جو کائنات میں پائے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد اسی وقت تک کی تحقیقات کے مطابق چوراسی بتائی جاتی ہیں۔ جسم انسانی کے کیمیاوی تجزیہ سے اسی بات کی شہادت ملتی ہے کہ انسان کے جسم میں ان عناصر میں سے ہر عنصر ایک مناسب مقدار میں موجود ہے گو بعض عناصر اس قدر خفیف مقدار میں ہیں کہ ان کی موجودگی کا تحقیق آسانی سے نہیں کیا جا سکتا۔ جب ان عناصر میں سے کسی عنصر کی مقدار میں کمی واقع ہو جاتی ہے تو انسان کے جسمانی قویٰ ٹھیک طرح سے کام نہیں کرتے اور اس کی صحت میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اس بات سے ضمناً یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ان عناصر کی تخلیق کا مقصد ہی تھا کہ یہ عناصر بعد میں جسد انسانی کے اجزا بنیں اور کائنات کا ہر مادی مرحلۂ ارتقاء جس کے نتیجہ کے طور پر یہ عناصر وجود میں آئے فقط انسان کی ہی ایک تیاری تھی۔

تخلیق ازواج

: اسی طرح قرآن کریم اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ عورت مرد کے بعد اور خود مرد کے پہلو سے پیدا کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً

ترجمہ: ای لوگوں ڈرو اپنے رب سے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے تمہارا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کرکے پھیلائے

پس یہ تصور بشر کی فوری تخلیق سے نہیں۔ بلکہ تدریجی ارتقائی تخلیق سے مطابقت رکھتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے آدم کا بت بنا کر اسے پھونک سے فی الفور زندہ کر دیا تھا تو وہ حوا کو بھی اس کے ساتھ ہی اسی طرح پیدا کر سکتا تھا۔ انسان جیسے ایک ترقی یافتہ جاندار کا کوئی ٹکڑا ایک مکمل جاندار نہیں ہو سکتا۔ مرد کے پہلو سے عورت کے پیدا ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ جسد انسانی کی اولین صورت ایک جونک کی طرح ایک ہی خلیہ پر مشتمل تھی اور ایک خلیہ کے جان دار کے تولد کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑھ کر خود بخود دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ جن میں سے ہر ایک حصہ ایک مکمل جاندار ہوتا ہے۔ پھر بدنی ارتقاء کے اگلے مراحل پر ایک حصہ مادہ کے فرائض کے لئے اور دوسرا حصہ نر کے فرائض کے لئے موزوں بن جاتا ہے اور پھر جسمانی

باقی صـ ۲۹ پر

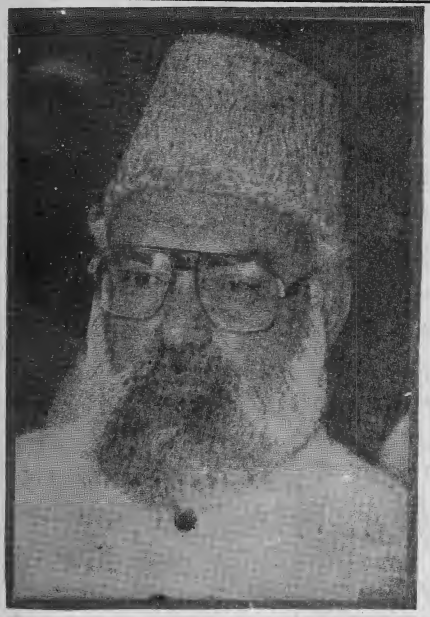

جماعت اسلامی پاکستان کے نئے امیر منتخب ہونے پر مبارک باد،

یہ اطلاع پاکر ہمیں نہایت مسرت ہوئی کہ سنیٹر اور جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاضی حسین احمد (شیر سرحد) کثرت رائے سے آئندہ پانچ سال کے لئے جماعت اسلامی پاکستان کے امیر منتخب ہوگئے ہیں۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے گرانقدر امیر جناب پروفیسر برہان الدین (ربانی)، جماعت اسلامی کے تمام کارکن اور خاص طور پر جمعیت اسلامی کی کلچرل کمیٹی کے انچارج اور سب انچارج اور نشرواشاعت کے سبھی اہل کار جناب قاضی حسین احمد صاحب، جماعت اسلامی پاکستان کے ارکین اور پاکستانی عوام کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دست بہ دعا ہیں کہ خداوند تبارک وتعالیٰ انہیں توفیق ارزانی فرمائے تاکہ وہ اس اہم اسلامی ذمہ داری کو بہ طریقہ احسن انجام دے کر پاکستانی عوام اور امت مسلمہ کے توقعات پر پورا اُتریں۔

اخبارات کی اطلاع کے مطابق جماعت اسلامی پاکستان کے ۹۷ فیصد ارکان نے انتخابات میں حصّہ لیکر اپنی رائے دہی کا حق استعمال کیا جس خاموشی اور پُرامن طریقے سے نئے امیر کا انتخاب کیا گیا اس سے جماعت اسلامی میں نظم و نسق اور خدمت خلق کا پورا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جناب قاضی حسین احمد صاحب سال رواں کے نومبر کے پہلے عشرے میں جماعت اسلامی کے موجودہ امیر جناب میاں طفیل محمد صاحب کی وطن واپسی پر نئے امیر کی حلف برداری کی تقریب منعقد ہوگی اور نئے منتخب امیر سے حلف لیکر جماعت اسلامی پاکستان کی ساری ذمے داریاں انہیں سونپ دیں گے۔

جماعت اسلامی پاکستان وہ واحد اسلامی جماعت ہے جسے اسلام کی

سربلندی، امت مسلمہ کے اسلامی تشخص اور دنیا کے تمام انسانوں کی آزادی اور انسانی حیثیت کا پورا پورا احساس ہے۔ تحریک اسلامی (جماعت اسلامی پاکستان) نے نفاذ شریعت اسلامی کی راہ میں بے شمار قربانیاں دے کر نوجوانوں کو مذہبی ہیں خطوط پر منظم کیا اور نئی نسل کی اسلامی طرز تعلیم و تربیت میں شایان شان خدمات انجام دیتے ہیں۔ جماعت اسلامی پاکستان نے مرحوم مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور میاں طفیل محمد صاحب کی مدبرانہ قیادت کے تحت ہر موقع پر افغان مجاہد عوام کی بھرپور امداد و معاونت کی ہے۔ اب جبکہ یہ مقام جناب قاضی حسین احمد صاحب جیسے بے لوث، نڈر، مجاہد اور دلیر ہستی کو سونپا جا رہا ہے یہ امر افغان مجاہدین و مہاجرین کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جناب قاضی حسین احمد صاحب ایک ہر دلعزیز شخصیت اور ایک نڈر مجاہد ہیں۔ کئی بار انہوں نے بہ نفس نفیس افغان جہاد میں شرکت فرمائی ہے اور وہ افغان مجاہدین کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو ہمارے لئے باعث فخر ہے، ہم عقیدت اور احترام کی وجہ سے جناب قاضی حسین احمد صاحب کی سوانح حیات اپنے پڑھنے والوں کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں

جماعت اسلامی پاکستان کے نئے امیر جناب قاضی حسین احمد صاحب ۱۹۴۰ء میں صوبہ سرحد کے شہر نوشہرہ کے ایک قریبی گاؤں زیارت کاکا صاحب میں پیدا ہوئے اسلامیہ کالجیٹ ہائی سکول پشاور سے میٹرک پاس کیا۔ اسلامیہ کالج پشاور سے (بی۔ ایس سی) کی ڈگری لینے کے بعد پشاور یونیورسٹی سے (ایم۔ ایس۔ سی) جغرافیہ کا مضمون بھی حاصل کیا۔ (۱۹۶۵ - ۱۹۶۲ء) تک جہاں زیب کالج سیدو شریف میں پروفیسر رہے آپ دین جماعت ہی سے اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان سے وابستگی رہی۔ (۱۹۶۶ء) میں جماعت اسلامی میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۷۱ء میں جماعت اسلامی پشاور کے امیر منتخب ہوئے اور دو سال کے بعد جماعت کے جنرل سیکرٹری نامزد ہوئے۔ ۱۹۷۸ء میں جماعت اسلامی کے مرکزی جنرل سیکرٹری ہو گئے۔ ۱۹۸۵ء میں سینیٹر اور سینٹ میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر نامزد کئے گئے اور اب جماعت اسلامی پاکستان کے تیسرے مرکزی امیر منتخب ہوئے ہیں۔

قاضی صاحب اردو، پشتو، فارسی اور انگریزی کے علاوہ دیگر کئی زبانوں پر بھی عبور رکھتے ہیں۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے امیر دورۂ چترال سے واپس پہنچ گئے

جمعیت اسلامی افغانستان کے عظیم مجاہد عزت مآب پروفیسر برہان الدین "ربانی" نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ آئندہ وقتاً فوقتاً سرحدات اور افغانستان کے اندر مختلف مقامات پر واقع مجاہدین کے جہادی مورچوں اور محاذوں کا دورہ کر کے ان کی جہادی کارروائیوں سے اپنے آپ کو باخبر رکھیں اور ان کے مختلف مسائل کے بارے میں بہ نفس نفیس جائزہ لیا کریں گے۔ چنانچہ چترال کے دورے میں یہی مقصد کارفرما تھے

پروفیسر ربانی، نے چترال کے راستے سرحد پر واقع جمعیت اسلامی افغانستان کے مجاہدین کے کیمپوں اور جنگی تربیت گاہوں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ استاد برہان الدین "ربانی" نے آزادی خواہ مجاہدین کو ہدایات اور دانشمندانہ مشورے دے کر اپنے ولولہ انگیز اور حرارت خیز تقاریر سے دشمن کے خلاف ان کے ارادوں اور مورال کو زیادہ بلند اور مستحکم کیا۔ جو حقیقتاً مسلمان سپاہیوں کے لئے اپنے مشفق اور مہربان رہبر کی حوصلہ افزائی باعث تسکین ہوتی رہے۔

انشاء اللہ آئندہ کے لئے ہمارے محبوب قائد کے دوروں کا یہ سلسلہ جاری اور ساری رہے گا۔ جمعیت اسلامی افغانستان کے عزت مآب مہمان چترال کے ساتھ سرحدات اور اندرون افغانستان مجاہدین کے مورچوں کے تفصیلی دورے سے واپس پشاور پہنچ گئے

تحریر
ابو خالد

جنیوا مذاکرات کا ایک اور ناکام دور

جنیوا مذاکرات کا سلسلہ ۱۹۸۲ء سے جاری ہے۔ ان مذاکرات کے پانچ سال مکمل ہو گئے اور چھٹے سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ لیکن اپنے طویل سفر اور مشکلات سے گزرنے کے باوجود یہ کوشش کسی نتیجہ خیز مرحلے پر پہنچنے میں مسلسل اپنی ناکامیوں سے ہمکنار رہی۔

جہاں تک جنیوا مذاکرات کے بارے میں ہمیں معلوم ہے اور ان مذاکرات کی فنی نوعیت کا ہمیں علم ہے تو اس کی وجہ سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مذاکرات روس اور کابل کی کٹھ پتلی حکومت کی ہٹ دھرمی اور خلوص نیت کے فقدان کے شکار رہیں۔ اب روز روشن کی طرح یہ حقیقت دنیا پر واضح ہو چکی ہے کہ سوویت یونین اور اس کا آلہ کار کابل انتظامیہ اپنے وعدوں میں مخلص اور صادق نہیں وہ کبھی تو یک طرفہ جنگ بندی کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہے اور کبھی مخلوط حکومت (جو ناممکن ہے) کا نعرہ بلند کر کے جہادی راہنماؤں اور مجاہدین کو کابل کٹھ پتلی اور روسی حکومت کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ یہ سب کچھ مجاہدین اور مہاجرین کو فریب دینے اور دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول کے سوا اور کچھ نہیں۔

روس چاہتا ہے کہ جنیوا مذاکرات کے بہانے افغان مسئلے کو طول دی جائے اور اس طرح وہ آزاد دنیا اسلامی ممالک اور دیگر غیر جانبدار اور امن پسند ملک کی توجہ اس اہم اور حیاتی مسئلہ سے ہٹا کر اپنی توسیع پسندی کے مذموم عزائم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں وقت حاصل کرے۔

روسی فوج میدانِ جنگ میں بُری طرح شکست کھا چکی ہے۔ وہ اب میدانِ کارزار میں، ننگے سر، برہنہ پا رہتے اور یہ قول روسیوں کے، جنگی فنون سے ناواقف مگر ایمان کی طاقت سے مالا مال مجاہدین پر غلبہ پانے سے قطعاً مایوس ہو گئے ہیں روسی فوج کا مورال پست ہو گیا ہے۔ آئے دن وہ مجاہدین کے ہاتھوں شکست کے زخم کھاتے رہتے ہیں اور افغان مجاہدین اپنی جنگی قوت کا لوہا منواتے رہتے ہیں۔

اس بنا پر سرخ سامراج اسلحہ کے بجائے نت نئے سیاسی ہتھکنڈے استعمال کر کے سیاسی میدان میں فتح و غلبے کا خواب دیکھ رہا ہے، کبھی نام نہاد یک طرفہ جنگ بندی کا بے معنی نعرہ بلند کرتا ہے اور کبھی مخلوط حکومت کا دام فریب بچھا دیتا ہے۔ لیکن ہم صیاد کی عیاری، فریب اور دانۂ صیادی سے پوری طرح سے باخبر اور آگاہ ہیں۔

انشاء اللہ اب وہ وقت بھی قریب آ چکا ہے۔ جب سیاسی میدان میں بھی روس کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ چنانچہ ساری مہذب قوموں اور ملکوں پر ان کے ناپاک اور مذموم عزائم اشکارا ہو چکے ہیں ان کی توسیع پسندی کا بھید کھل گیا ہے اور جنیوا مذاکرات کے آخری ڈرامائی انعقاد روس اور کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کی منافقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس بار کابل پٹھو حکومت نے خلاف عادت جنیوا مذاکرات کے لئے ایک جلد اور ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کے لئے پیش کش کی اور ساتھ یہ تاثر بھی دینے لگا کہ گو وہ افغان مسئلے کا حل چاہتی ہے اور روسی فوج کے انخلاء کے بارے میں بھی مخلص ہے۔

لیکن قارئین کرام نے خود دیکھا ہو گا کہ حقیقت کیا تھی؟

یہاں اگر کابل کٹھ پتلی حکومت کی طرف سے ہونے والے آخری جنیوا مذاکرات کے بارے میں پیش کردہ

پیش کش کے متعلق کچھ روشنی ڈالی جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

مذاکرات کی یہ پیش کش جس غیر معمولی اور ڈرامائی انداز میں متعلقہ حکام کو موصول ہوئی تو انہوں نے نہایت مسرت و خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پُر امید ہوگئے کہ شاید کابل انتظامیہ روسی فوج کے انخلاء کے بارے میں کسی قابل قبول شیڈول پیش کریں۔ حتیٰ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزارت خارجہ بھی اس پیش کش کا جائزہ لینے لگی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے والاشان صدر جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے تو جنیوا مذاکرات کے بارے میں ایک اخبار نویس کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "اگر روسیوں نے انتہائی تھوڑے وقت میں یکطرفہ طور پر فوجیں نکالنے کا اعلان کر دیا۔ تو میں یک طرفہ طور پر اعلان کر دوں گا۔ کہ پاکستان افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔"

ان مذاکرات کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے دفتر کی جانب سے اگست کے آخری ہفتہ میں اطلاع دی گئی کہ "افغانستان جنیوا میں جلد ہی مذاکرات کا ایک مختصر اجلاس کرنے کا خواہاں ہے۔"

یہ خبر اتنی اچانک تھی کہ کسی غیر معمولی تبدیلی کے بغیر اس کا جواز سمجھ میں نہیں آتا۔ حکومت پاکستان نے اس اچانک پیش کش کو افغان حکومت کے رویے میں کسی اہم اور مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ تصور کیا۔ مسئلے کے حل کے سلسلے میں دونوں فریقوں (اسلامی جمہوریہ پاکستان اور کابل کٹھ پتلی انتظامیہ) کے موقفیں بالکل واضح تھے۔ ۱۹۸۲ء میں جب جنیوا مذاکرات شروع ہوئے تو ان کا مقصد یہ تھا کہ کسی ایسے سمجھوتے پر پہنچا جائے۔ جس کے نتیجے میں افغانستان سے سوویت افواج واپس چلی جائیں اور پاکستان میں مقیم تیس لاکھ مہاجرین باعزت طور پر اپنے وطن میں جا کر پھر اپنی پرامن زندگی کا آغاز کر سکیں اس سے پہلے اجلاس کے اختتام تک دو باتیں تصفیہ طلب رہ گئی تھیں

ایک روسی افواج کی واپسی کا ٹائم ٹیبل اور دوسری ان کے (روسی افواج) کے انخلاء کے بعد افغانستان میں مجاہدین اور عام لوگوں کے لئے ایک قابل قبول عبوری حکومت کا قیام

افغانستان کی طرف سے اچانک اجلاس کی خواہش کا یہی مطلب لیا جا سکتا تھا کہ شاید افغانستان نے اس سلسلے میں روسی فوجوں کے اخراج کا عرصہ اتنا کم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو کہ پاکستان کے لئے انکار کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

گذشتہ مارچ کے جنیوا مذاکرات کے بعد کافی عرصہ تک ایک تعطل اور سکون کا عالم تھا۔ لیکن گذشتہ ستمبر میں اس امر کے اشارے ملنے شروع ہوئے تھے کہ روس شاید افغان حکومت کی وساطت سے کوئی نئی پیشرفت کرنا چاہتا ہے۔

اگست کے آخری ہفتہ میں جب کابل حکومت نے مذاکرات کے نئے دور کی پیش کش کی۔ انہی دنوں سوویت یونین کے ڈپٹی وزیر خارجہ مسٹر "ریگوڈکاچیف" نے ماسکو کی ایک اخباری کانفرنس میں کہا تھا کہ:

"اگلے جنیوا مذاکرات میں سوویت افواج کے انخلاء کی واضح تاریخ کا تعین ہو جائے گا۔"

لیکن جب مذاکرات شروع ہوئے تو ایک بار پھر روس اور ان کے حلقہ بگوش کابل انتظامیہ کی ہٹ دھرمی سارے حقیقت پسند حلقوں پر واضح ہو گئی اور اس طرح جنیوا مذاکرات کا ایک اور اجلاس ختم ہو کر یہ آخری دور بھی کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ختم ہوا۔

اس اجلاس کے انعقاد سے روسیوں اور کابل پٹھو حکمران کے عزائم روشن تھے اور وہ یہ تھے کہ روس اس نام نہاد مذاکرات کے بہانے ممبر ممالک کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے میں کامیاب ہو جائے کہ گویا روس مسئلے کے حل کے سلسلے میں مخلص ہے اور اس طرح وہ اس حیاتی مسئلے کی اہمیت کو کم کر دے گا۔ لیکن روسیوں کا یہ چال بھی نہ چل سکا۔

جس وقت سے میدان جنگ میں روسیوں کو اپنی ناکامی کا احساس ہوا ہے۔ تب سے وہ اور روسی لابی سیاسی میدان میں افغان مجاہدین کو مغلوب کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ رائے عامہ کو مجاہدین اور مہاجرین کے خلاف ابھارنے میں روس اپنے لابی کے ذریعے اہم رول ادا کر رہا ہے لیکن ہمارا یقین ہے کہ دشمن جیسا کہ میدان جنگ میں خوار و ذلیل ہو کر اپنی ذلت آمیز شکست کا اعتراف کر چکا ہے۔

تحریر: سیف اللہ خالد

برما کے روھنگیا مسلمانوں کا تعارف

آزاد مسلم حکومتوں کے ارباب اختیار سے گذارش ہے کہ برما کی بدھ سوشلسٹ حکومت سے جہاں تجارتی معاملات کے مذاکرات ہوں وہاں برما کے مسلمانوں کے حقوق کی بات بھی ضرور کی جائے۔ یہ بات کسی بھی مسلم ملک کے لئے غیر متعلق نہیں ہوگی۔ اگر تامل مسئلہ پر بھارت سری لنکا کے خلاف جارحانہ فوجی مداخلت کر سکتا ہے اور تامل باشندوں کی اسلحہ اور دیگر مادی وسائل کے ساتھ کھلم کھلا امداد کر سکتا ہے اگر سوشلسٹ روس اپنے اشتراکی ساتھیوں کے لئے تڑپ اٹھتا ہے تو مسلمان زیادہ حقدار ہیں کہ اپنے اہل ایمان بھائیوں کی دکھ تکلیف پر سراپا اضطراب بن جائیں۔

برما کے روھنگیا مسلمانوں کے اصل حالات سے دُنیا کو تھوڑی سی واقفیت اُس وقت ہوئی جب ۱۹۷۸ء میں اراکان کے مسلمان جوق در جوق بنگلہ دیش پہنچنا شروع ہوئے۔ برما کے آہنی اشتراکی نظام کی وجہ سے اُس کے اندر کی کوئی خبر باہر کی دُنیا تک کم ہی پہنچ سکتی ہے۔

۱۹۷۸ء کے بعد اراکان کے مسلمانوں نے ایک متحدہ تنظیم قائم کی جس کا نام "روھنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن" ہے۔ مسلمانوں کے حالات کے بارے میں یہی تنظیم بیرونی دنیا کو خبریں پہنچاتی ہے۔

روھنگیا اراکانی مسلمانوں کا قومی نام ہے۔ روھنگیا مسلمان عرب، ایرانی پٹھان، مُغل اور مقامی باشندوں کی نسل سے ہیں۔ عرب تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی کرتے تھے ساتویں صدی عیسوی میں اراکان میں اُن کی کوششوں سے اسلام کی روشنی پھیلی اور بہت سے مقامی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ پندرھویں صدی عیسوی تک اسلام اکثریت کا دین بن گیا۔ اور ۱۴۳۰ء میں مسلمانوں کی باقاعدہ حکومت وجود میں آگئی جو ساڑھے تین سو سال تک قائم و دائم رہی۔

پھر اس سلطنت و حکومت پر ۱۷۸۴ء میں برمیوں نے قبضہ کر لیا ۱۸۲۴ء میں برمیوں سے یہ علاقہ انگریزوں نے چھین لیا اور ۱۹۴۸ء تک وہ اس پر حکومت کرتے رہے اور جاتے ہوئے اسے آزاد برما میں شامل کر گئے۔

تب سے برما کے مسلمان انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں۔ ان کے سامنے اب دو ہی راستے رہ گئے ہیں یا تو وہ برما چھوڑ دیں یا پھر لادین بدھ اشتراکی معاشرے میں گم ہو جائیں۔ بحیثیت مسلمان آبرو مندانہ زندگی بسر کرنے کا اب کوئی راستہ اُن کے لئے باقی نہیں رہنے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہر قوم پرست ریاست کا ہدف ہے کہ اپنی حدود کے اندر تمام باشندگان کو ایک قومی سانچے میں ڈھال دیا جائے۔ وہ ایک یکساں اور یک رنگ معاشرہ بن جائیں اور تمام مذہبی و ثقافتی امتیازات ختم ہو کر رہ جائیں۔ اور اشتراکی ریاستیں تو اس جنون میں قومی ریاستوں سے بھی کئی ہاتھ آگے ہیں۔ چنانچہ برما اس کی بہترین مثال ہے جہاں قوم پرستی اور اشتراکیت دونوں بیک وقت جمع ہو گئی ہیں

"برمیز" یا "برمن" یہاں کی حکمران نسل کا نام ہے۔ پوری تاریخ میں ان کی کوشش یہ رہی ہے کہ تمام لسانی و مذہبی اقلیتوں کو ختم کر کے انہیں خود میں مدغم کر لیا جائے اور اقلیتوں کا انفرادی وجود مٹا دیا جائے۔ اس حکمت عملی پر وہ مختلف طریقوں سے عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے اس طریق کار کو ۱۹۶۲ء سے جنرل "نی ون" کی فوجی قیادت میں سوشلزم کی صورت میں مزید مؤثر انداز میں ڈھال لیا ہے۔

اسلام کی اپنی تہذیب اپنا تمدن

اور طرز زندگی ہے برمیوں کو اس سے خطرہ ہے اور وہ اسے اپنی راہ کی رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے یہ طریقہ کار اپنایا کہ بہر صورت مسلمانوں کو اسلامی طرز زندگی سے دُور کر دیا جائے۔ برما کے اندرونی علاقوں میں رہنے والے مسلمان چونکہ بکھرے ہوئے ہیں۔ اور دوسری قوموں کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اس لئے وہ بڑی آسانی کے ساتھ اس سازش کا شکار ہو گئے۔ لیکن اراکان میں چونکہ وہ اکثریت میں تھے ان کی تعداد اسّی فیصد سے زیادہ تھی آبادیاں یکجا تھیں اور وہ ایک برتر دین اور تہذیب و تمدن کے مالک ہونے کی وجہ سے برما میں ایک اقلیت کے طور پر نمایاں تھے اس لئے اُن کو برمی تہذیب و تمدن میں ڈھالنے کی پالیسی یہاں پر بے اثر رہی اس کے جواب میں انہوں نے مسلمانوں کو وسیع پیمانے پر تشدّد کا نشانہ بنا لیا اور انہیں معاشی طور پر بدحال اور تعلیمی میدان میں پسماندہ رکھنے کی سازش تیار کر کے اس پر عمل شروع کر دیا تاکہ روہنگیا مسلمان صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔

یہ داستانِ درد بڑی ہی لرزہ خیز ہے۔ ان مسلمانوں کو ان کی اپنی ہی سرزمین سے ختم کر دینے یا نکال باہر کرنے کے لئے انتہائی منظم کوشش نہایت ہی تسلسل کے ساتھ جاری ہے روہنگیا مسلمانوں پر اب تک لاتعداد فوجی آپریشنز ہو چکے ہیں جن میں سے گیارہ آپریشنز تو اپنی ہولناکی کی وجہ سے پورے برما میں مشہور اور زبان زد خاص و عام ہیں۔ اگر چہ بیرونی دنیا اُن سے کما حقہ واقف نہیں ہے۔ ان آپریشنز میں ہزاروں مسلمان تہ تیغ اور لاکھوں بے گھر ہوئے۔ ان میں سے شدید ترین فوجی آپریشن ۱۹۷۸ء ہیں "آپریشن ناگا من" کے نام سے ہوا تھا "ناگا من" کا مفہوم ہے "ناگ بادشاہ" عنوان کے عین مطابق برمی ناگ نے مسلمانوں کو نگلنے کے لئے پھن اُٹھایا تھا۔ برمی فوج اور بدھ غنڈوں نے مسلمانوں پر ایک منصوبے کے تحت حملے شروع کر دیئے۔ ایک شہری کو ظلم سے حکومت پناہ دیتی ہے۔ لیکن جب حکومت ہی آمادۂ ظلم ہو جائے تو اس کو کہاں سے پناہ مل سکتی ہے؟

جب مسلم بستیوں پر چاروں جانب سے حملے ہونے لگے۔ تو وہ پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ مسلمان پناہ گزینوں کی یہ تعداد دیکھتے ہی دیکھتے تین لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ بنگلہ دیش جس کے لئے اپنا پیٹ پالنا مشکل تھا وہ ان مہاجرین کا بار کیسے اُٹھا سکتا تھا حکومت بنگلہ دیش نے برما سے آنے والے اس ناگہانی سیلاب پر احتجاج کیا تو عالمی دباؤ پیدا ہوا جس پر برمی حکومت بنگلہ دیش حکومت سے آمادۂ مذاکرات ہو گئی۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں حکومت برما نے مسلمان مہاجرین کو واپس آنے کی دعوت دی۔ لیکن مسلمان جب واپس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ حالات ویسے ہی حوصلہ شکن تھے جیسے ہجرت سے پہلے۔ چونکہ ان کا برادر مسلم ملک بنگلہ دیش بھی اُن کی کوئی مدد کرنے سے قاصر تھا اس لئے اُن کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ برما کے جہنم کو قبول کر لیں۔

روہنگیا سالیڈیریٹی آرگنائزیشن اراکان (برما) کے صدر مولانا سیف الاسلام صاحب نے اپنے تازہ جاری کردہ اعلامیہ اور اپیل میں کہا ہے کہ اب پھر ۲۰۱۸ء میں ایسے آثار ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف عنقریب کوئی بہت بڑا حملہ ہوگا۔ انہوں نے مذکورہ اپیل میں اپنے اس عزم کا بھی اظہار کیا ہے کہ اب کی مرتبہ ایسا ہوا۔ تو روہنگیا مسلمان نہ اپنا ملک چھوڑیں گے اور نہ خاموشی سے ظلم و ستم برداشت کریں گے۔ بلکہ وہ ہر ظلم و جبر اور چیرہ دستی کا مردانہ وار مقابلہ کریں گے اگر چہ وہ نہتے ہیں۔ لیکن خالی ہاتھوں ہی دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں گے۔ اور ذلت و رسوائی کی زندگی کی بجائے عزت اور شہادت کی موت کو ترجیح دیں گے۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ نصف صدی کے قریب آزاد مسلم ریاستوں کے حکمران اور عوام اور بے شمار مسلم تنظیمیں بھی ان بے بس و بے قصور مسلمانوں کی کسی مدد کو پہنچیں گی؟ یا انہیں حسب سابق مرنے کے لئے تنہا چھوڑ دیں گی؟؟

جی ہاں! آج کا ایک اہم سوال یہ بھی ہے۔

بقیہ :- بموں کے دھماکے

اکسایا جا رہا ہے۔ ان خود فروختہ عناصر کو چاہئے کہ وہ ترکی، ایران اور کارمل کے انجام سے سبق سیکھے کیونکہ روسیوں کی دوستی پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ بچھو اپنی دوستوں پر بھی ڈنک مارتا ہے۔ یہ اس کی کینے کی علامت نہیں بلکہ اس کی فطرتی عادت ہے۔ روسیوں کی دوستی مطلب حاصل کرنے کی ہوتی ہے اور بس۔

ہمارے میزبان پاکستانی بھائیوں کو خاص طور پر اور دنیا والوں کو بالعموم معلوم ہونا چاہئے۔ کہ دھماکے وغیرہ افغان مہاجرین نہیں کرتے بلکہ اس پردۂ زنگاری میں کوئی اور معشوق کام کر رہا ہے۔

بقیہ :- آزمائش مخلوق

یہی حال انسان کے روحانی ارتقاء کا ہے کہ اس وقت وہ کفر کی تاریکی میں گھرا ہوا ہے اور اپنے کفر کی لائی ہوئی مصیبتوں سے پناہ تلاش کرتا رہتا ہے لیکن پناہ نہیں پاتا اور نہ جانتا ہے کہ یہ پناہ کہاں سے ملے گی۔

لیکن پھر وہی دھندلی سی روشنی جو خالق کائنات نے انسان کے قلب میں ودیعت فرمایا ہے انبیاء کرام کی تعلیم کے اثرات سے رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ہم جس کے درجات چاہیں بلند کرتے ہیں اور محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

لیکن روحانی ارتقاء کی کوئی حد نہیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی ارتقاء ہوتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ آپ کو اس کی بلند ترین منازل تک پہنچایا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں قابل ستائش مقام تک بلند کرے گا

یہاں تک روحانی ارتقاء موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جنت میں اہل جنت کی پکار ہوگی، رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا "اے اللہ! ہمارے نور کو مکمل کر دے جبکہ ہدایت کا ارتقاء جو در اصل انسان کی روحانی ارتقاء کا وسیلہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور تعلیم نے کمال تک پہنچا دیا ہے "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔

ارتقاء کی انتہا پر جب انسان کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تو اپنے اجداد کی طرح وہ بھی ازواج کی شکل میں ہوتا ہے۔

انسان کے لئے تین اور ارتقائی مراحل

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا ارتقاء، مدنی اور ذہنی ارتقاء، روحانی یا نفسانی ارتقاء نوع بشر کے مدنی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسی کو دوسرے کائنات پر ممتاز بنا کر دو اور ارتقائی مراحل بھی عطا فرمایا ہے ایک نفسیاتی ارتقاء دوسری ہدایت کا ارتقاء یعنی نوع بشر کے قلب میں اخلاق اور روحانیت کا مادہ بھی سمو دیا ہے اور یہ اسی مادہ کو بتدریج پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ: مجھے شفق کی قسم ہے اور رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں سمٹ آتی ہیں اور چاند کی جب کمال پر پہنچ جاتا ہے کہ تم سیڑھی پر چڑھتے جاؤ گے یہاں تک کہ اپنے روحانی کمال کو پہنچو گے پھر کیا ہوا ہے ان کو جو یقین نہیں لاتے۔

مطلب یہ کہ شفق سورج کی روشنی کا بقیہ ہے۔ جب یہ غائب ہونے لگتی ہے اور رات کی تاریکی چھانے لگتی ہے تو انسان اور حیوان سمٹ کر اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ پھر چاند کی روشنی شفق کی روشنی کی جگہ لیتی ہے تو وہ بھی ناتمام ہوتی ہے۔ تاہم چاند کے بڑھنے سے رفتہ رفتہ روشنی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ چاند جب کامل ہو جاتا ہے تو دنیا جگمگانے لگتی ہے۔

مجاہدین ہر وہ طریقہ اختیار کرنے کو تیار ہیں جس سے خون ریزی بند ہو اور افغانستان میں امن قائم ہو جائے اور روسی فوج یہاں سے نکل جائے لیکن اس کا حل صرف روس کے پاس ہے جب تک روسی فوج افغانستان سے نہیں نکلتی۔ ہمارے پاس سوائے جہاد کے کوئی راستہ نہیں۔

(پروفیسر برہان الدین ربانی، امیر جمعیت اسلامی افغانستان)

شہسوارِ کربلا

حفیظ جالندھری

لباس ہے پھٹا ہوا غبار میں اَٹا ہوا
تمام جسم نازنیں چھدا ہوا کٹا ہوا
یہ کون ذی وقار ہے بلا کا شہسوار ہے
کہ ہے ہزاروں قاتلوں کے سامنے ڈٹا ہوا

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

یہ جس کی ایک ضرب سے کمالِ فنِ حرب سے
کئی شقی گرے ہوئے تڑپ رہے ہیں کرب سے
غضب ہے تیغۂ دوسر کہ ایک ایک وار پر
اُٹھی صدائے الاَمان زبانِ شرق و غرب سے

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

یہ مردِ حق پرست ہے مئے رضا سے مست ہے
کہ جس کے سامنے کوئی بلند ہے نہ پست ہے
اُدھر ہزار گھات ہے مگر عجیب بات ہے
کہ ایک سے ہزارہا کا حوصلہ شکست سے

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

عبا بھی تار تار ہے یہ جسم بھی فگار ہے
زمین بھی ہے تپی ہوئی فلک بھی شعلہ بار ہے
مگر یہ مردِ تیغ زن یہ صف شکن فلک فگن
کمال صبر و تن دہی سے محوِ کارزار ہے

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

دلاوری میں فرد ہے بڑا ہی شیر مرد ہے
کہ جس کے دبدبے سے دشمنوں کا رنگ زرد ہے
حبیبِ مصطفیٰ ہے یہ مجاہدِ خدا ہے یہ
جبھی تو اس کے روبرو یہ فوج گرد گرد ہے

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

اُدھر سپاہ شام ہے ہزار انتقام ہے
اُدھر ہیں دشمنانِ دین اِدھر فقط امام ہے
مگر عجیب شان ہے غضب کی آن بان ہے
کہ جس طرف اُٹھی ہے تیغ بس خدا کا نام ہے

یہ بالیقین حسینؓ ہے
نبیؐ کا نورِ عین ہے

تحریر: پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمٰن (ثاقب)

غلط فہمی یا خوش فہمی

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا۔ اس کو عقل و دانش کی دولت سے مالا مال کیا۔ قوتِ فیصلہ متخیلہ اور ادراک سے مزین کیا۔ حواسِ خمسہ کے زیور پہنائے اور کائنات کا ذرہ ذرہ انسان کے لئے مسخر کر کے اس میں اچھے برے کی تمیز سکھائی۔ اور وہ اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ علم کے ذریعے روز بروز ارتقائی منازل سر کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان نے جو معاشرتی، سماجی اور ثقافتی ترقی کی ہے وہ انسانیت کو تحفظ دیتی ہے یا تباہ کر رہی ہے۔ اس کا جواب دنیا کے موجودہ ارتعاش میں پایا جاتا ہے اور جس کا احساس ہر شہری کو ہے لیکن یہ سب کچھ جانتے ہوئے اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ چاہ کن را چاہ درپیش" کا ضرب المثل دوسروں کے لئے ہے اس کے لئے نہیں۔

آج کل پوری دنیا جنگ کی لپیٹ میں ہے۔ کہیں سرد جنگ جاری ہے تو کہیں ہتھیار آزمائے جا رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی شہری خوش نظر نہیں آتا۔ لاکھوں بچے یتیم ہو گئے ہیں، والدِ لاولد ہو گئے۔ عورتیں بیوہ ہو گئیں ہیں اس کے علاوہ لاکھوں افراد معذور ہو گئے۔ کسی کا ہاتھ نہیں کسی کا پاؤں اڑ گیا ہے اور اسی طرح کروڑوں افراد دنیا میں تابکاری اثرات سے نامعلوم امراض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ قحط، خشکی اور مایوسی کے مہیب سائے اس کے علاوہ ہیں۔ اخبار میں وہ خبریں خوشی کی نہیں ہوتیں، ٹیلیویژن پر دھماکوں سے تباہ شدہ کھنڈرات دکھائے جاتے ہیں یا پھر خلیج میں ایک دوسرے کی کشتیوں کا ڈوبنا دکھایا جاتا ہے۔ ریڈیو پر اغوا اور گمشدگی کے اعلانات کی بھرمار ہے۔ گمشدگی کے اعلانات میں زیادہ تر ایسے ہوتے ہیں کہ غائبین کا دماغی توازن درست نہیں ہوتا۔ بھلا ایسے حالات میں دماغی توازن برقرار رہ سکتا ہے۔ میرے خیال میں کبھی نہیں۔

لیکن دنیا والے پھر بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ عراق میں دھماکہ ہوا باقی دنیا میں خیریت ہے۔ فلاں بچہ یتیم ہوا باقی ٹھیک ہے فلپائن میں قحط ہے لیکن خیر ہے وہاں اجناسِ خوردنی بھیج دیئے جائیں گے۔ الگ کوئی اغوا ہوا ہے تو اسلئے کہ اس کی ذاتی دشمنی تھی یا دماغی توازن خراب ہونے والا باپ ٹھیک ہو جائے گا اور واپس خود اپنے گھر آ جائے گا۔

ہر ایک المیہ کے لئے ایک خود ساختہ اور بے بنیاد جواز پیش کر کے جھوٹی تسلیوں میں وقت گذارتا ہے۔ یہاں پر میں ایک ماں اور بیٹے کا مختصر مکالمہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ بات کم وقت میں حل ہو جائے۔

منقول ہے کہ ایک ماں اور اس کا دس بارہ سال کا بیٹا ایک تالاب کے کنارے پر جا رہے تھے۔ بچے نے ایک کنکر اٹھائی اور تالاب میں پھینک دی۔ کنکر کے گرنے سے ایک چھوٹا دائرہ پانی کی سطح پر بن گیا اور وہ دائرہ آہستہ آہستہ پھیلتا گیا اور پورے تالاب کو اپنے احاطے میں لے لیا۔ اس منظر کو دیکھ کر بچے نے ماں سے وجہ پوچھی تو ماں نے جواب دیا

گفت مادر کہ ہم چنیں ہر کار
اولش اندک آخرش بسیار

میں دنیا والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ ہر بات کو معمول کیوں سمجھتے ہو ہر تکلیف کو عارضی اور دکھ کو محدود سمجھنے کی وجہ کیا ہے۔ کیا اسی خیال سے آج دنیا تنور نہیں بنا اور اسی عدم توجہ نے انسانوں کے مصائب و آلام کا دائرہ پوری دنیا پر محیط نہیں کیا ہے۔ یہ غلط فہمی نہیں تو کیا ہے؟

جاپان میں ہیروشیما پر ایک ایٹم بم نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تھا اس کی روشنی میں اقوامِ متحدہ کا ادارہ بنا اس کے ذیلی شعبے بنے تاکہ ایسے مہلک کام کا اعادہ نہ ہو سکے۔ اُس دن کی یاد منائی جاتی ہے، دل رنجیدہ ہوتا ہے اور اپنے کئے پر کف افسوس ملتے ہیں۔

لیکن کیا اس پر کبھی کسی نے سوچا ہے کہ آئندہ اُس سے ہزار گنا بڑے دھماکوں کی تیاری زور و شور سے جاری ہے

اور اگر خدانخواستہ ایسا ہو گیا تو جاپان کے ایک دھماکے پر ماتم کرنے والے تو ہیں آئندہ ایک بھی ایسا کوئی انسان نہیں ہوگا جو کسی کا ماتم کرے۔ کیونکہ انسان ہو تو ماتم کرے۔

ان تمام تکالیف اور تباہیوں کی وجہ صرف ایک ہے زیادہ نہیں اور وہ حرص ہے۔ کسی کو دولت کی حرص، کسی کو شہرت اور کسی کو اقتدار کی حرص ہے۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے دن رات منصوبے بنتے ہیں اور جب ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو سوائے استحصال کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اور اُس نتیجے کو وہ اپنی فتح تصور کرتے ہیں جو درحقیقت معاشی شکست ہے اور انسانیت کی موت ہے۔

پوری دنیا میں زیادہ خستہ حال آج کل مسلمان ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں نے اپنے اسلامی اقدار کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور ان کی جگہ غیر اسلامی اقوام کے اصولوں کو اپنایا ہے۔ بڑے کا احترام چھوٹے پر رحم کہیں نظر نہیں آتا دوسروں کے حقوق غصب کرنا فن سمجھا جاتا ہے۔ خود کو آزاد اور دوسروں کو غلام بنانا فطرتِ ثانیہ بن چکا ہے دنیا میں خداوند تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کو صرف اپنے لئے مخصوص سمجھا ہوا ہے۔

اگر میں لفظِ حرص کے مفہوم میں ایک ذاتی اختراع کروں اور دنیا والوں سے اپیل کروں کہ آج سے حرص کا مطلب یہ لیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ دنیا میں امن کے پھول کھلیں گے حرص میں تین حروف ہیں ح ر ص

ح کا مطلب ہے حریت، ر کا مطلب ہے رشتہ اور ص کا مطلب ہے صبر، اب ح کا جو مطلب حریت ہے تو خود آزاد رہو دوسروں کی آزادی کا احترام کرو ر کا مطلب ہے رشتہ تو دنیا والوں سے رشتہ جوڑو اور ص کا مطلب صبر ہے اس لئے تکلیف پر اور اپنے حصے پر صبر کرنا چاہیئے۔

جب دنیا میں ہر انسان اسی مفہوم والے حرص پر عمل کرے گا۔ تو آزادی، رشتہ داری اور صبر کے اعلیٰ وارفع اقدار کی قندیل روشن ہوگی۔ جس کی وجہ سے دنیا میں جبر و استبداد کا اندھیرا ختم ہو جائیگا ہر انسان کو صاف اور بے خطر راستہ نظر آئے گا۔ غموں اور دکھوں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے یہ ایک فرضی اور خیالی تصور نہیں بلکہ سعدیؒ نے اس کی وضاحت بہت پہلے کی ہے

ح بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند؛
اگر عضو بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

اگر ایسا ہوتا تو لبنان کے مسلمان کیوں مرتے، فلسطینی کیوں در بدر پھرتے، عراق اور ایران والے دوزخ صغریٰ میں کیوں جلتے اور برادر ملک افغانستان کے لاکھوں مسلمان کیوں ہجرت پر مجبور ہوتے اور افغانستان جیسا شگوفہ ملک پژمردہ اور خاردار جھاڑی کیوں بنتا، آٹھ سال سے افغانستان میں بربریت کا دور دورہ ہے اور لاکھوں مہاجرین نے پاکستان اور ایران میں پناہ لی ہے اور ہجرت کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، اسلام کی خاطر ہجرت کو سنتِ نبوی ہے۔ ایک روایت ہے کہ جب رسول مہاجرت فرما رہے تھے۔ تو جاتے وقت ایک ضعیف العمر بوڑھے سے ملاقات ہوئی۔ بوڑھے نے التجا کی کہ یا رسولِ خدا مجھے چادر میں لپیٹ کر اپنے ساتھ لے جاؤ تاکہ میں ہجرت کی فضیلت سے محروم نہ ہو جاؤں۔

آقائے نامدارؐ نے اس کی التجا قبول فرمائی اور بوڑھے کو اپنے ہمراہ لے گئے چند دنوں کے بعد وہ معمر شخص انتقال کر گئے۔ اُس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی وَ مَن یَخرُج مِن بَیتِہٖ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُولِہٖ ثُمَّ یُدرِکہُ المَوتُ فَقَد وَقَعَ اَجرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ط وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُورًا رَّحِیمًا ۝

(سورۃ النساء رکوع ۱۴ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: وہ مسلمان جو اپنے گھر سے نکل کر اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کرے اور ہجرت کے دوران اسی کی موت واقع ہو جائے تو اللہ اسی کی اجر دیتا ہے اور اللہ غفور رحیم ہے۔

اس سے آپ مہاجروں کی اہمیت کا اندازہ لگائیں اور مہاجر کے مقام کو سمجھیں۔ جب سے دنیا عالمِ وجود میں آئی ہے کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اتنے بڑے پیمانے پر بے سر و سامانی کی حالت میں کوئی اپنے ملک کو خوشی سے چھوڑ چکا ہو۔

اس لئے مہاجر کے لفظ کے ساتھ ایک دوسرا لفظ بطورِ جزوِ لاینفک بہت عام ہے اور وہ ہے انصار، جس کا مطلب ہے مدد کرنے والا۔ اب لمحۂ فکریہ ہے کہ جب مہاجر مجبور ہوا اور اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے ایک جائز اور سنت طریقہ ہجرت اختیار کیا جس کی وجہ سے وہ اللہ کی طرف سے انوار و افضال سے سرفراز ہوا۔ تو انصار نے

بھی اپنا فرض پورا کیا۔
کیا انصار نے اپنے مسافر بھائیوں کو گلے لگایا۔ یتیموں اور یسیروں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرا۔ کبھی تبسم سے بات کی اور سر چھپانے کے لئے حسن و عاشاک کا جھونپڑا بھی دیا۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو اگر مہاجرین بمصداق مندرجہ ذیل آیت کریمہ

وَ مَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

افغانستان میں رُوسی بربریت کے سات سال

تحریر
محمد اسلم سُلیمی

افغانوں کا ایک پرانا مقولہ ہے کہ ایک افغان اپنے دوست کو سو سال تک یاد رکھے گا۔ لیکن اپنے دشمنوں کو دو سو سال تک نہیں بھولے گا۔

اسی مقولے پر عمل کرتے ہوئے افغان مجاہدین ۱۹۷۹ء سے روسی استعمار کو ایسا سبق سکھا رہے ہیں کہ دنیا اب اس سبق کو بھول گئی ہے۔ جو سپر پاور ہونے کے مدعی امریکیوں کو ویت نام میں سکھایا گیا تھا موجودہ دھائی کے اندر افغانستان کی تحریک مزاحمت نے دنیا کی دوسری سپر پاور ہونے کے نشے میں سرشار روسیوں کو جو سبق سکھائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) روسی کمیونزم ایک بدترین انسانیت کش نظام ہے۔ روسی مظالم نے جنگ ویت نام کی امریکی بربریت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے بلکہ ایک محدود علاقے میں انسانی جانوں کے اتنے بڑے پیمانے پر ضیاع نے دوسری جنگ عظیم کی ہولناکیوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔

پال پاٹ کے کمبوڈیا کے وقت سے لے کر آج تک کسی ایک ملک میں اور کسی ایک قوم پر اس قدر گھناؤنے مظالم کا ارتکاب نہیں کیا گیا۔

(۲) افغان قوم حب الوطنی، بہادری اور حریت و آزادی سے اپنی لازوال محبت و شیفتگی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہیں اور وہ اس سلسلے میں ایک بے داغ اور عمدہ ریکارڈ رکھتی ہے اسی بنا پر انیسویں صدی میں جب کہ دنیا کے اکثر اسلامی ممالک مغربی نوآبادیاتی نظام کا شکار ہو چکے تھے۔ افغانستان آزاد رہا۔ حالانکہ معاشی اور صنعتی اعتبار سے افغانستان اس وقت بھی انتہائی پسماندہ ملک تھا اور دنیا کی اس وقت کی دو بڑی عالمی طاقتوں یعنی روس اور سلطنت برطانیہ میں گھرے ہونے کے باوجود افغانوں نے اپنی جرأت رندانہ دور اندیشی اور سیاسی بصیرت سے کام لے کر نہ صرف ان دونوں طاقتوں کو ایک فاصلے پر رکھا۔ بلکہ جب اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے برطانیہ جیسی طاقت سے ٹکر لینی پڑی تو سر پر کفن باندھ کر میدان جنگ میں برطانیہ کو ایسا سبق سکھایا کہ تیسری اینگلو افغان جنگ جب معاہدہ راولپنڈی پر ۱۹۲۱ء میں ختم ہوئی تو برطانیہ نے تسلیم کر لیا کہ آئندہ افغانستان کی خارجہ پالیسی پر اس کا کنٹرول نہیں رہے گا۔

تاریخ کا یہ بدترین سبق برطانیہ نے تو بروقت اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سیکھ لیا۔ مگر روسی استعمار نے اپنی بے پناہ فوجی طاقت کے نشہ میں سرشار ہو کر تاریخ سے منہ موڑ رکھا ہے اور آج افغان مجاہدین روسیوں کو وہی آموختہ اچھی طرح پڑھا رہے ہیں جسے روسی کافی عرصے تک یاد رکھیں گے۔

(۳) افغان مجاہدین نے آج کے مادی دور میں یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ دورِ جدید کی جنگ میں بھی اصل فیصلہ کن چیز زیادہ تباہ کن اسلحہ یا زیادہ اچھی تربیت یافتہ فوج یا حملہ آور ملک کے بے پناہ مادی وسائل نہیں ہوتے۔ بلکہ آج کے سائنسی ترقی کے دور میں بھی جنگ میں فیصلہ کن کردار لڑنے والے سپاہی کا جذبہ ایمانی ہوتا ہے۔ دنیا کے جدید ترین روایتی (کنونشنل) ہی نہیں بلکہ نیوکلیئر اسلحہ سے بھی پوری طرح لیس دنیا بھر کی بیس لاکھ افراد پر مشتمل سب سے بڑی سرخ فوج جس نے جنگ عظیم دوم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۱۹۴۵ء میں فن لینڈ سے کچھ رقبہ ہتھیا لیا تھا اور اس کے بعد بحیرہ بالٹک پر واقع تین

ریاستوں کو بھی روس میں شامل کر لیا ۱۹۵۰ء میں شمالی کوریا کی بیس پچیس ہزار فوج اور اسلحہ سے مدد کی ۱۹۵۳ء میں روسیوں نے مشرقی جرمنی کی پٹھو حکومت کے خلاف عوامی بغاوت کچلنے میں مدد کی۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں خروشیف نے پولینڈ میں سوویٹ فوج قوت استعمال کرنے کی دھمکی دی۔ اکتوبر، نومبر ۱۹۵۶ء میں سوویٹ ٹینکوں نے ہنگری میں داخل ہو کر وہاں رونما ہونے والے انقلاب کو ختم کر دیا۔ اگست ۱۹۶۸ء میں سوویٹ اور وارسا پیکٹ کے ممبر ملکوں کی فوجوں نے چیکوسلواکیہ کی ایسی سوشلسٹ حکومت کو ختم کر دیا جو کسی قدر "انسانی چہرہ" رکھنے کی دعویدار تھی۔ اندرونی، علاقائی اور عالمی سطح پر فوجی مداخلت کی "شاندار" خدمات انجام دینے والی سرخ فوج جس کی پے در پے چھوٹی قوموں کی فتوحات سے بہت سی قومیں لرزہ براندام تھیں۔ جب وہ دسمبر ۱۹۷۹ء میں اقتصادی طور پر ایک ناتوان، فوجی لحاظ سے بہت کمزور اور دنیا کی پسماندہ ترین چھوٹی سی (۱۸ ملین آبادی والی) ایک حلیف قوم پر حملہ آور ہوئی۔ تو جرأت ایمانی کے لازوال جذبے سے سرشار افغانوں نے نہ صرف سرخ فوج کے دانت کھٹے کر دیئے، بلکہ اس کے غرور اور رعب داب کو ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ کر دیا ہے۔ روسیوں کو اگر ۱۹۷۹ء میں افغانستان کی بہادر قوم کے بارے میں وہ کچھ معلوم ہوتا جو آج ۱۹۸۶ء میں انہیں معلوم ہو چکا ہے۔ تو وہ کبھی افغانستان پر حملہ آور ہونے کی غلطی نہ کرتے

افغان مجاہدین کے نعرہ تکبیر سے وہ اس حد تک خوفزدہ ہیں کہ شاید آئندہ وہ کسی اور مسلمان ملک پر حملہ کرنے سے پہلے سو بار سوچیں گے سرخ فوج کی یہ رسوائی اور ہوا خیزی افغانستان میں روسی چار حیث کا تلخ ترین سبق ہے۔ جو روسیوں کو ملا ہے۔ آج روس افغانستان سے فوجیں نکالنے کی جو بات کرتے ہیں تو اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی اس ہوا خیزی کو مزید طول نہیں دینا چاہتے۔

روسی بربریت کی چند ایک مثالیں

افغانستان میں روسیوں کا آٹھ نو سال دور استبداد اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ہے۔ کہ آج کا روس بھی زاروں کے زمانے کے روس جیسا توسیع پسند اور بدترین آمر سٹالن کے دور جیسا ظالم اور انسانی خون کو ارزاں سمجھنے والا ہے۔ روسی قابض فوجوں نے دسمبر ۱۹۷۹ء میں حفیظ اللہ آمین اور اس کے قریبی اور وفادار چند اہم لوگوں کو ٹھکانے لگا کر کابل کا نام نہاد اقتدار اپنے ایک اور پٹھو ببرک کارمل کے حوالے کر دیا۔ جس کو وہ یورپ سے اپنے ساتھ ٹینک میں لے کر آئے تھے اس کے بعد پسماندہ افغانستان میں قتل و غارت اور خونریزی کا ایسا بازار گرم کیا کہ ۱۸۴۲ء میں انگریزوں کے ان مظالم کی یاد تازہ ہو گئی۔ جب برطانیہ نے شاہ شجاع کو کٹھ پتلی حکمران کے طور پر کابل کے تخت پر بٹھایا تھا اور اس وقت بے تحاشا ظلم ڈھایا تھا روسیوں نے افغانستان کے شہروں قصبات و دیہات اور کھیتوں کو اس طرح تاخت و تاراج کرنا شروع کر دیا جس طرح انہوں نے ماضی میں خوارزم، تاشقند، سمرقند اور بخارا جیسے اسلامی شہروں اور اسلامی تہذیب کے عالمی مراکز اور درس گاہوں کو برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ ان تلخ تجربات کی وجہ سے افغان عوام ہمیشہ شمال کی طرف سے آنے والی سرد ہواؤں کو یاد سموم سمجھتے چلے آئے ہیں۔ نہایت معمولی اسلحہ سے لیس افغان مجاہدین نے قابض روسی فوجوں کی شہروں سے دیہی علاقوں کی طرف پیش قدمی روک دی۔ روسی غلبہ زیادہ تر دس بارہ شہروں تک محدود رہا۔ جس شہر پر روسی قابض ہوتے ہیں وہاں کے شہریوں پر ظلم کی سیاہ رات بن کر چھا گئے ملک کے ان دس بارہ شہروں پر کرفیو کے مہیب سائے منڈلانے لگے ہزاروں بے گناہ افراد کو پکڑ کر جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ وہاں ان پر ظلم و تشدد کے نئے نئے ہتھکنڈے اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں روسیوں نے بے پناہ اور بے تحاشا بمباری کر کے افغانستان کے سینکڑوں گاؤں ملیامیٹ کر دیئے اور اپنے سامراجی جنوں میں مساجد اور عبادت گاہیں تک مسمار کر دیں بیگناہ عورتوں اور بچوں کا قتل عام کیا روسی فوج نے ڈوگر کے علاقے میں ایک گاؤں پر چھاپہ مارا۔ یہ گاؤں روسی قبضے سے آزاد تھا انہوں نے گاؤں کے تمام مردوں کو حکم دیا کہ بلا تاخیر گاؤں کے باہر میدان میں جمع ہو جائیں۔ وہاں فوجوں نے ان کے گرد ایک حلقہ کھینچ کر چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا۔ پھر ان پر ہزارہ

گولیاں چلائی گئیں اور سینکڑوں بیگناہ افراد آنِ واحد میں زمین پر تڑپنے لگے۔ اس کے بعد ان سب کو اجتماعی طور پر ایک ہی گڑھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی گئی۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ صوبہ "کونڑ" میں چغہ سرائے کے قریب ایک گاؤں میں پیش آیا ظالم روسی حملہ آوروں نے اس گاؤں کی پوری آبادی کو ایک عوامی جلسے کے نام پر اکٹھا کیا۔ انہیں بتایا گیا کہ اس اجتماع میں ایک اہم اعلان کیا جائیگا جب نہتے اور بے گناہ دیہاتی جمع ہو گئے۔ تو خدا کے خوف سے عاری روسی فوجیوں نے ان پر فائرنگ کھول دیا اور اس وقت تک ان کی مشین گنیں شعلے اُگلتی رہیں۔ جب تک آخری شخص بھی شہادت نہ پا گیا۔

روسی بربریت کا ایک اور ہولناک واقعہ صوبہ لغمان کی وادی علی شنگ میں پیش آیا۔ یہ واقعہ فروری ۱۹۸۰ء میں پیش آیا۔ مقامی کمیونسٹ پارٹی نے اعلان کیا تھا۔ کہ علاقے کے مسائل پر بحث کرنے کے لئے ایک جلسۂ عام منعقد ہوگا۔ چنانچہ گاؤں کے قریب ایک وسیع سبزہ زار ہے۔ ۷۵۰ کے قریب افراد جمع ہوگئے۔ جلسے کے بجائے ان سب لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا اور جیل لے جائے گئے۔ دو تین روز بعد ایک دن اچانک انہیں جیل سے نکالا گیا باہر ان کے لئے تین بڑے گڑھے موجود تھے۔ ظالم روسیوں نے ان سب کے ہاتھ پاؤں باندھ کر گڑھوں میں زندہ دفن کر دیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد جب مجاہدین نے اس علاقے سے روسیوں کو نکال دیا۔ تو ان مظلوموں کی لاشیں ملیں۔ وحشت و بربریت کا یہ سانحہ شاید انسانی مظالم کی تاریخ میں درج ہونے سے رہ جاتا اگر مجاہدین کا گزر اس علاقے سے نہ ہوتا۔ جب انہیں اس خونین واقعہ کے بارے میں پتہ چلا۔ تو انہوں نے نشاندہ جگہ کی کھدائی کی۔ اس میں مردوں، عورتوں اور بوڑھوں کی سینکڑوں لاشیں پڑی تھیں بلکہ بے شمار معصوم بچوں کی لاشیں بھی تھیں۔ ایک جوان سال عورت کی لاش اس حالت میں ملی کہ اس کے گلے میں قرآن شریف حمائل تھا اور چھاتی سے اس کا شیر خوار معصوم بچہ چمٹا ہوا تھا۔ اس وحشیانہ سلوک کے پیچھے روسیوں کا یہ فلسفہ کام کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو غلام بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ان کو ظلم و جبر سے کچل کر رکھ دیا جائے اور کسی قسم کے رحم کا مستحق نہ سمجھا جائے یہ بعینہٖ وہی پالیسی ہے جو زارشاہی کے دور میں جنرل کیف مین نے سمرقند، بخارا اور تاشقند کے حکمرانوں اور عوام کے ساتھ روا رکھی تھی۔

اس کے علاوہ روسی قابض فوجوں نے بعض ایسے غباروں کے اندر آگ لگا دی۔ جن میں سینکڑوں خوفزدہ دیہاتی اپنے دیہاتوں پر بمباری کے بعد چھپے ہوئے تھے۔ روسیوں نے افغانستان میں کیمیکل اور بائیو لاجیکل ہتھیار استعمال کئے۔ یہ بم پھینکے۔ جن کے استعمال پر جنیوا کنونشن اور دوسرے بین الاقوامی معاہدات کے تحت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اس قسم کی اطلاعات بھی ملی ہیں کہ روسی گن شپ ہیلی کاپٹروں نے ایسے کنستر نما بم پھینکے۔ جن میں دوسو لیٹر کیمیائی مواد ہوتا ہے۔ یہ بھورے رنگ کے بم زمین پر گرتے ہی پھٹ جاتے ہیں۔ دھماکے کے بعد انتہائی زہریلا دھواں وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس کی زد میں آنے والے ہر شخص کی جلد ایک آن میں بھی آگ سے جل اُٹھتی ہے، متاثرہ افراد کی آنکھوں اور ناک سے بے تحاشا پانی بہتا ہے۔ سانس گھٹنے لگتی ہے۔ سینے میں ناقابل برداشت درد شروع ہو جاتا ہے اور اس کے اثر سے دو سو فٹ تک کسی بھی جاندار کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

ہزاروں بے گناہ شہریوں کو نیپام بموں کا نشانہ بنانے کے علاوہ روسیوں نے معصوم بچوں کو ہلاک کرنے کا خطرناک سامان بھی دنیا بھر کی حربی تاریخ میں پہلی دفعہ افغانستان میں استعمال کیا ہے۔ بچوں کے مختلف کھلونوں کی شکل کے بم (دماغ بم) کھیتوں میں یا راستوں پر اور بستیوں کے قریب پھینکے جاتے رہتے ہیں۔ یہ بم چھوٹی کاروں کی شکل میں اور بسکٹوں اور ٹافیوں کے ڈبوں کی طرح ہوتے ہیں اور یہ پورے ملک میں پھینکے گئے ہیں جونہی کسی بچے یا بڑے نے اسے کھلونا سمجھ کر اُٹھایا یا غلطی سے اس پر پاؤں رکھ دیا۔ یہ بم دھماکے سے پھٹ جاتے ہیں۔ ہزاروں معصوم بچے ان کھلونا نما بموں کے ذریعے ختم کر دیئے گئے اور سینکڑوں عمر بھر کے لئے اپاہج ہو کر رہ گئے۔ چھوٹے چھوٹے پلاسٹک کے بم بہت بڑی تعداد میں کھیتوں اور

زرعی علاقوں میں گرائے گئے۔ جو دیہ سے زیادہ تر غریب ہل چلانے والے دہقان متاثر ہوئے۔ زہریلی گیسوں کے مہلک اثرات سے بھی ہزاروں افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ ان گیسوں سے متاثرہ افراد کے جسم پہ پیلے زرد کے آبلے سے نمودار ہوتے ہیں۔ بعد ازاں جسم سے خون رسنے لگتا ہے۔ ناک سے خون بہتا ہے مسلسل قے ہوتی ہے اور انجام کار انسان عمر بھر کے لئے اپاہج بھی ہو سکتا ہے۔

ان چند مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس ملک نے انسان پہ انسان کے مظالم کے خاتمے کا دعویٰ کر کے ایک نام نہاد انسان دوست اور انسانیت نواز نظام دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس نے جب تیسری دنیا کے ایک غریب غیر جانبدار اور ۱۹۲۱ء کے بعد سے روس کے ساتھ دوستی کے کئی ایک معاہدے کرنے والے ملک میں اپنا منحوس قدم رکھا۔ تو اس کو فتح کرنے کا خواب پورا نہ ہونے پہ اس کی نسل کشی کا کس بیدردی سے انتظام کیا ہے۔ بارہ لاکھ انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے کے بعد اور پچاس لاکھ سے زائد انسانوں کو ان کے گھر گھاٹ اور دیہات سے بیدخل کر کے دو ہمسایہ ممالک میں دھکیل کر دنیا بھر میں سب سے بڑی تعداد میں مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ پیدا کرنے پہ ہی اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس بدقسمت ملک کے باقی ماندہ لوگوں کے علاوہ دس سال کی عمر کے بچوں کو اُن کے والدین سے زبردستی جُدا کر کے بلکہ اغوا کر کے ان کو روس بھجوا دیا گیا۔ تاکہ ان کی نظریاتی تربیت مارکس اور لینن کے اصولوں کے مطابق کر کے اُن کو روسی جاسوس کے طور پہ استعمال کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔

افغانستان میں بے پناہ مظالم ڈھانے کے بعد اب روس کی طرف سے گلاس ناسٹ یعنی کشادگی کی پالیسی کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ یہ کشادگی کی پالیسی کسی اعلیٰ انسانی قدر سے اب واقف ہو جانے کی بنا پہ نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ بلکہ جس افغانستان کو پچھلے سال "رستا ہوا زخم" قرار دیا گیا تھا۔ اس بہادر اور جرأت مند افغانستان نے روس کو سیاسی لحاظ سے، معاشی لحاظ سے اور فوجی لحاظ سے زخم خوردہ بنا دیا ہے۔

پاکستان کے ایک مؤقر ادارے کے جمع کردہ اعداد اور شمار کے مطابق یکم جنوری سے ۳۰ جون ۱۹۸۷ء تک چھ ماہ کے عرصے میں افغان مجاہدین نے روس کے ۱۷۶ طیارے اور اتنے ہی ہیلی کاپٹر مار گرائے ہیں۔ ایک مغربی رسالے "پالیسی ریویو" کے نائب مدیر مائیکل جونز کے مطابق ایک روسی گن شپ ہیلی کاپٹر ایم۔ آئی۔ ۲۴ کی قیمت اسی لاکھ ڈالر ہے اس حساب سے ۱۷۶ ہیلی کاپٹروں کی قیمت ایک ارب چالیس کروڑ اسی لاکھ ڈالر بنتی ہے اور ۱۲۶ طیاروں کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہوگی۔ گویا صرف چھ ماہ کے اندر طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے گرائے جانے سے ہی تین سے پانچ ارب ڈالر کا نقصان روس کو اٹھانا پڑا ہے۔

مائیکل جونز نے لکھا ہے کہ اگرچہ روسیوں نے افغانستان پہ قبضے کے بعد افغانستان سے اربوں ڈالر کی قدرتی گیس حاصل کی ہے۔ تاہم بہت سے تخمینوں کے مطابق روس کا افغانستان پر قبضہ جائے رکھنے کا سالانہ خرچ تین سے بارہ ارب ڈالر کے درمیان ہے۔ روس جیسے مادہ پرست ملک کے لئے اس قدر بڑا معاشی نقصان زیادہ دیر تک برداشت کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے وہ اب افغانستان سے نکلنے کی راہ تلاش کر رہا ہے۔ جہاد افغانستان کے باوثوق ذرائع نے افغانستان میں روس کے مار گرائے جانے والے طیاروں کی تعداد چودہ سو بتائی ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ روسیوں کو کتنا بڑا مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس عظیم معاشی نقصان کے علاوہ افغانستان روسیوں کے لئے ۱۹۸۰ء سے اب تک سب سے بڑا سیاسی بوجھ بھی بن گیا ہے اگرچہ روس کے اندر تو افغانستان میں ڈھائے جانے والے مظالم پہ کوئی ردِّ عمل نہیں ہوتا۔ یا اگر کوئی ردِّ عمل ہو بھی تو دنیا کو اس کا پتہ ہی نہیں چلتا تاہم مسلمان ملکوں بالخصوص عرب ممالک اقوام متحدہ اور روس کی آشیرباد سے قائم غیر جانبدار تحریک میں شامل ممالک کے اندر افغانستان پہ روس کے اس ناجائز قبضے کا شدید ردِّ عمل ہوا ہے دنیا بھر کے ۱۲۲ ممالک روس کی اس جارحیت کی کھل کر مذمت کر چکے ہیں

جب کہ دنیا بھر میں روس کے کھلے حمایتوں کی تعداد اب صرف ۱۹ رہ گئی ہے۔

مسئلہ افغانستان کا سیاسی نقصان صرف بیرونی دنیا میں ہی نہیں بلکہ اب روسی سرحدوں کے اندر بھی پہنچ رہا ہے فروری ۱۹۸۷ء میں ایک خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس نے یہ خبر دی تھی کہ افغان مجاہدین دریائے آمو عبور کر کے روسی سرحد کے اندر داخل ہوتے اور انہوں نے افغان روسی سرحد کی طرف آنے والی سڑکوں پر مائنز بچھائے اور روسی علاقے میں آباد مسلمانوں کے اندر اسلامی لٹریچر اور ٹیپ تقسیم کئے۔ روسی سرحدی چوکیوں پر افغان مجاہدین کے حملوں کی اطلاعات بھی ملیں مزید برآں بعض باوثوق ذرائع کے مطابق افغان مجاہدین اور روسی مقبوضہ علاقوں کے مسلمان راہنماؤں کے درمیان ماسکو کے خلاف مستقبل قریب میں اُٹھ کھڑے ہونے کے منصوبے کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال بھی ہوا ہے۔

روسی مقبوضہ تاجکستان اور قازقستان اور بعض دوسرے علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کے اندر بیداری کی جو لہر اُٹھ رہی ہے اس کی ایک وجہ جہاد افغانستان بھی ہے مسلمان علاقوں میں دہریت کے پرچار کی روسی کوششیں اب ناکام ہو رہی ہیں اور اسلام کی طرف مراجعت عام ہے روس کے اندر بعض قہوہ خانوں کو خفیہ مساجد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ان میں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے۔

فوجی لحاظ سے روس کو جو سب سے بڑا نقصان پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ سرخ فوج کا رعب اور دبدبہ ختم ہو گیا ہے۔ روس کی بیس لاکھ فوج میں سے اب تک چار لاکھ سپاہی باری باری سے افغانستان میں موجود روس کے سوا لاکھ پر مشتمل "محدود دستے" میں ڈیوٹی انجام دے چکے ہیں۔ جن میں سے کم از کم بیس ہزار مرگئے ہیں۔ اور اس سے کئی گنا زیادہ زخمی ہو کر واپس بھیج دیئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روسی فوج کا ہر پانچواں سپاہی افغانستان سے بددل ہو کر واپس روس جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں روسی فوجیوں میں سے کئی ایک بھگوڑے بن گئے یا قیدی بنا لئے گئے۔ ان میں سے بعض نے اپنے انٹرویوز میں بتایا ہے کہ روسی فوجی افغانستان کے چھاؤنیوں میں بیٹھے یہ حساب لگاتے رہتے ہیں کہ ہم میں ہر چوتھا سپاہی افغانستان میں مر جائیگا اور چار میں سے صرف تین زندہ سلامت یا زخمی واپس روس جا سکیں گے یہ بھی بات ریکارڈ پر آ چکی ہے کہ کابل میں ایک نوعمر روسی فوجی امریکی سفارتخانے میں گھس گیا۔ اور اس نے امریکیوں سے یہ عجیب و غریب مطالبہ کیا کہ اُسے واپس روس بھجوانے کا انتظام کر دیا جائے کیونکہ وہ زیادہ دیر تک افغانستان میں نہیں رہنا چاہتا۔ امریکی سفارت خانے والوں نے روس کے سفارت خانے سے رابطہ قائم کر کے اُسے (روسی سفارت خانے کے ذریعے) روس واپس بھجوانے کا انتظام کیا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ روس واپس جا کر اس کا کیا حشر کیا گیا۔

روسی سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد بھگوڑے بن جانے کی وجہ سے روسیوں نے جبری بھرتی کے قواعد کو سخت تر بنا دیا ہے اور بھگوڑوں کی سزا میں اضافہ کر دیا ہے جب سے اکتوبر ۱۹۸۶ء میں مجاہدین کے پاس ایسے جدید میزائل آ گئے ہیں جو سے وہ گن شپ ہیلی کاپٹروں اور ہوائی جہازوں کو کامیابی کے ساتھ نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس وقت سے روسیوں نے کافی بلندی سے بم گرانے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ جس سے ان کا نشانہ عام طور پر خطا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جب ایک سوویت ٹرانسپورٹ طیارہ اے۔ این ۲۶ فضا میں بلند ہوتا ہے۔ تو کئی گن شپ ہیلی کاپٹر اس کے اِرد گرد اڑائے جاتے ہیں اور وہ سرخ اور گہرے زرد رنگ کے شعلے چھوڑتے رہتے ہیں تاکہ حریت پسندوں کے میزائلوں کے نشانہ بننے سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے علاوہ بعض مغربی صحافیوں نے رپورٹ دیا ہے کہ چند ماہ سے روسیوں نے افغانستان میں اپنے پورے فلائی (FLY) پلان کو تبدیل کر دیا ہے۔

کابل سے اُڑنے والے روسی ہوائی جہاز پہلے پینتیس ۳۵ منٹ تک مخروطی چکردار پرواز کرتے ہیں اور کافی بلندی پر پہنچ کر پھر وہ جلال آباد جانے کے لئے مشرق کی طرف مڑتے ہیں تاکہ میزائلوں کی زد سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ جلال آباد اور کابل کے درمیان واقع پہاڑیوں میں مجاہدین کے مضبوط گڑھ ہیں۔ اس طرح کے ہزاروں مضبوط گڑھ افغانستان کے اسّی فیصد آزاد کرائے گئے علاقے میں موجود ہیں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس فوجی لحاظ سے بھی

باقی صفحہ نمبر ۴۶ پر

افغان مجاہدین کا ترانہ

ناشاد عرفانی

دشمنِ دین کو بنایا ہے نشانہ ہم نے
خونِ اعدا سے لکھا ہے یہ فسانہ ہم نے

مصلحت کوش یگانوں نے بھی منہ موڑ لیا
اپنی جانوں کا لٹایا ہے خزانہ ہم نے

قوم نے اپنی تساہل سے بہت کام لیا
غیرتِ دین کو کیا محرمِ شانہ ہم نے

ہم نفس چھوڑ گئے ساتھ ہمارا لیکن
دشمنِ دین کو بنایا ہے دوانہ ہم نے

گرچہ دشمن کو بڑا ناز تھا عیاری پر
اس کو بننے نہ دیا محرمِ خانہ ہم نے

خوفِ اعدا کا کبھی دل میں نہ لاتے اپنے
جان دے کر دیا جنت کا بیعانہ ہم نے

کاٹ کر پھینک دیا طوقِ غلامی ہمدم
اپنی آزادی کا گایا ہے ترانہ ہم نے

کیسے ویران پہاڑوں پہ ہے ڈیرے ڈالے
کتنی سختی میں گزارا ہے زمانہ ہم نے

دل کے ٹکڑوں کو شہادت کے حوالے کرکے
دن تو کیا رات کو بھی رات نہ جانا ہم نے

رزمگاہوں میں غمِ مرگ کا چرچا نہ کیا
بزم میں ساتھ رکھی آہِ شبانہ ہم نے

موت کو چوم کے سینے سے لگا لیتے ہیں
دل سے سیکھا ہے یہ اندازِ یگانہ ہم نے

موت اپنی ہے شہادت گر الفت کی امین
طلبِ حق کا بنایا ہے بہانہ ہم نے

سلام شہدائے افغانستان کے حضور

بیاض سوئی پتی

جانِ بہار روحِ چمن کو میرا سلام
ناز حیات، فخرِ وطن کو میرا سلام

جان دے کے جس نے قوم کو بخشی حیاتِ نو
اس مردِ حُر شہیدِ وطن کو میرا سلام

سرشار تھا جو جذبۂ شوقِ جہاد سے
اس کی وفا کو اس کی لگن کو میرا سلام

آزادیٔ وطن کے لئے جس نے جان دی
اس کی ادا کو اس کی پھبن کو میرا سلام

ہے جس کے خونِ گرم سے ہر پھول سُرخ رو
اس حسنِ گل، بہارِ چمن کو میرا سلام

جس کے بیاض نقشِ قدم ہیں نشانِ راہ
اس کی روش کو اُس کے چلن کو میرا سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

ماہنامہ

مشعل

صاحب امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
مدیر: سید عبداللہ معاون: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۲ - شمارہ (۳ - ۴) مسلسل نمبر (۱۵ - ۱۶) ستمبر - اکتوبر ۱۹۸۷ء محرم الحرام صفر المظفر ۱۴۰۸ھ ق سنبلہ میزان ۱۳۶۶ھ ش

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ
۲۔ فرمان الٰہی
۳۔ ارشاد نبوی
۴۔ استاد (ربانی) صاحب سے پاکستانی صحافی حضرات کے انٹرویو۔
۵۔ عالمگیر اسلام کا عالمگیر نظام
۶۔ شہادت امام حسین رضؓ عنده راہ حق کی جیت
۷۔ سیدنا حضرت حسین رضؓ اپنے خطبات کے آئینے میں
۸۔ بموں کے دھماکے افغان مہاجرین نہیں کرتے
۹۔ آفرینش مخلوق اور نظریۂ ارتقاء
۱۰۔ جینوا مذاکرات کا ایک اور ناکام دور
۱۱۔ برما کے روہنگیا مسلمانوں کا تعارف
۱۲۔ غلط فہمی یا خوش فہمی
۱۳۔ افغانستان میں روسی بربریت کے سات سال
۱۴۔ بدنام اگر ہوں گے۔۔۔
۱۵۔ مجاہد کی پکار
۱۶۔ مسئلہ افغانستان کا حل سیاست دانوں کے لئے
۱۷۔ مہاجر موچی ۱۸۔ اخبار جہاد
۱۹۔ قافلہ شہداء

پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345

پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور، پاکستان PESHAWAR PAKISTAN

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ "
فی پرچہ — ۵ "

بیرونی ممالک
سالانہ — ۲۰ ڈالر

تحریر: غلام نبی پشاور

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا؟

اصغر خان کا دورۂ کابل

کہتے ہیں کہ کسی گاؤں کے ایک باشندے کو شہرت کی شدید طلب تھی۔ جس کے لئے طرح طرح کی حرکات اس سے سرزد ہوتی رہتی تھیں۔ مگر جب مختلف قسم کے حیلوں اور بہانوں کے باوجود اُسے شہرت نہ مل سکی تو اُسے آخر کار ایک عجیب و غریب ترکیب سوجھی اور اس نے ایک دن اپنے گاؤں کی مسجد میں پیشاب کردیا اُس دن سے اس کی شہرت دور دور کے گاؤں تک اس حوالے کے ساتھ پھیل گئی کہ فلاں شخص نے مسجد میں پیشاب کیا ہے۔

کچھ اس قسم کی صورتِ حال سے جناب ائر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان صاحب دورۂ کابل سے واپسی کے بعد دو چار ہو رہے ہیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے کھلونے نے، جس میں کابل انتظامیہ نے چابی بھری ہو سرحد عبور کرتے ہی اپنے تکنکی کمالات دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور کابل حکومت کی تسلی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ اُن کے ایک شاگردِ رشید نے وہ تمام اسباق بعینہٖ ان کی مرضی کے مطابق گھوٹہ لگا کر رٹنے شروع کر دیئے ہیں۔ جو اسے سکھائے گئے ہیں، وہی سبق جو اس سے قبل خان عبدالغفار خان، خان عبدالولی خان اور جناب بزنجو وغیرہ کو دیا گیا تھا کہ افغان ایجنٹی کے لئے سب سے بنیادی شرط یہ ہے کہ تمہیں افغانستان کے اندر گولی کی آواز سنائی نہیں دینی چاہیئے

کیا عجیب بات ہے کہ ایک ایسی جنگ جس نے مسلسل آٹھ سال میں روس امریکہ، مشرقی اور مغربی یورپ اور سینکڑوں ہزاروں میل دور تک اسلام دشمن قوتوں کی نظر کو خیرہ کر رکھا ہے۔ اس جنگ میں کسی گولی چلنے کی آواز اگر جناب ائر مارشل صاحب کو سنائی نہیں دیتی تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ بنیادی طور پر بڑے نمک حلال قسم کے ایجنٹ واقع ہوئے ہیں یا ان کے کان قوتِ سماعت سے محروم ہیں کیونکہ اگر کوئی اندھا اس دنیا کی پہچان پہل سے انکاری ہو جائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا واقعی رنگینیوں اور مناظر کے حُسن سے خالی ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ سارا قصور تو اس کی آنکھوں کا ہے۔ جو دیکھنے کی نعمت سے محروم کر دی گئی ہیں۔

دوسری بات موصوف نے یہ فرمائی ہے کہ افغانستان میں اُسے کوئی روسی نظر نہیں آیا۔ عین اس وقت جب اصغر خان یہ گل افشانی فرما رہے تھے۔ جنیوا کے اندر روسی حکومت اس موقف پر اڑی ہوئی تھی کہ اپنے تمام تر وسائل کے باوجود اس کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ گیارہ ماہ سے کم مدت میں اپنی فوجیں افغانستان سے واپس لے جاسکے

اصغر خان صاحب یہ فرماتے وقت اتنا ہی سوچنے کی زحمت گوارا کر لیتے کہ اگر افغانستان میں کوئی روسی فوجی نہیں ہے۔ تو کس مخلوق کے انخلاء کے لئے روسیوں کو گیارہ ماہ کی طویل مدت درکار ہے۔ یعنی خود روسی تو اپنی موجودگی کو برملا تسلیم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ مگر بیگانی شادی میں یہ دیوانہ عبداللہ (اصغر خان) وہی مرغ کی ایک ٹانگ کے مصداق اس ضد پر اڑا ہوا ہے کہ کوئی روسی اُسے افغانستان میں نظر نہیں آیا۔ حالانکہ پاکستان کے ایک

یہ امر کسی سے طالب علم سے بھی یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ اب تک درجنوں گرفتار شدہ روسیوں کے انٹرویو اور تصاویر ملک اور بیرونِ ملک کے کئی اخبارات و رسائل میں شائع بھی ہو چکے ہیں اور سینکڑوں افغان مجاہدین کی قیدمیں زندگی کے دن گزار رہے ہیں

نہ صرف ریڈیو کابل بلکہ بسا اوقات روسی ذرائع ابلاغ بھی اس امر کا اقرار کر چکے ہیں کہ اشرار (مجاہدین) کے ہاتھوں ہمیں بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ مگر اصغر خان کے کان اس قسم کی خبروں کے بہرے ہیں۔ ان کی آنکھیں افغانستان میں روسی فوجیوں کو دیکھنے کے لئے اندھی اور ان کی زبان اُن کے حق میں کلمۂ خیر کہنے کے لئے گونگی ہو چکی ہے

ایک طرف تو حال یہ ہے کہ گذشتہ آٹھ سال میں ایک دفعہ بھی ان کو کسی خیمہ بستی یا کسی شہید کی قبر پر جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ جب کہ دوسری جانب وہ کابل جا کر ان لوگوں کی قبروں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ جو اسلام کے مقابلے میں کمیونزم کی جنگ میں مارے گئے ہیں اور ان لوگوں کی نجات و بخشش کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ جو اپنے ملک و ملت اور دین سے بدترین غداری کے مرتکب ہوئے ہیں۔

اگر افغانستان میں ایسا ہی امن ہے جیسا کہ اصغر خان کو نظر آ رہا ہے۔ تو پھر صرف پاکستان میں چالیس لاکھ بھوکے بچے اور عورتیں کس خوف کے سبب آج کھلے آسمان تلے دنیا جہان کے مصائب جھیل رہے ہیں۔ دس لاکھ سے زیادہ افراد کس طرح شہید ہو چکے ہیں۔ کیا یہ بوالعجبی ہے کہ ایک ایسے شخص کی جسے اپنے وطنِ عزیز کی ایک ایک گلی اور ایک ایک کوچے میں امریکہ ہی امریکہ نظر آ رہا ہے اُسے پورے افغانستان میں رُسی کا کوئی اثر و نفوذ نظر نہ آئے۔ مگر پاکستانی عوام اب سیاستدانوں کی ان قلابازیوں کے خوگر ہو چکے ہیں ورنہ اس طرح کی ہوائیاں مارنے والے سیاست دانوں کو راہنما تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔

سب سے دلچسپ بڑک جو اصغر خان صاحب نے پریس کانفرنس میں ماری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس سارے مسئلے کا حل ایک ماہ میں نکال سکتے ہیں یہ بالکل ویسا ہی سبق ہے جو ولی خان کو اس سے قبل پڑھایا گیا تھا۔ انہوں نے کابل کے دورے سے واپس آ کر یہ بیان دیا تھا کہ میں افغانستان کے مسئلے کا حل اپنے ساتھ لایا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر تمام مہاجرین واپس کابل چلے جائیں تو وہاں پر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ہوں گے اور اُن میں ان تمام لوگوں کو حصہ لینے کی پوری اجازت ہوگی اور وہ اپنی مرضی کی حکومت بنا سکیں گے۔ یہ وہی ولی خان ہیں جو قائدِ جمہوریت کہلاتے ہیں۔ مگر ان کی اپنی پارٹی میں جب انتخابات کا ڈھونگ رچایا گیا۔ تو اکثریتی فیصلوں کو نظر انداز کر کے اور بیلٹ پیپرز کو یا ڈبوں تلے روند کر ان کی بیگم صاحبہ اور صوبہ کے سب سے بڑے سرمایہ دار غلام احمد بلور کی مرضی کے لوگوں کو عہدے بانٹ دیئے گئے اور الیکشن جیتنے والے افراد کو بیک بینی و دو گوش الیکشن کیمپ سے دھکے دے کر نکال دیا گیا

مگر کس میں ہمت ہے کہ وہ یہ سوال کر سکے کہ افغانستان میں الیکشن کے ٹھیکیدار صاحب اپنی پارٹی کے الیکشن کے بارے میں بھی کچھ ارشاد ہو؟

اسی طرح سے اصغر خان صاحب ایک طرف یہ فرماتے ہیں کہ وہاں گولی چلنے کی آواز نہیں سنائی دی۔ دوسری طرف فرماتے ہیں کہ افغان حکومت کی فائر بندی کی تجویز منظور کر لی جائے۔ تو عرض یہ ہے کہ اگر افغانستان میں گولی ہی نہیں چل رہی تو پھر افغان حکومت نے فائر بندی کی رٹ کیوں لگا رکھی ہے۔ اسی طرح سے اصغر خان صاحب سے کوئی یہ بھی پوچھے کہ حضورِ والا افغانستان میں اگر روسی موجود ہی نہیں ہے اور کوئی مجاہد گولی چلانے والا نہیں ہے تو پھر وہ کون مسئلہ ہے جس کے حل کے لئے آپ کے ذہنِ نارسا کو ایک ماہ کی طویل مدت درکار ہے

مگر یہ ان کا مسئلہ نہیں ہے ان کا مسئلہ تو یہی تھا کہ چند اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ ان کے وطن دشمن بیان شائع ہو گئے۔ بی بی سی سے ان کا بیان نشر ہوا۔ اور جس شہرت کی انہیں سال ہا سال سے طلب تھی اس کے لئے ایک موہوم سی اُمید پھر سے جاگی ہے اور بالکل ویسے ہی جاگی ہے جیسے کہ اس سے قبل چین اور امریکہ کے دوروں کے بعد جاگی تھی۔

شاید کسی نے سچ ہی کہا ہے۔

شہرت کے یہ طالب ہیں انہیں ننگے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے۔ تو کیا نام نہ ہوگا

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ "لاہور"

مسئلہ افغانستان کا حل

سیاست دانوں کے لیے صحیح لائحہ عمل

پچھلے دنوں چند پاکستانی سیاستدانوں نے یہ اعلان کیا کہ وہ نجیب حکومت کی دعوت پر کابل کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ان کے اس اعلان سے یہ تسلی تو ہوئی کہ سیاست دانوں نے آپس کے مسائل کو چھوڑ کر قومی مسائل میں دلچسپی لینا شروع کر دی ہے اور ایک ایسے مسئلے کے حل کے لئے کوشش شروع کر دی ہیں۔ جس کے نتیجے میں ایشیا کی تاریخ میں کسی ملک کے باشندوں کو سب سے بڑی تعداد میں اپنے ملک سے ہجرت کرنا پڑی ہے۔ لیکن انہوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ غیر منطقی ہے اور ہر لحاظ سے بے فائدہ ثابت ہو گا۔

مسئلہ افغانستان سے پاکستانیوں کا تعلق مہاجرین کے حوالے سے ہے۔ افغانستان میں روسی فوجوں کی آمد کے ساتھ ہی لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین نے پاکستان اور ایران کا رخ کیا ہے۔ اور نہ صرف قبائلی علاقوں بلکہ شہروں کے قریب بھی مہاجرین آ بسے ہیں۔ پاکستانی سیاستدانوں کے لئے کابل کا دورہ کرنے کے بجائے بہترین لائحہ عمل یہ ہے کہ وہ پہلے ملک کے مختلف حصوں میں موجود مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کریں وہاں کے رہنے والوں سے ان کے ملک کے حالات سنیں۔ ان حالات کا جائزہ لیں۔ جن میں ان لوگوں کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ کریں کہ آیا واقعی مہاجرین مجبوری کے عالم میں اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں یا صرف پیسے کے لالچ میں یہاں دوڑے چلے آئے ہیں۔ ہر سیاسی جماعت کے لیڈر مختلف گروپ بنا کر مہاجرین کے کیمپوں کا دورہ کریں اور اس کے بعد فیصلہ کریں کہ یہ لوگ کس وجوہات کی بنا پر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اور وہ وجوہات کس طرح دور کی جا سکتی ہیں۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے لئے مہاجرین کی رائے اہمیت رکھتی ہے اور جس وقت تک مہاجرین کی باعزت واپسی کا کوئی راستہ نہیں نکلتا کوئی مؤثر حل پیش نہیں کیا جا سکتا۔

سیاسی لیڈروں کو مہاجرین کے کیمپوں کے دورے میں کوئی مشکل نہیں پیش آنی چاہیئے۔ کیونکہ حکومت کی طرف سے کسی بھی پاکستانی کو کیمپوں کا دورہ کرنے کی کھلی اجازت ہے اور آج تک یہ خبر نہیں آئی ہے کہ حکومت نے کسی فرد کو کیمپوں کے دورہ سے روکا ہو۔ مہاجرین بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس لئے سیاسی لیڈر یقیناً ان دوروں سے خوشگوار تاثرات محسوس کریں گے۔

دوسرے مرحلے میں سیاست دانوں کو روسی جارحیت کے خلاف جدوجہد کرنے والے مجاہدین کے مراکز اور روسیوں سے آزاد کردہ علاقے کا دورہ کرنا چاہیئے۔ جہاں کے لوگوں نے ابھی ہجرت نہیں کی اور جو مجاہدین کا ساتھ دے رہے ہیں اس چیز کا بغور جائزہ لینا چاہیئے کہ کہیں افغان مجاہدین کسی سپر پاور کے ایجنٹ کا کردار تو ادا نہیں کر رہے۔ اس کے علاوہ ان کو مجاہدین کے مراکز سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ مجاہدین واقعی جنگ لڑ رہے ہیں یا صرف امداد حاصل کرنے کے لئے ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں۔ آیا مجاہدین واقعی روسی فوجوں کے خلاف قربانیاں دے رہے ہیں یا صرف مالی فوائد حاصل کرنے کے لئے پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ مجاہدین کے مراکز کے دوروں میں ان لوگوں کو کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیئے کیونکہ مجاہدین کے رہنما اعلان کر چکے ہیں کہ آزاد افغانستان کے دورے کے لئے کسی ویزے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ اپنی حفاظت میں پاکستانی بھائیوں کو خود وہاں لے جانے کے لئے تیار ہیں۔

ان دوروں کے بعد اگر یہ لوگ محسوس کریں تو کیمپوں کا نقطہ نظر جاننے کے لئے کابل کے دورے کریں اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے زیر اثر علاقوں کے لوگوں سے ملیں تو انہیں افغانستان کے صحیح حالات سے آگاہی ہو سکے گی۔ صرف کابل کے دوروں سے نہ تو افغانستان کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ ہی اس مسئلے کے حل کے لئے کوئی پیش رفت کی جا سکتی ہے۔

تحریر: (حبیب)

مجاہد کی پکار

دنیا والوں کی نظروں سے اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ ظالم روسیوں نے اپنے کس مذموم عزائم کے تحت افغانستان پر اپنا قبضہ جمانے کی بے شرمانہ کوشش کی ہے۔ یہ تو روسی زاروں کی صدیوں پرانی آرزو تھی کہ وہ کس طرح افغانستان اور اُس کے ارد گرد کے ملکوں پر اپنا قبضہ جما کر بحر ہند پر قابض ہو جائے۔

آج ہمارے پیارے ملک افغانستان میں روسیوں کی براہ راست فوجی مداخلت کو پورے نو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس طویل عرصہ کے دوران روسیوں نے ہمارے مظلوم مسلمان عوام پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے انہیں اپنا ہم خیال بنانے کے لئے گوناگون ہتھکنڈے استعمال کئے۔ ہمارے خلاف جدید، مہلک اور زہریلے ہتھیار استعمال کیئے۔ مگر وہ ہمارے خالی ہاتھ افغان سرکیف مجاہد عوام کا کچھ نہ بگاڑ سکی، بلکہ اُسے ہر محاذ پہ شکست اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ روسیوں کی ناکامی اور ہماری روز افزوں کامیابیوں کا سہرا ہمارے ایمانی جذبے اور خدا پر بھروسہ میں مضمر ہے۔

ہاں یہ ٹھیک ہے کہ روسیوں کی وحشیانہ حملوں کے نتیجے میں افغانستان کی معیشت مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے روسیوں کی مسلسل موجودگی نے ہمارے ملک کی غیر جانبدارہ حیثیت، آزادی اور سالمیت کو سلب کر دیا ہے۔ حق اور باطل کے اس خونین معرکے میں ایک ملین سے زائد افغان مجاہد عوام شہید، پانچ ملین سے زائد افغان روسیوں کی ظلم و زیادتی کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے ہمسایہ اسلامی ملکوں پاکستان اور ایران اور اس طرح دوسرے دوست ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ لاکھوں افراد اپنے بدن کے قیمتی اعضا کھو کر معذور ہو چکے ہیں۔ لاکھوں بچے اپنے مہربان والدین کے سائے سے محروم ہو کر یتیم اور اس طرح ہزاروں مائیں بیوہ ہو گئیں ہیں اور یہ سلسلہ آج بھی افغانستان میں شدت تام سے جاری ہے۔ مختصر عرض کروں کہ اس جنگ کے دوران افغان عوام کو ناقابل تلافی جانی اور مالی نقصان پہنچا ہے۔ شاید انسانی تاریخ میں ایسے نقصانات کی آپ کو مثال نہ ملے گی۔

ہم نے ان سبھی ضایعات اور خسارات کو صرف اعلی کلمۃ اللہ اور اپنے وطن کی آزادی کے لئے قبول کیا ہے اور آج بھی ہر چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی پوری پوری صلاحیت ہم میں موجود ہے اور ہم شاعر مشرق حکیم الامت جناب علامہ اقبال کے اس شعر کی مفصل تفسیر ہیں۔ فرماتے ہیں۔

ہ فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کہستانی

شاید روسیوں نے یہ سوچ کر افغانستان پر حملہ کیا ہوگا کہ افغان عوام میں سیاسی شعور کا فقدان ہے۔ ایک دو ہفتے کے اندر اندر پورے افغانستان پر قبضہ جمایا جا سکتا ہے۔ مگر روسیوں نے اپنی غلط سوچ کی ایسی ٹھوکر کھائی ہے کہ اس کے دانت حلق میں جا چکے ہیں اور ہمارے مجاہدوں نے روسیوں کے اس مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

ہمارے دین اور وطن کے پلید دشمنو کو یہ معلوم نہ تھا کہ افغان مسلمان اور مجاہد عوام کے دل و دماغ نور الٰہی کی شمع سے منور ہیں۔ ہماری رگوں میں جذبہ جہاد، شہادت۔ ایثار اور فداکاری کوٹ کوٹ کر بھرا ہے جو سیاسی شعور سے کہیں بالاتر ہے۔

گذشتہ نو سال کے دوران روسی اور کابل انتظامیہ ہمارے جذبہ حریت کو ماند نہ کر سکی بلکہ ہم نے ثابت کر دکھایا کہ افغان ایک زندہ قوم ہے، دین مبین کی بقاء، وطن کی آزادی اور سالمیت ہمارا نصب العین ہے۔ ہم تو اپنے دین اور وطن پر مر مٹنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

اسلام اور عالم بشریت کا کٹر دشمن روس تو بارہا یہ دعویٰ کر چکا ہے کہ وہ دنیا کی ایک مانی ہوئی طاقت ہے اُس کے پاس یہ قوت اور صلاحیت موجود ہے کہ وہ چند دنوں کے اندر پوری دنیا پر قابض ہو سکتا ہے مگر ہم نے دنیا

والوں کو عملاً یہ ثابت کر دکھایا کہ روسیوں کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے سُپر طاقت تو اللہؒ ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ روس ایک بڑی طاقت ہونے کے باوجود آج کل افغانستان کی دلدل میں پھنس چکا ہے وہ جتنا ہاتھ پاؤں مار رہا ہے وہ اتنا ہی اُس میں دھنستا چلا جا رہا ہے۔ اور افغانستان روسیوں کا قبرستان بن چکا ہے۔

روس اور کابل انتظامیہ اپنی انتقام جویانہ کارروائی کے تحت آئے دن ہمارے نہتے بے گناہ افغان عوام کو اپنے دیوہیکل ٹینکوں کی زنجیروں تلے روندے جا رہے ہیں۔ افغان عوام کے سینوں کو صرف مسلمان ہونے کی جرم کی پاداش میں چھلنی چھلنی کیا جا رہا ہے۔ افغانستان افغانستان گذشتہ سالوں سے الاؤ کی سرخ بھٹی میں جل رہا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں نقائص پائے جاتے ہے۔ مگر جیسے جیسے ہمارا دشمن اپنی فوجی قوت میں اضافہ کو رہا ہے اُسی طرح ہمارے حوصلے بلند سے بلند تر ہوتے جا رہے ہیں۔ ماضی میں جس طرح ہمارے اسلاف نے اپنے وطن کی آزادی اور بقاءِ اسلام کے لئے اپنی بہادری کے جوہر دکھا کر اپنی غیرت اور شجاعت کا لوہا منوایا تھا آج ایک بار پھر ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر ان کی روشن تاریخ کو تازہ کر رہے ہیں۔

اے اُجرتی قاتلو! تم نے کیسی قوم کو للکارا ہے یہ کوئی چیکوسلواکیہ کے چکی عوام نہیں یہ تو افغانستان ہے یہاں تو شیر مردان افغان عوام بستے ہیں۔ تم نے جس ملک کی طرف اپنا ناپاک ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی ہے یہ کوئی مٹھو کا گھونسلا نہیں جیسے تم اجارہ دو اور مٹھو تمہارا پٹھو بن کر تمہاری بول رٹے اور ہمیشہ تمہارے گن گاتا رہے شاید تمہارا یہ خیال تھا جیسے تم نے پہلے ایک مٹھی بھر روسی نواز افغان کیمونسٹوں کو سبز باغ دکھا کر انہیں ہم خیال بنا لیا تھا۔ آج بالکل اُسی طرح ساری افغان قوم کو اپنا ہم خیال آسانی سے بنایا جا سکتا ہے۔ مگر تمہیں معلوم نہ تھا کہ افغانستان عقاب صفت افغان دلیر عوام کا نشیمن ہے۔ جیسے عقاب آندھی اور طوفان میں بغیر کسی خوف و ہراس کے بلند پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے بالکل اُسی طرح افغان عوام بھی ہر مشکل سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت کے مالک ہیں۔ ہم اپنے دین اور وطن پر اپنا سب کچھ لٹا سکتے ہیں۔ مگر کسی کے آگے اپنا سر نہیں جھکا سکتے۔ یہاں کا ہر فرد مجاہد ہے۔

اے بیسویں صدی کے قاتلو! تم ہمیں جتنا دباؤ گے ڈراؤ گے ہم اتنا ہی ابھریں گے دب کر اُبھرنے کی متعدد صلاحیت ہمارے اندر موجود ہے۔ ہم بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے ہیں مگر کسی غیر کی بالادستی کو قبول نہیں کر سکتے۔ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جس قوم کو پسند فرماتا ہے۔ اُسے گاہے گاہے امتحان کی کٹھالی میں بھی ڈالتا ہے۔ آج ہم امتحان کی گھڑی سے گزر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ مصیبت کے یہ سیاہ بادل جلد چھٹ جائیں گے اور ابر کرم ہم پر برس پڑے گا۔ انشاءاللہ اب وہ دن دور نہیں جب افغانستان تاریخ انسانی میں ایک نیا نام، نیا واقعہ نیا جذبہ اور ایک نئی مثال بن کر دنیا والوں کے سامنے آئے گا۔

اے اللہؒ کے دشمنو! تم نے ہمارے نہتے بے قصور افغان عوام کو گرفتار کیا اور سرعام ان بیچاروں پر تیل چھڑک کر انہیں آگ لگا دی اور تم شراب کے نشے میں چور اپنی رنگ رنگیاں منتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ شاید تم اس فکر و گمان میں مبتلا تھے کہ اب وہ ختم ہو چکے ہیں۔ مگر حقیقت اور کچھ ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دیتے ہیں وہ شہید کہلاتے ہیں۔ شہید کا نام قیامت تک زندہ رہتا ہے افغان عوام نے ہر دور میں شرافت کی موت کو غلامی کی زندگی پر ترجیح دی ہے۔ ہم نے تو نمرود کی آگ میں جل کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سبق سیکھا ہے۔

اے وحشی درندہ صفت بھیڑیو! تم نے بارہا افغان عوام کے نوزاد معصوم بچوں کو ان کی ماؤں کی گود سے چھین کر ان کی ماؤں کے سامنے وحشی بھیڑیوں کی طرح پھاڑ کر دو دو ٹکڑے کر دیا اور ان کی ماؤں کی گود کو خالی کر دیا معلوم نہیں اُن ظالموں نے ان معصوم بچوں کو کس جرم کی سزا دی ہے اور آج کل تو روسی اور ان کے حلقہ بگوش غلام افغان مجاہد عوام کو ایک نہایت شرمناک طریقے سے قتل کر رہے ہیں۔ وہ افغان مجاہد عوام کو کسی نہ کسی بہانے گرفتار کر کے اپنے خونخوار کتوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور وہ درندہ کتے پلک جھپکتے ہی ان کو بوٹی بوٹی کر دیتے ہیں مگر ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ اللہؒ کے دین کے بقاء اور کفر و الحاد کے خونین پنجوں سے وطن عزیز کو آزاد کرانے کے لئے

قربانیاں دینی ہی پڑتی ہے۔ ہم نے ان سبھی دکھ، درد کو صرف اللہ تبارک و تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کی ہیں۔ یہ ہماری آزمائش کی گھڑی ہے ہم صبر کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔ صبر کا سبق تو ہم نے اپنے پیارے نبی حضرت ایوب علیہ اسلام سے سیکھا ہے۔

اے ظالمو! تم نے کئی بار ہمیں موت کی دھمکی دے کر ہمارے عزم اور ارادوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہم نے ایک راسخ العقیدہ اور سچے مسلمان ہونے کے ناطے سے تمہاری دھمکیوں کی کوئی پروا کئے بغیر اپنے اسلامی انقلاب کے مشن کو جاری رکھا اور اپنے سینوں کو تمہاری بندوق کی گولیوں کے سامنے کھول دیا۔ تم نے افغانستان کی جیلوں میں لاکھوں بے گناہ افغان عوام کا قتل عام کیا۔ افغانستان کے چپے چپے پر بمباری اور آگ لگانے والے بم برسا کر آباد کھیتوں اور کھلیانوں کو تباہ کر ڈالا اور چاہا کہ افغان عوام کو قحط میں مبتلا کر کے اپنا تابع بنا لیں۔ مگر اے ملحدو تمہیں معلوم نہیں کہ روزی دینے والا کون ہے رزاق تو وہ ذات پاک ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔

اے صلح اور امن کے جھوٹے دعویدارو! اب جب کہ تم افغانستان میں ہمارا مقابلہ کرنے سے عاجز آ چکے ہو تو اب تم نے اپنے تخریب کاروں کو ہمارے دار الہجرت پاکستان میں بھیجنا شروع کر دیا تاکہ وہ پاکستان کے سرحدی صوبے کے گنجان آباد علاقوں میں بموں کے دھماکے کر کے یہاں کے مومن اور مسلمان عوام میں خوف و ہراس کی لہر دوڑا کر پاکستانی عوام کو افغان مہاجرین کے خلاف بدظن کر کے ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ہمارے پاکستانی انصار بھائیوں نے ایک بار پھر انصار مدینہ بن کر اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ جب تمہارے یہ حربے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں کارگر ثابت نہ ہو سکے۔ تو تم نے اپنے ایجنٹوں کو پاکستان کے دوسرے صوبوں سندھ اور پنجاب میں روانہ کیا تاکہ وہ وہاں کے بارونق اور گنجان آباد علاقوں میں دھماکے وغیرہ کر کے عوام میں بے چینی پیدا کریں، ان دھماکوں اور تخریب کاری کارروائیوں کے نتیجے میں بے پناہ قیمتی جانیں ضائع گئیں اور کروڑوں روپوں کا مالی نقصان ہوا مگر ہمارے انصار بھائیوں نے ان سبھی ضائعات اور نقصانات کو بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔

حکومت پاکستان اور پاکستانی انصار بھائیوں نے ہمارے افغان مسئلے کے بارے میں جو موقف اختیار کر رکھا ہے وہ اسلامی نظریہ کے مطابق ایک حقیقت پسندانہ موقف ہے اور پاکستان کے اس اصولی موقف کو دنیا بھر کے خیر اندیش اور امن پسند قوتوں کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ اگر آج یہاں ہمارے دار الہجرت میں ایک مٹھی بھر لوگ پاکستان کے اس اصولی موقف کی مخالفت کر رہے ہیں تو اُن لوگوں کے چہرے بھی کسی سے پوشیدہ نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو ایک اسلامی

ایک بزرگ مجاہد ایک نوجوان کو ہدف بتا رہے ہیں!

فلاحی اور طاقتور ملک دیکھنا نہیں چاہتے انہی لوگوں نے ہمارے پاکستانی بھائیوں کو ہمارے خلاف بھڑکانے کے لئے طرح طرح کے الزام ہم پر لگائے۔ مگر ہم نے اف تک نہ نکالی اور یہاں تک کہ ہمارے پاکستانی مسلمان بھائیوں نے اُن گروہ کی شدت سے مخالفت کی اور اُن کے ہتھکنڈوں کو نقش برآب کر دیا۔ پاکستان کے دیگر اور غیور مجاہد عوام نے افغان مہاجرین کے لئے جو قربانیاں دی ہیں اُسے ہم کبھی بھی فراموش نہیں کرینگے۔

روسیوں اور قابض انتظامیہ کی طرف سے ہم افغان مسلمین اور ہمارے سرحدی قبائلی بھائیوں کو اسی طرح کی دھمکیاں دی گئیں اور آج بھی دی جا رہی ہیں۔

مگر یہ دھمکیاں ہمیں اور ہمارے سرحدی قبائلی بھائیوں کو مرعوب نہ کر سکی پاکستان اور دنیا کے آزادی پسند عوام کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ افغان مجاہدین اپنے ملک کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس جنگ میں ہمیں اپنے پاکستانی بھائیوں اور خاص طور پر قبائلی علاقوں کے پختون بھائیوں کی ہمدردیاں حاصل ہیں۔

روس جو امن، صلح اور انسان دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا میں امن، سلامتی کی بنیاد اور ضمانت سوشلزم ہی ہے۔ مگر یہ سوشلزم تو انسانی نسل کشی، ظلم و ناانصافی، قتل و غارت، توسیع پسند اور کھلی جارحیت نکلا۔ اس سوشلزم نے افغانستان میں افغان عوام کا بے تحاشا قتل کیا۔ قدرتی معدنی ذخائر جو ہمارے ملک کا قومی سرمایہ تھا۔ دشمنو نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔ ہمارے حقوق اور آزادی کو چھینا اور ہمارے معیشت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔

افغان مسئلہ آج کے ایٹمی دور کا ایک اہم اور بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ افغانستان کا المیہ دنیا کے تمام آزاد پسند قوتوں کے لئے ایک کھلم کھلا چیلنج ہے۔ اس موضوع پر اقوام متحدہ اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار تحریک کی منعقد کئے گئے اجلاسوں میں مندوبین نے اکثریت سے روسیوں کی افغانستان میں فوجی مداخلت کی بھرپور مذمت کی اور تقاضا کیا کہ روسی فوجیں جلد از جلد افغانستان سے نکل جائیں اور افغان عوام کو حق خود ارادیت دیا جائے تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق افغانستان میں ایک مستقل اور آزاد اور اسلامی حکومت کی تشکیل دیں۔

مگر ان کورے ذہن لوگوں پر کوئی اثر نہ پڑا۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگیں

مگر آج کل جب ہمارے دلیر مجاہدوں نے روسیوں اور ان کے حلقہ بگوش غلاموں کو افغانستان کے کونے کونے میں ناکوں چنے چبوائے اور حتیٰ کہ سرحد پار روسی علاقوں میں ہمارے مجاہدوں نے روسیوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا افغان مجاہد عوام کی اس جانبازانہ کاروائی کے نتیجے میں سرحد پار روسی مسلمانوں میں جو روسیوں کے اسیر بنے تھے بیداری آ گئی ہے اور انہوں نے بھی اپنی آزادی کی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ روس اور کابل انتظامیہ افغان مجاہدین کے حملوں سے تنگ آ چکے ہیں اور انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ افغان عوام سے پنجہ نرم کرنا کوئی آسان بات نہیں۔

انشاء اللہ اب وہ دن دور نہیں جب روس خوار اور ذلیل ہو کر افغانستان سے نکل جائے گا۔

بقیہ: افغانستان میں برزینف

افغانستان میں بہت نقصان اٹھا چکا ہے۔ اور یہ باتیں افغان مجاہدین کی کامیابی کی واضح علامتیں ہیں۔

روسیوں کا ظاہر شاہ جیسے چلے ہوئے کارتوس کو ایک بار پھر افغانستان میں آزمانے پر آمادہ ہو جانا بھی اس بات کی علامت ہے کہ اب ان کے ترکش میں کوئی پٹھو افغان کمیونسٹ نہیں رہا۔ اور نجیب جسے "ببل نجیب" کہا جاتا ہے بھی اپنے تین پیش رفت کمیونسٹوں کی طرح اب اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ یہ بھی روس کی سیاسی ناکامی کا ایک واضح ثبوت ہے اور مجاہدین کی کامیابی کی واضح نوید ہے۔

ایک روسی ٹینک پر قبضہ کرنے کے بعد چند مجاہدین

شیریں حجازی (سوات)

بشکریہ ایشیا

مہاجر موچی

صوابی میں بنوشکی کے مقام پر ایک افغان مہاجر کیمپ ہے جہاں میں اکثر جاتا رہتا ہوں وہاں کے ایک بوڑھے افغان مہاجر موچی سے میرے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ میں جب کبھی اس سے ملنے کے لئے گیا اس نے میری خاطر تواضع کی۔ افغان مہاجر اُسے "مہاجر موچی" کہتے ہیں۔ جمعہ کے دن جب میں اس سے ملنے کے لئے گیا تو وہ اپنے چھپے میں بیٹھا ہوا کوئی دینی کتاب دیکھ رہا تھا مجھے دیکھ کر اس نے کتاب بند کر دی اور مجھ سے گفتگو کرنے لگا۔ میرے خیال میں آج آپ کو کوئی کام نہیں ملا۔ میں نے کہا۔

اس نے کہا۔ نہیں بیٹا! دراصل جمعہ کے دن میں چھٹی کرتا ہوں۔ اس دوران میں اس نے چائے تیار کر کے میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے چائے کا گھونٹ بھر کر اس سے پھر پوچھا۔ بابا میرے خیال میں آپ روسی ترکستان کے ہیں کیونکہ آپ کی شکل و صورت ان لوگوں سے زیادہ ملتی جلتی ہے۔

یہ سن کر اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ نہیں بیٹے! میں روسی ترکستانی نہیں بلکہ چینی ترکستان کا باشندہ ہوں میں نے تعجب سے کہا۔ چینی ترکستان! اس نے کہا ہاں بیٹے میں چینی ترکستان کا باشندہ ہوں۔ ایک وقت تھا کہ ہم چینی ترکستان میں خوشگوار زندگی بسر کرتے تھے مگر کمیونسٹوں کے ہاتھوں ہمیں وطن بدر ہونا پڑا ان کے ظلم اور ستم سے تنگ آکر ہمیں اپنے آبائی وطن کو الوداع کہنا پڑا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ کچھ دیر رکا رہا مگر میرا تجسس دیکھ کر اس نے اپنی سرگزشت بیان کرنا شروع کی اس نے کہا میرا نام سبغور خان ہے۔ میرے والد بڑے دیندار تھے۔ انہوں نے ہماری دینی تعلیم پر کافی توجہ دی تھی۔ اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ہم ایک بہن اور دو بھائی تھے۔ اور پندرہ سال کی عمر میں ہم تینوں نے قرآن حفظ کر لیا تھا۔ کاشغر کے مضافات میں ایک بستی میں ہم نہایت پُرسکون زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہمارے والد صاحب گاؤں کی مسجد کے پیش امام تھے۔ جب کہ ہم دونوں بھائی گاؤں کے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے۔ چین میں مسلمان صدیوں سے آباد ہیں۔ سرخ انقلاب سے پہلے ترکستانی مسلمان منگ خاندان کے عہد حکومت تک چین میں نہایت امن وسکون کی زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن جب ۱۶۴۴ء میں منگ خاندان کا خاتمہ ہوا اور مانچو خاندان برسر اقتدار آیا۔ تو مسلمانوں کے لئے ابتلاء کا دور شروع ہوا جو ۱۶۴۴ء سے لے کر ۱۹۷۸ء تک جاری رہا اسی عرصہ میں مسلمانوں پر جتنے ظلم وستم ڈھائے گئے ناقابل بیان ہیں خاص کر مانچو خاندان کے ظلم وستم نے تو مسلمانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ مانچو خاندان کے دور حکومت میں کئی مرتبہ ملک گیر بغاوتیں برپا ہوئیں آخر کار ۱۹۱۰ء میں مانچو خاندان کو تخت شاہی سے بے دخل کر دیا گیا۔ اور لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔

ہمارا مشرقی ترکستان ہمیشہ سے چینی اور روسی اقوام کی ہوس ملک گیری کا نشانہ بنا رہا ہے ۱۷۵۵ء میں چینی بادشاہ "چن لنگ" زبردست لشکر کشی کے بعد ترکستان پر قبضہ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری اور ۱۸۶۱ء میں چینیوں کو زبردستی مشرقی ترکستان سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۷۵۵ء سے ۱۸۶۱ء تک کے معرکوں میں تقریباً ۱۳ لاکھ ترکستانی مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا لیکن ہمت تسلیم خم نہ کیا۔ اس کے علاوہ اسی دوران تقریباً ۲۲ ہزار مسلم خاندانوں کو چینیوں نے یہاں سے نکال کر چین کے مختلف گوشوں میں بھیج دیا تھا تاکہ مسلمانوں کا زور ٹوٹے۔

اتنی عظیم جانی قربانیوں کے بعد ۱۸۶۱ء

میں مسلمانوں نے قوچار، گولجار، ختن، کاشغر اور یارکند کے علاقوں میں اپنی مستقل امارتیں قائم کر لیں۔

۱۸۶۳ء میں بزرگ خان تورم مشرقی ترکستان میں برسرِ اقتدار آیا۔ دو سال کے بعد ۱۸۶۵ء میں اس کے قائد جنگ یعقوب بیگ کو زمام سلطنت سونپی گئی چنانچہ یعقوب نے تمام امارتوں کو متحد کر کے صحیح معنوں میں ایک اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی جسے عثمانی خلیفہ سلطان عبدالعزیز خان کے علاوہ زار روس، انگلستان، افغانستان وغیرہ نے بھی تسلیم کر لیا۔ یہاں تک کے خدیو مصر اسماعیل پاشا نے مندوب خاص کے ذریعہ کاشغر کو جنگی اسلحہ کی امداد بھی بھیجی۔

۱۸۷۶ء میں چینیوں نے دوبارہ ترکستان کو اپنے قبضہ میں لینے کے لئے طبع آزمائی کی۔ اسی دوران میں بدقسمتی سے یعقوب بیگ کا ناگہانی انتقال ہو گیا۔ ان کی آنکھ بند ہوتے ہی مختلف امراء تخت کے دعویدار بن گئے۔ مسلمانوں میں اختلافات حد سے زیادہ بڑھ گئے۔ چینیوں نے حالات سازگار دیکھتے ہی روس کے تعاون سے ترکستان پر ہلّہ بول دیا۔ چینیوں نے مسلمانوں کے اختلافات سے خوب فائدہ اٹھایا اور بہت جلد سارے ترکستان پر قبضہ کر لیا مسلمانوں کی املاک ضبط کر لیں، مسجدوں اور دینی مدارسوں کو بند کر دیا۔ ترکی ثقافت کو ختم کرنے کے لئے مختلف تدبیریں اختیار کی گئیں۔ عام شہروں کے نام تبدیل کر دیئے گئے۔ یہاں تک کہ مشرقی ترکستان کا نام سنکیانگ رکھ دیا گیا۔ عربی رسم الخط پر پابندی عائد کر دی گئی اور اس کی جگہ چینی رسم الخط رائج کر دیا گیا۔ مسلمانوں سے یہ سب کچھ برداشت نہ ہو سکا انہوں نے مجبور ہو کر متعدد مرتبہ بغاوت کی مگر چینیوں نے روسی سنگینوں کے تعاون سے اُن کو دبا دیا۔

یہ میرے جوانی کے دن تھے ۱۹۳۱ء میں ترکستان میں مسلمانوں نے ملک گیر بغاوت کی۔ اس میں انہوں نے ختی کے علاوہ کئی شہر چینیوں سے آزاد کروا لئے اور ۱۲ر نومبر ۱۹۳۳ کو مشرقی ترکستان اسلامی جمہوریہ کا اعلان کر دیا گیا۔ کاشغر اسلامی جمہوریہ کا دارالحکومت قرار پایا۔ خواجہ نیاز صدر جمہوریہ منتخب ہوئے اور علامہ ثابت والام عبدالباقی وزیراعظم چنے گئے۔ اس جمہوریہ نے دو باتوں کو اپنا بنیادی مقصد بنایا

۱۔ نو آباد چینیوں کو ترکستان سے نکالنا۔

۲۔ چین اور روسی سامراج سے ملک کو بچانا۔

یہ نوزائیدہ مملکت ابھی قائم نہیں ہو پائی تھی کہ اسے تینوں اطراف سے گھیرے میں لے لیا گیا۔ چینی افواج جیانگ کائی شیک کے ہمراہ اور روسی افواج کی تعاون سے ہر طرف سے مسلمانوں

زخمی ہوں تو کیا مندرست ہونے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ جہاد کروں گا۔

پر ٹوٹ پڑیں۔ مسلمانوں نے بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا۔ لیکن مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سرخ افواج نے شہروں کے علاوہ دیہاتی آبادی پر بھی بے تحاشا گولہ باری کی۔ ان کے گھروں اور باغات کو اجاڑ دیا گیا۔ لوگوں کو سرعام گولیاں ماری گئیں۔ اسی جنگ میں میرے بڑے بھائی اسماعیل کو روسیوں نے کھیتوں میں کام کرتے ہوئے بڑی بے دردی سے شہید کر دیا

جنرل چنگ جی چائی کی نگرانی میں روسی مشیروں نے ترکستان کے اندر ظلم و ستم کے محشر خیز ہنگامے برپا کئے کیونکہ پورا نظم و نسق روسی مشیروں کے ہاتھ میں تھا۔ قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کا بازار خوب گرم ہوا۔ بچوں اور بوڑھوں کو بے دریغ ذبح کیا گیا مسلمان عورتوں کی عصمت پر ڈاکہ ڈالے گئے۔ بہت سی مسلمان عورتوں نے روسی اور چینی فوجیوں کی گود کی زینت بننے کے بجائے موت کو ترجیح دی۔ اس معرکہ میں جب روسی فوج میرے بہنوئی کے گھر داخل ہوئے تو میرا بہنوئی اپنی بیوی کی عصمت بچانے کے لئے آگے بڑھا مگر اسے سنگین مار کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا گیا۔ جب کہ میری بہن نے خنجر سے اپنے آپ کو اس کا ہمسفر بنا لیا۔

مشرقی پاکستان میں چین کی کمیونسٹ حکومت کے استیلا سے پہلے مسلمانوں نے اپنی تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کر رکھا تھا۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مشرقی ترکستان میں تین ہزار ابتدائی مدرسے تھے۔ جن میں ۳ لاکھ بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی ۶۲ ہائی سکول تھے جو صرف عوامی عطیات پر چلتے تھے ان میں ۱۶ ہزار طلبہ کی تعلیم کا انتظام تھا۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ترکستان کے نام سے ایک اعلیٰ درجے کا تعلیمی ادارہ قائم تھا جس میں بیک وقت ۸ سو طلبہ تعلیم پاتے تھے۔ ذریعہ تعلیم ترکی زبان تھی۔ جس کا رسم الخط عربی تھا۔

مسجدوں کا یہ حال تھا کہ کاشغر شہر میں تقریباً ۲ ہزار مسجدیں تھیں یہ شہر مسجدوں کی کثرت اور خوبصورتی کے لحاظ سے دنیائے اسلام کے اہم مرکزی شہروں مثلاً استنبول، بغداد اور قاہرہ کا ہم پلہ تھا۔ لیکن اب ان سکولوں مدرسوں میں ماؤ اور لینن کے نظریات کی تدریس ہونے لگی جب کہ مسجدوں کو میخانوں اور کلبوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ بعض مسجدوں میں بدکاری کے اڈے بنائے گئے تو بعض گودام اور خنزیروں کے باڑے بنا دیئے گئے دیہاتوں کی ان مساجد کو جو ان کے کسی کام کے لائق نہ تھے چھوڑ دیا گیا ان مساجد کے اماموں کو حکم تھا کہ وہ صرف حکومت کے فراہم کردہ خطبے دیا کریں۔ ان خطبوں میں مذہبی تعلیم نام کو بھی نہیں ہوتی تھی بلکہ بعض میں صاف کمیونزم کی تبلیغ تھی۔ جس کے سبب اکثر مساجد کے آئمہ نے انہیں پڑھنے سے انکار کر دیا۔ ان اماموں میں میرے والد صاحب بھی تھے۔ خطبہ پڑھنے سے انکار پر ان آئمہ کو بے دریغ جیلوں میں ٹھونس دیا گیا اس وقت تقریباً ۵ لاکھ افراد جن میں ترکستان کے تمام مذہبی پیشوا اور ارباب علم و دانش شامل تھے۔ جیلوں میں ڈال دیئے گئے

ان میں سے دو لاکھ افراد اذیتیں برداشت نہ کر کے لقمہ اجل بن گئے میرے والد صاحب ضعیف العمر تھے وہ بھی ان اذیتوں کو برداشت نہ کر سکے اور اپنے حواس کھو بیٹھے پھر وہ کیا ہوئے ہمیں اس کا کچھ علم نہ ہو سکا۔

اسلام کی مخالفت میں اس قدر تیزی آ گئی کہ حضورؐ کے بارے میں بھی گستاخی کی جانے لگی۔ ایک چینی اخبار نے لکھا۔

"تم محمدؐ کے بارے میں تو یہ جانتے ہو کہ اس نے ایک ہاتھ میں تلوار اٹھا رکھی تھی اور دوسرے ہاتھ میں کتاب۔ مگر تم یہ نہیں جانتے کہ محمدؐ کے ایک ہاتھ میں بندوق تھی اور دوسرے ہاتھ میں تمہارا مال۔" یعنی محمدؐ مسلمانوں کا مال و دولت لوٹتا رہا (نعوذ باللہ)

قرآن کے ساتھ بھی انہوں نے نہایت ہتک آمیز سلوک کیا۔ یہاں تک کہ قرآن پاک کو دیگر مذہبی کتابوں کے ساتھ برسر عام نذر آتش کیا گیا۔ چینی مسلمانوں کو مجبور کرنے لگے کہ وہ اپنی لڑکیاں چینیوں کے حوالے کر دیں۔ کمیونسٹوں نے مسلمانوں کو اپنے مردے دفن کرنے سے بھی منع کر دیا مسلمانوں سے کہا جاتا کہ اپنے مردے جلاؤ اور ان کی کھاد بناؤ۔ پھر حکومت کی طرف سے حکم تھا کہ "ہر ترکستانی فرد جو ۱۸ سال سے لے کر ۴۰ سال تک کے درمیان ہو وسط چین کے لیبر کیمپوں میں اور منچوریا کے کارخانوں میں کام کرے اسے اپنے بال بچوں کو ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔"

اداریہ

ڈاکٹر نجیب کا جھوٹا اعلان

چند دن پہلے کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے پٹھو سربراہ ڈاکٹر نجیب نے کابل ریڈیو اور ٹیلیویژن پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے نہایت جذباتی اور درد بھرا لب و لہجہ استعمال کیا۔ اس نے اپنے آپ کو افغان مسلمان قوم کا دیرینہ دوست، مخلص اور غمخوار ظاہر کرکے اور انہیں فریب دینے کے لئے کابل انتظامیہ کی کارکردگی پر کھل کر تنقید کی۔ ڈاکٹر نجیب نے اپنے رفقائے کار اور خلق و پرچم دھڑوں کے ارکان سے بھی شکایت کی۔ اور افراتفری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کا ذمہ دار خلق و پرچم ارکان کو ٹھہرایا۔ ڈاکٹر نجیب نے شکایتوں اور گلوں کی بھرمار کے ساتھ ساتھ افغان مجاہدین و مہاجرین کو دھوکا دینے اور انہیں جہادی کارروائیوں سے باز رکھنے کی خاطر ایک نئی چال بھی چلی ہے۔ اس کے خیال میں اگر یہ چال کارگر ثابت ہوئی۔ تو وہ (نجیب) اپنے آقاؤں (روسیوں) کی نظر میں سرخرو ہو سکے گا۔ اور اس طرح ایک خاص مدت تک اسے زندہ رہنے کا ایک اور موقع مل جائے گا۔ وہ چال یہ ہے کہ اس نے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کا اعلان کیا ہے تاکہ افغان مسلمان عوام اس کے دھوکے میں آجائیں اور اس کے مسلمان ہونے کا یقین کرلیں۔ لیکن ایک فارسی شعر ہے کہ

خر عیسی را گر بہ مکہ برند چو باز آید ہمان خر باشد

اگر حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گدھے کو مکہ مکرمہ لے جائیں پھر بھی وہ واپس آنے بعد گدھے کا گدھا ہی رہے گا۔ نجیب کی طرف سے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کا اعلان دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ بہر حال افغان مجاہد عوام ایسے کسی فریب میں نہیں آنے کے وہ اصل حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں۔

ڈاکٹر نجیب اسلام ہی کی وجہ سے افغان مسلمان عوام کا دشمن ہے اس کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں وہ اب کس منہ سے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیتا ہے۔

بہ ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم

چنانچہ کمیونسٹ حکام مردوں کو جبراً لیبر کیمپوں میں بھیج دیتے اور ان کی بیویوں اور جوان بیٹیوں کو چینی نو آبادکاروں کے حوالے کر دیتے نہ لڑکیوں کی آہ و فریاد اثر کرتی نہ والدین کا واویلا۔

اپنے مذہب اور عزت آبرو کو محفوظ نہ دیکھ کر آخر کار ۱۹۳۷ء میں ترکستان میں ایک ملک گیر بغاوت بپا ہو گئی ہے۔ وہ قبائل جو کمیونزم کے دام فریب میں آ چکے تھے اب ان کی بھی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ سب ترکستانی قبائل اپنے اپنے اختلافات بھلا کر آزادی وطن کی خاطر لڑنے پر کمربستہ ہو گئے۔ اس جنگِ آزادی کے دوران ہزارہا کشمیری، بنگالی اور علاقہ غیر کے مسلمان بھی ہماری مدد کے لئے پہنچے۔ جنرل چنگ چی چائی میں اب مسلمانوں کے مقابلے کی سکت نہ تھی۔ انہوں نے روسیوں سے امداد طلب کی، روسی جنرل چنگ چی چائی کی مدد کے لئے پہنچے۔ اگرچہ وہ آزادی کی اس ناکام بغاوت کو مکمل طور پر دبا نہ سکے تاہم اپنی ظالمانہ روش انہوں نے تیز تر کر دی۔ اس وقت جنگِ عظیم زوروں پر تھی۔ بغاوت دبانے کے بعد روسی افواج مشرقی ترکستان سے نکل گئیں اس عرصہ میں مسلمان شمع آزادی کو روشن کرنے کی برابر کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ چینی افواج نے ۱۹۴۹ء میں اس مسلم خطہ کو پھر سے گھیرے میں لے لیا۔

ان نازک اور ناسازگار حالات میں بغاوت کا خطرہ پھر سے پیدا ہوا چین کے لیڈر ماؤزے تنگ نے بغاوت کے خطرے کی بو سونگھ لی۔ تو فوراً ہی اس

روسی گاڑیوں پر قبضہ کرنے کے بعد مجاہدین خوشی کا اظہار کر رہے ہیں

نے ترکستان کے ہر طبقہ فکر کے لوگوں کو جس میں علماء، قبائلی لیڈر اور سیاسی لیڈر شامل تھے دعوت دی کہ وہ مسئلہ ترکستان کے حل کے لئے آئیں تاکہ گفتگو کی جائے۔ ماؤزے تنگ کے اس اعلان پر مسلمانوں نے اعتبار کر لیا۔ مقررہ تاریخ پر چین سے خصوصی طیارہ ان مسلمان لیڈروں کو گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لے جانے کے لئے آیا۔ اور تمام ترکستانی مسلمان لیڈر اسی طیارے میں سوار ہو کر پیکنگ روانہ ہو گئے۔ مگر یہ طیارہ پیکنگ نہ پہنچ سکا۔ بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ پائیلٹوں نے جہاز سے کود کر خود کو بچا لیا اور جہاز کو گرا کر تباہ کر دیا اور یوں اس طیارے میں سوار ترکستان کے چوٹی کے علماء قبائلی اور سیاسی لیڈر شہید ہو گئے۔ اس چینی نے مسلمانوں کی قوت پر ایک ضرب کاری لگائی اور مسلمان اپنے راہنماؤں کے بغیر بے سری فوج رہ گئے۔

اس حادثے کے بعد حکومت کی جانب سے در و دیوار پر پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ جن میں مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا کہ "اب تم کو اپنے چہروں پر دین کا نقاب ڈالنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ ورنہ تم جلا وطن کر دیئے جاؤ گے یا نیست و نابود کر دیئے جاؤ گے آج کے بعد تمہیں اس چیز کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ تم گائے کا گوشت کھاؤ کیونکہ گائے اس ملک میں اشتراکیت کے لئے مفید ہے۔ اب تمہیں خنزیر کا گوشت کھانا پڑے گا۔ آج کے بعد تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کہ تم اپنے اوقات نمازوں میں ضائع کرو اور عربی زبان میں گفتگو کرو۔ وہ زبان جو ہماری زبان سے مختلف ہے تمہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ قرآن کی تلاوت کرو۔ جسے تم مقدس کتاب کہتے ہو۔

اے مسلمانو! غور سے سن لو!

تمہیں اپنے مدرسوں اور مساجد کو ڈھانا ہوگا۔ اپنی اسلامی تنظیمات کو توڑنا ہوگا۔ قرآن مجید کو جلانا ہوگا غیر مخلوط شادی کے جو اصول تم نے وضع کر رکھے ہیں انہیں ختم کرنا ہوگا تمہیں اب ہمارے قائد کے افکار و نظریات کو اپنانا ہوگا اور اگر تم ان چیزوں سے باز نہ آئے تو پھر تمہیں مٹا دیا جائے گا ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم دینی چوہوں کے سارے بلوں کو ملیامیٹ کر دیں۔ اور اگر تم اپنی روشی سے باز نہ آئے تو تمہیں بھی ان کے ساتھ ہی برباد کر دیں گے۔"

اب چین میں مسلمانوں کی زندگی دو بھر ہو چکی تھی۔ اب ترکستان کی سرزمین اُن پر تنگ ہو چکی تھی وہ سرزمین جس میں وہ صدیوں سے بستے آ رہے تھے وہ سرزمین جس میں ان کے باپ دادا کی ہڈیاں دفن تھیں اب اس سرزمین پر مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اکثر نوجوانوں کو چینی سپاہیوں نے پکڑ کر لیبر کیمپوں میں بھیج دیا۔ اور باقی چپکے چپکے "تُرکی" "افغانستان" اور "پاکستان" کو ہجرت کرنے لگے۔

یہ دوپہر کا وقت تھا کہ چینی سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا اور لیبر کیمپوں میں بھیجے جانے والے نوجوانوں کے گروپ میں شامل کر دیا مگر میں نے لیبر کیمپ جانے سے انکار کر دیا۔ اس پر چینی فوجیوں نے مجھے وطن دشمن کہہ کر زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ خوش قسمتی سے ایک چینی سپاہی نے مجھے ایسی لات ماری کہ میں گر کر بے ہوش ہو گیا، چنانچہ سپاہی مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

جب مجھے ہوش آیا تو رات ہو چکی تھی ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا میں نے بمشکل چند قدم اٹھائے تھے کہ سر چکرایا اور میں پھر گر پڑا مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور گرتا پڑتا اپنے گھر پہنچ گیا۔ دو تین دن بعد میں بمشکل چلنے پھرنے کے قابل ہوا چھٹے روز ہمارے گاؤں سے رات کے وقت ایک چھوٹا سا قافلہ افغانستان کو ہجرت کر رہا تھا۔ اس قافلے میں پانچ مرد اور ۸ عورتیں شامل تھیں میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ اور افغانستان کی طرف روانہ ہو گئے ہم ساری رات سفر کرتے اور دن کے وقت جنگلوں اور غاروں میں چھپے رہتے۔ کیونکہ دن کے وقت چینی سپاہیوں کے ہاتھوں پکڑے جانے کا خدشہ تھا آخر کار کئی راتیں مسلسل سفر کرنے کے بعد ہم افغانستان کی سرحد میں داخل ہوئے۔ افغانستان میں داخل ہو کر ہم نے سکھ کا سانس لیا۔ میرے بیشتر ساتھی ایران چلے گئے۔ لیکن میں نے کابل کی ایک نواحی بستی میں سکونت اختیار کر لی۔

اس بستی میں رہتے ہوئے میری پونجی دو ماہ میں ختم ہو گئی۔ اس پر مجھے فکر معاش لاحق ہوا۔ آخر کار بڑی مشکل سے مجھے ایک موچی کی دکان پر کام مل گیا۔ میں جوتے سینا نہیں جانتا تھا موچی نے مجھے یہ ہنر بھی سکھا دیا اس دوران میں اچانک میرے مالک کا انتقال ہو گیا۔ اس کی موت سے مجھے سخت صدمہ پہنچا میں اس کے سہارے سے محروم ہو گیا۔ کیونکہ وہ میرے لئے اپنے باپ سے ہرگز کم نہ تھا وہ مجھے نوکر نہیں اپنا بیٹا سمجھتا تھا۔ اس کی موت کے بعد میں نے اس کی گدی سنبھال لی، میرے مہاجر ہونے کی وجہ سے گاؤں کے لوگ مجھے "مہاجر موچی" کہتے تھے اور بعد میں یہی میرا نام پڑ گیا۔

افغانستان میں بہت اچھا وقت گزر رہا تھا۔ کبھی کبھی وطن کی یاد ستاتی تھی۔ لیکن واپس جانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ میرے وطن پر کمیونزم اب پوری طرح سے مسلط ہو گیا تھا۔ ان ہی دنوں میرے ایک عزیز کا خط جنہیں چینی سپاہی پکڑ کر لے گئے تھے، موصول ہوا۔ اس نے بڑے سوز کے ساتھ لکھا تھا۔

"میرے پیارے بھائی سبغوت خان! میں شدید تنہائی محسوس کر رہا ہوں بدقسمتی نے گھیر رکھا ہے شب و روز تکلیف میں رہتا ہوں، میں مٹی ڈھونے کا کام کرتا ہوں۔ کوئلے صاف کرنے کی ڈیوٹی بھی مل جاتی ہے۔ میرا ایک ہاتھ ناکارہ ہو چکا ہے۔ یہاں ایک تحریک برپا ہے۔ جس کا نام "کمیون" ہے۔ ہمارے گھر وغیرہ سب ریاست کی ملکیت ہیں لوگوں کو دور دراز مقامات پر کام کے لئے بھیج دیا جاتا ہے مقصد لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا ہے تمام اثاثہ حکومت کی تحویل میں ہے کمیون کے نام سے اجتماعی کمرے بنائے گئے ہیں۔ ایک ایک کمرے میں سو سو افراد بھر دیئے جاتے ہیں۔ گھنٹی بجنے پر کھانا ملتا ہے۔ بہت خوفناک حالات ہیں۔ مقررہ وقت کے علاوہ جب بھی بھوک لگتی ہے۔ تو کھانے کو کچھ نہیں

ملتا۔ ہر بستی کیمپوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ سب لوگ زندگی سے بیزار ہیں۔ مردوں کو عورتوں سے جدا رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خاوند کے لئے بیوی کو دیکھنا بھی محال ہے۔"

اس خط کو پڑھتے ہی دل پر چوٹ سی لگی۔ اپنے عزیزوں اور ہم وطنوں کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ وطن واپس جانے کی جو خواہش میں مدت سے دل میں رکھے ہوئے تھا۔ اس خط کے پڑھنے کے بعد ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔

لیکن بدقسمتی نے ابھی میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ ۱۹۷۹ء میں لینن کے حواریوں نے ڈرامائی طور پر افغانستان کو اپنے چنگل میں لے لیا۔ افغانستان کے غیور افغان سربکف ہو کر دیوار آہن بن گئے۔ خاص کر ہمارا گاؤں مجاہدین کا سب سے بڑا مورچہ تھا۔ ہمارے گاؤں سے مجاہدین نکل کر کابل کی حفاظتی چھاؤنیوں میں مقیم سرخ افواج پر قہر خداوندی بن کر ٹوٹنے لگے تنگ آ کر ایک دن اچانک روسیوں نے ہمارے گاؤں کا محاصرہ کر لیا ان کا خیال تھا کہ وہ مجاہدین کو پکڑ کر لے جائیں گے مگر انہیں گاؤں میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ انہوں نے ہم بوڑھوں کو پکڑ کر جیل میں ٹھونس دیا۔ لیکن چند دن بعد انہوں نے ہمیں بے ضرر دشمن سمجھ کر چھوڑ دیا۔ ہم گاؤں کو واپس آ گئے۔ تو یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے کہ ہمارا گاؤں کھنڈر بن چکا تھا۔ روسی فوجیوں نے مجاہدین کے

میرے ہاتھ اور پاؤں روسیوں کی امن مہم کھا گئی ہے ۔۔۔؟

اس مورچے کو جڑ سے اکھاڑنے کی خاطر اس گاؤں پر شدید گولہ باری کر کے اسے پیوند زمین کر دیا تھا۔ گاؤں کے سب عورتیں، بچوں کو لئے باہر بیٹھی ہوئی تھیں اور سب رو رہے تھے۔ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ رات گئے اچانک مجاہدین آ گئے۔ انہوں نے ہمارے بچے کھچے سامان کو باندھا اور گنتی کے چند گدھے فچر دے کر ہمیں پاکستان روانہ کر دیا۔ جب ہم گاؤں سے نکل رہے تھے۔ تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اپنے نا اہل اور ناعاقبت اندیش حکمرانوں کی وجہ سے اب ہمیں پھر در در کی خاک چھاننی پڑ رہی تھی۔ آخر کار کئی دن کی صبر آزما مسافت طے کرنے کے بعد ہم پاکستان پہنچ گئے اور اب یہاں خیموں میں پڑے افغانستان واپس جانے کی راہ تک رہے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چینی ترکستان میں حالات بدل چکے ہیں ظلم کی گھٹائیں چھٹ گئی ہیں مسلمانوں کو پھر سے مذہبی آزادی دے دی گئی ہے۔ ان کی مسجدوں اور مدرسوں کو دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ لیکن بیٹے اب میں اپنی وطن واپس جا کر کیا کروں گا۔ جہاں نہ میرا باپ ہے، نہ بہن، نہ بھائی اور نہ کوئی عزیز۔ ان سب نے یا تو وطن کی خاطر جام شہادت نوشی کر لیا ہے یا جلا وطن ہو چکے ہیں۔ وہاں مجھے اب پہچاننے والا شاید کوئی نہ ہو گا۔ بتاؤ بیٹے میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی بوڑھی پلکوں پر آنسو چھلک رہے تھے۔ جنہیں وہ واپس کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابوطالب کے فرزند اور رسولِ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی تھے آپؓ نے بچپن سے حضور نبی کریمؐ کے ساتھ میں تربیت پائی۔ جب حضورؐ کو نبوت ملی تو حضرت علیؓ کی عمر دس سال تھی۔ حضورؐ کو کھلم کھلا تبلیغِ اسلام کا حکم ہوا تو حضورؐ نے اپنے رشتہ داروں کو جمع کر کے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے تم لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں میری مدد کرے گا۔

یہ سُنا تو ماحول پر خاموشی چھا گئی کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکلا آخر حضرت علیؓ کی آواز بلند ہوئی۔

"گو میں سب سے کم عمر ہوں میری ٹانگیں کمزور اور آنکھیں دکھتی ہیں لیکن میں آپؐ کا ساتھ دوں گا۔"

لوگوں نے حضرت علیؓ کی باتیں سُنیں تو ان کا کم عمری کے پیشِ نظر ہنس دیئے لیکن حضور نبی کریمؐ آگے بڑھے اور حضرت علیؓ کو گلے لگا لیا۔

حضرت علیؓ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ نو عمروں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت علیؓ تھے۔ جنہوں نے تیرہ برس مکہ میں قریش کی سختیاں جھیلی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت علیؓ کو بلا کر لوگوں کی امانتیں ان کے سپرد کیں۔ پھر انہیں اپنے بستر پر سلا کر مکہ سے نکلے دشمنوں نے حضورؐ کے مکان کو گھیر کر رکھا تھا اور ننگی تلواریں لئے قتل و غارت گری پر آمادہ تھے ایسی حالت میں حضورؐ کے بستر پر سونا جانثاری کا وہ واقعہ ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علیؓ حضور نبی کریمؐ کے بستر پر اطمینان سے حضورؐ کی چادر اوڑھ سو رہے تھے اور کسی قسم کے خوف کو دل میں جگہ نہ دی تھی۔

حضور نبی کریمؐ کو مدینہ پہنچے تقریباً پانچ مہینے ہوئے تھے جب آپؐ نے اپنی پیاری صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے کر دی مؤرخین اور سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر ساڑھے تیئس سال کی تھی۔

حضرت علیؓ نے سارے غزوات خصوصاً جنگ بدر، جنگ احد اور جنگ خندق میں قابلِ قدر کارنامے سر انجام دیئے تھے۔ جنگ خیبر میں فتح کا سہرا آپؓ ہی کے سر بندھا، غزوہ بدر میں عرب کے نامی شہسوار ولید کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔ غزوۂ احد میں جب کفار نے حضور نبی کریمؐ کو نرغہ میں لینا چاہا تو حضرت علیؓ نے لڑ بھڑ کر کفار کو ہٹایا تھا، غزوۂ خندق میں حضرت علیؓ نے عمرو بن عبد جیسے نامی بہادر کو قتل کیا تھا۔ خیبر میں قموص کا قلعہ جب کسی سے فتح نہ ہو رہا تھا تو یہ مہم حضرت علیؓ کے سپرد کی گئی جنہوں نے یہاں کے قلعہ دار مرحب کو جو نامی شہسوار تھا موت کے گھاٹ اتار کر خیبر کی فتح کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی پرورش چونکہ حضور نبی کریمؐ کے زیرِ سایہ ہوئی تھی اس لئے آپؓ قرآن پاک کے ہر ہر نکتے کو خوب سمجھتے تھے۔ حضور نبی کریمؐ کی طرف سے جس قدر فرمان اور خطوط روانہ کئے جاتے تھے۔ ان سب کو حضور نبی کریمؐ کی زیرِ ہدایت حضرت علیؓ قلمبند

کرتے تھے۔ خلیفہ اوّل ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضؓ اعظم اور خلیفہ سویم حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ مشیر رہے اور آپؓ سے بڑے بڑے نازک مسئلوں کے فیصلے کراتے گئے۔ آپؓ کو تقریر و تحریر میں بڑی مہارت حاصل تھی۔

حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو انؓ کی جگہ خلیفہ بنانا چاہا تو آپؓ نے صاف انکار کر دیا پھر لوگوں کے بے حد اصرار پہ محض اس خیال سے خلافت کا بھاری بوجھ اٹھانے پر راضی ہوئے کہ ہر جگہ فتنہ و فساد پھیل رہے تھے۔ اور مرکز کو سنبھالے بغیر امن قائم ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ ۲۱ ذی الحجہ ۳۵ھ مطابق ۲ر جون ۶۵۶ء پیر کے دن مسجد نبویؐ میں آپؓ کی بیعت ہوئی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلا کام تو یہ کیا۔ کہ ملک میں امن و امان قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو سزائیں دینے کا فیصلہ کیا لیکن صورتِ احوال نے کچھ ایسا رُخ اختیار کر لیا کہ بعض غلط فہمیوں کے تحت مسلمانوں میں آپس کے جھگڑے بڑھ گئے۔ جمل اور صفین کی جنگیں ہوئیں۔

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کے دورِ خلافت میں ایک نیا گروہ خارجی پیدا ہوا۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے طرفدار تھے مگر جنگ صفین کے دوران ثالثی کا جو فیصلہ ہوا تھا۔ انہیں یہ ثالثی منظور نہ تھی۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ حکم صرف خدا کا ہے۔ جو شخص اس سے ادھر اُدھر ہو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے حضرت علیؓ نے لاکھ سمجھایا۔ مگر خارجیوں پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ تلوار کے زور پر سب سے اپنا عقیدہ منوانے پر بضد رہے۔ نتیجہ میں حضرت علیؓ اور خارجیوں کے درمیان "جنگ نہروان" ہوئی۔ جس میں گو خارجی بڑی مردانگی سے لڑے مگر شکست کھا گئے۔

یہ وہ حالات تھے جن سے متاثر ہو کر خارجیوں نے ایک موقع پہ اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ تین آدمی چونکہ امت میں سارے جھگڑوں کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان تینوں کو ختم کر دیا جائے۔ ان تین میں ایک تو حضرت علیؓ تھے دوسرے حضرت معاویہؓ اور تیسرے عمروؓ بن العاص تھے۔ حضرت علیؓ کو کوفہ میں، حضرت معاویہؓ دمشق میں اور حضرت عمروؓ بن العاص مصر میں تھے تین خارجیوں نے ان تینوں کے خاتمے کا حلف اُٹھایا۔ اور تینوں اپنا حلف پورا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت امیر معاویہؓ پر دمشق میں حملہ تو ہوا لیکن وار چونکہ اوچھا پڑا تھا اس لئے وہ زندہ و سلامت بچ گئے

حضرت عمروؓ بن العاص اس روز اپنی بیماری کے باعث مسجد میں نہ آسکے تھے اس لئے وہ بھی بچ گئے۔ حضرت علیؓ پر کوفہ میں بوقتِ نماز فجر وار ہوا۔ آپؓ کے سر مبارک پر سخت زخم لگا۔ حملہ آور کی تلوار چونکہ زہر میں بجھی ہوئی تھی۔ اس لئے زہر سارے جسم میں پھیل گیا ۲۰ رمضان ۴۰ھ بمطابق ۲۷ جنوری ۶۶۱ء کی رات آپؓ شہید ہو گئے۔ آپؓ کے قاتل کا نام عبدالرحمٰن بن ملجم تھا آپؓ نے کل چار سال نو مہینے خلافت کی تھی اور یہ ساری مدت جھگڑوں میں گزری تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ حق و انصاف اور دینی معاملات میں کسی سے رو رعایت نہ برتتے تھے۔

حضرت علیؓ سے بیسیوں احادیث مروی ہیں۔

آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آپ کو مظلوم کی بد دعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ خدا سے صرف اپنا حق طلب کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔

یہ روایت بھی حضرت علیؓ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ سے بلا دُور ہو جاتی ہے۔ اس لئے صدقہ اور خیرات دینے میں جلدی کیا کرو۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت نہ کرو۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں واجب ہے۔

حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بیمار مسلمان بھائی کی عیادت کرنے سے ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کی بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔

اخبار جہاد

ہرات میں دشمن کے ۱۰ ٹینک تباہ اور ملیشیا فورس کے پانچ افراد ہلاک

صوبہ ہرات سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی افغانستان کے سلحشور مجاہدین نے ۱۷ر جولائی کو دشمن کے دو ٹینکوں کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا خبر میں کہا گیا ہے کہ ٹینکوں میں عملہ سمیت سبھی سرنیشان ہلاک کر دیئے گئے ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین راہِ حق نے اسی روز ہرات کے (دستوک) نامی علاقے میں دشمن کے ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے دو ملیشیا فورس کے افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جبکہ آٹھ کلاشنکوف مجاہدین کے ہاتھ لگے اور ایک عراوہ (ہشت سلنڈر لاری) گاڑی پر بھی قبضہ کر لیا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق صوبہ ہرات کے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرنٹ کے غیور مجاہدوں نے ۱۸ر جولائی کو زندہ جان کے علاقے میں روسی و کابل فوجوں پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ ایک موٹر گاڑی نذرِ آتش کیا گیا اور ملیشیا کے تین افراد کو واصلِ جہنم کیا گیا۔

صوبہ میدان میں مجاہدین کے کامیاب حملے

محاذ جنگ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق پغمان فرنٹ کے جیالے مجاہدین نے ۱۸ر جولائی کو صوبہ میدان کے ورانی علاقے میں گھات لگا کر قندہار سے کابل جانے والے فوجی قافلے پر اچانک حملہ کر کے بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

اس جھڑپ کے متعلق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دشمن کے دو ٹینک، بند گاڑیاں دو موٹر لاری اور ۴، ہشت سلنڈر) ٹرک نذرِ آتش کر دیئے گئے ہیں جب کہ ۲۲ روسی ایجنٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، ۲، فوجیوں کو اسلحہ سمیت مجاہدین نے گرفتار کر لئے ہیں۔

۵ کلاشنکوف اور ۲، انچ ائر کرافٹ مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

مجاہدین نے صوبے کنڑ میں ایک ہیلی کاپٹر کو سرنگون کر دیا ہے

جمعیت اسلامی افغانستان کی خبر رسان ایجنسیوں کے مطابق ابو عبیدہ بن جراح فرنٹ کے غیور مجاہدین نے کمانڈر جناب ڈاکٹر صادق کی قیادت میں گذشتہ ماہ صوبہ کنڑ کے علاقہ "خاص کنڑ" میں ایک ہیلی کو پٹر کو مار گرایا۔ جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر کے تمام افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔

۱۳ر جولائی کو مقامی مجاہدین نے جناب ملنگ اور عبدالجلیل کی قیادت میں (ملتک) کے فوجی پوسٹ پر حملہ کر کے کمیونسٹ پارٹی کے ۹ ارکان ہلاک اور دیگر (۱۲) افراد زخمی کر دیئے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق شیخ اسلام کے پروانوں نے ۱۷ر جولائی کو (سرکانی) نامی پوسٹ پر حملہ کر کے ملیشیا کے تین افراد کو ہلاک اور دیگر ۴ روسی کابل فوجیوں کو زخمی کر دیا۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے نورستان کے مشہور درہ بجگل کو آزاد کرایا

مشرقی افغانستان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی

افغانستان کے غیور و بہادر مجاہدین نے ۱۹ جولائی کو نورستان کے ایک اہم درہ "بجگل" پر ایک کامیاب حملے کے نتیجے میں دشمن کے ۵۵ فوجی مجاہدین سے آملے اور دیگر افراد پکڑے گئے جب کہ اتنی ہی تعداد میں زخمی کر دیئے گئے۔ اب درہ بجگل پر مجاہدین کا مکمل قبضہ ہے۔ مجاہدین کو ۵۵ کلاشنکوف، ایک وائرلیس سیٹ اور ایک راکٹ لانچر بھی غنیمت کے طور ہاتھ آئے۔

ارغنداب میں دشمن کے ۳۸ ٹینک تباہ دو کمیونسٹ ہلاک، ۸ زخمی

افغانستان کے مغربی صوبے قندھار سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی افغانستان کے سرکیف مجاہدین نے کمانڈر ملا گل خان کی قیادت میں ۲۳ جولائی کو سب ڈویژن ارغنداب کے دارالحکومت پر حملہ کیا اس فیصلہ کن جھڑپ میں جو تقریباً تین گھنٹے جاری رہا۔ دشمن کے ۳۸ بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئے۔ روسی کابل فوجیوں نے انتقامی کارروائی کر کے مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ اس کے بعد ایک بار پھر مجاہدین نے ملا نقیب اللہ کی قیادت میں ضلعی حکومتی دفاتر پر ہلہ بول دیا۔ جس کے نتیجے میں حکمران پارٹی کے دو ارکان ہلاک اور ۸ دیگر کمیونسٹ افراد زخمی ہو گئے حق و باطل کی اس کشمکش کے دوران ایک مجاہد خفیف زخمی ہوا۔

زندہ جان میں مجاہدین کی کامیاب کاروائیاں

صوبہ ہرات کے حضرت عمر فرنٹ (جو جمعیت اسلامی افغانستان) سے منسلک ہے) کے سرفروش مجاہدوں نے ۱۸ و ۱۹ جولائی کے روز زندہ جان نامی علاقے میں روسی کابل فوجی چوکیوں پر حملوں کے دوران دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ اس کامیاب کاروائیوں کے نتیجے میں مجاہدین نے دشمن سے ۹ کلاشنکوف رائفلیں چھینے، ۱۰ روسی کابل فوجیوں کو اسیر بنایا گیا۔ دو ٹرک نذر آتش کر دیتے گئے اور ۵ موٹر سائیکلیں غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگے تاہم حملے کے دوران راہِ اسلام کے ایک مجاہد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

صوبہ ہرات میں قیمتی پتھروں کی کان پر مجاہدین کا قبضہ

مجاہدین سے ملنے والے افغان فوجیوں کے روسی دستوں پر حملے جاری ہیں

افغانستان کے صوبہ ہرات میں تحریک مزاحمت میں شامل ہونے والے ایک ہزار افغان فوجی جمعیت اسلامی کے صوبائی کمانڈر اسماعیل خان اور کمانڈر عبدالغنی تیموری کی قیادت میں روسی دستوں پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق روسی سرحد کے نزدیک کشک کے علاقے میں مجاہدین نے آملنے والے افغان فوجیوں کے ساتھ مشترکہ کارروائیوں کے دوران فوجی کامیابیاں حاصل کرنے کے ساتھ قیمتی پتھروں کی کان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس علاقے میں ستمبر کے آخری ہفتے روسی دستوں اور مجاہدین کے درمیان چار دن تک خونریز لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں افغان فوجی مجاہدین کے ساتھ شریک تھے۔ یاد رہے کہ کمانڈر عبدالغنی تیموری باقاعدہ منصوبے کے تحت پانچ ماہ قبل کٹھ پتلی انتظامیہ کی "مصالحتی" کوشش کے نتیجے میں حکومت سے جا ملے تھے۔ کمانڈر عبدالغنی تیموری جنہیں جبری بھرتی کے سلسلے میں پکڑے گئے ایک ہزار افغان نوجوانوں کا انچارج مقرر کیا گیا تھا، ۱۸ ستمبر کو تربیت یافتہ فوجیوں کو روسی اسلحے سے مسلح کر کے دوبارہ مجاہدین سے آملے تھے۔

صوبہ قندھار میں چھاپہ مار حملے کے دوران سات روسی فوجی ہلاک

جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے ۱۵ ستمبر کو قندھار شہر کے جنوب مغرب میں پنجوائی قصبے کے نزدیک حفاظتی چوکی پر میزائلوں سے حملہ کیا۔ میزائلوں کے فائر سے حفاظتی چوکی کی عمارت میں آگ

لگ گئی اور سامانِ رسد سے لدا ہوا ایک ٹرک نذرِ آتش ہو گیا۔ اس حملے میں تقریباً سات روسی فوجی ہلاک اور دیگر بھاگ نکلے۔ مجاہدین امدادی دستے کی آمد سے پہلے نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

ہرات میں مجاہدین سے ملنے والے افغان فوجیوں اور روسی دستوں میں شدید جنگ۔ روس سے مغربی افغانستان کا زمینی رابطہ منقطع

انتقامی بمباری سے سینکڑوں شہری شہید

افغانستان کے شہر ہرات کے شمال کی طرف روسی سرحد سے ستر کلو میٹر دور کشک کے علاقے میں مجاہدین سے ملنے والے افغان فوجیوں اور روسی دستوں کے درمیان چار دن تک شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں جس کے دوران روس اور مغربی افغانستان کا زمینی رابطہ منقطع رہا۔ خونریز جنگ میں دو سے زائد روسی فوجی ہلاک و زخمی اور تیس مجاہد شہید ہو گئے جبکہ روسی طیاروں کی اندھا دھند انتقامی بمباری سے چار دیہات باغیچہ ہا۔ غینک آب باریک اور خلیفہ رحمت بلے کا ڈھیر بن گئے جہاں درجنوں نہتے افغان شہری شہید اور زخمی تبلئے گئے ہیں۔ ایران کے شہر مشہد سے جمعیت اسلامی کے ذرائع نے فون پر اس جنگ کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ایک ہزار افغان فوجی جمعیت اسلامی کے کمانڈر عبدالغنی تیموری کی قیادت میں مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گئے تھے کمانڈر عبدالغنی تیموری نام نہاد جنگ بندی کے بعد ایک منصوبے کے تحت کٹھ پتلی انتظامیہ سے جا ملے تھے جنہیں ایک ہزار افغان فوجیوں کا انچارج مقرر کیا گیا۔ افغان فوجی ۱۸ ستمبر کو کمانڈر عبدالغنی کے ساتھ ہرات شہر کے نزدیک جمعیت اسلامی کے صوبائی ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے جو اپنے ہمراہ مختلف اقسام کی گیارہ سو تیس بندوقیں چھبیس مشین گنیں۔ تیرہ زنبٹی ایئر کرافٹ گنیں۔ ایک بھاری توپ پانچ وائرلیس سیٹ اور تین کروڑ افغانی (تیس لاکھ پاکستانی روپے) کے علاوہ بھاری مقدار سامانِ رسد لائے تھے۔ جمعیت اسلامی کے صوبائی کمانڈر محمد اسماعیل کی سربراہی میں مجاہدین اور افغان فوجیوں نے کشک کے علاقے میں روسی دستوں پر یلغار کر دی جنہیں بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ ۲۳ سے ۲۶ ستمبر تک چار روز جاری رہنے والی خونریز لڑائی کی مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

صوبہ زابل میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی

بیس کلاشنکوف رائفلوں اور ٹرک پر قبضہ

افغانستان کے جنوب مشرقی صوبہ زابل میں مجاہدین نے ۱۷ اگست کو سب ڈویژن اڑفر میں حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے وہاں پر متعین کٹھ پتلی فوجی ایک گھنٹے تک مزاحمت کے بعد چار لاشیں اور آٹھ زخمی لئے فرار ہو گئے۔ مجاہدین حفاظتی چوکی سے بیس کلاشنکوف رائفلیں اور سامانِ رسد سے لدے ہوئے ایک ٹرک پر قبضہ کر کے اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ بلخ میں روسی فضائیہ کی انتقامی بمباری سے تیرہ افراد شہید متعدد زخمی

تلاشی کی ناکام مہم کے دوران آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک، ایک مجاہد شہید ہو گیا

لندن ۲۸ اگست (اے ایف پی) روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبہ بلخ میں روسی فضائیہ نے تلاشی کی ناکام مہم کے بعد دیہی آبادیوں پر بمباری کی جس سے تیرہ افغان شہری شہید اور متعدد زخمی ہو گئے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق صوبہ بلخ کے علاقے دولت آباد میں روسی کٹھ پتلی دستے ۹ اگست کی صبح حملہ آور ہوئے فوجی دستوں کی آمد سے باخبر ہونے پر حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے جوابی یلغار کی اور خونریز جھڑپ کے بعد روسی کٹھ پتلی فوجیوں کو مار بھگایا۔ افغان عوام کو جبری بھرتی کی مہم سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں ایک مجاہد شہید اور آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ اگلے روز روسی طیاروں نے سب ڈویژن دولت آباد کے دیہاتوں پر بمباری کی جہاں تیرہ افغان شہری شہید اور فصلوں کے علاوہ دس مکان جلنے کا

ڈھیر بن گئے۔

دریں اثنا روسی سرحد پر واقع صوبہ فاریاب سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی اور حزب اسلامی کے مجاہدین نے سب ڈویژنل قصبے شیرین نگاب میں حفاظتی چوکیوں کو راکٹوں سے نشانہ بنایا۔ ۱۱ اگست کی اس کاروائی میں چودہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ جب دو ٹینک اڑا دیئے گئے، تیز رفتار حملے کے دوران جوابی فائرنگ سے تین مجاہد شہید اور دس زخمی ہوئے اسی روز مجاہدین نے شیرین نگاب قصبے کے نزدیک ایک اور حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے جہاں کے نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔ تاہم ایک مجاہد شہید اور چار زخمی ہو گئے۔

تاریخ ساز جنگ جاری رکھیں، محمد علی کا افغان مجاہدین کو پیغام

عالم اسلام افغانوں کے ساتھ ہے، افغانستان پر ملحدوں کی حکومت قائم نہیں ہو سکتی

۱۳ اکتوبر۔ سابق ہیوی ویٹ عالمی چیمپئن محمد علی نے افغان مجاہدین سے کہا ہے کہ غاصب روسیوں اور ملحدوں کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے اس جدوجہد میں امت مسلمہ پورے طور پر اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ ہے۔

ایمنسٹی افغان پریسی پاکستان بیورو کے بیورو چیف مختار حسن کو پشاور میں خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے سابق عالمی چیمپئن محمد علی نے واضح کیا۔ کہ دنیا بھر کے مسلمان سوویت روس کو افغانستان پر حکومت کرنے اور انہیں افغان ملت کو غلام بنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی منکروں کے خلاف جدوجہد کرنے میں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہو جائے اسے کوئی سپر پاور شکست نہیں دے سکتی۔ محمد علی نے افغانوں کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ وہ اپنی تاریخ ساز جنگ جاری رکھیں۔

انہوں نے کہا کہ سوویت روس سے نبرد آزما اپنے افغان بھائیوں کی مدد کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ افغان مہاجرین کی خیمہ بستیوں کے دورے پر اپنے تاثرات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محمد علی نے کہا کہ مجھے افغانوں کے ایمان اور عزم پر فخر محسوس ہوتا ہے۔ ہمارے یہ مسلمان بھائی جس جذبے کے ساتھ روسیوں کے خلاف برسرپیکار ہیں اسے دیکھ کر مجھے بہت حوصلہ ملا ہے اور میں اپنے اندر قوت کا احساس ابھرتا محسوس کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وہ امریکہ واپس جا کر مسلمانوں کے علاوہ دیگر ممالک کو افغانوں کے جذبے اور عزم سے روشناس کرائینگے اور ان ممالک میں بھی جائیں گے۔ جہاں مسلمان با اختیار ہیں اور انہیں افغان بھائیوں کی امداد کے لئے مزید سرگرم عمل کریں گے۔

پاکستان میں تیس لاکھ افغان مہاجرین کو پناہ فراہم کرنے کے سلسلے میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے سابق چیمپئن نے کہا کہ انہیں اس بات پر فخر محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ ان عظیم کوششوں اور قربانیوں کے لئے اللہ تعالیٰ پاکستان اور پاکستانی عوام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام مسلمان ممالک افغان مہاجرین کے لئے وہ سب کچھ کریں گے۔ جو ان کے لئے ممکن ہوگا۔

افغان مہاجرین کی امداد کے لئے ذاتی کوششوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں محمد علی نے کہا کہ وہ اپنے دوروں بالخصوص امریکہ میں عوام کو افغان کے مسائل سے آگاہ کریں گے اور ان سے اپیل کریں گے کہ افغان مہاجرین کے لئے امداد اور عطیات کا سلسلہ تیز کر دیں۔

اُن سے پوچھا گیا کہ وہ افغان مہاجرین کی امداد کے لئے کوئی ادارہ قائم کرینگے تو انہوں نے کہا کہ وہ اس بارے میں اپنے وکیل اور مینیجروں سے مشورہ کرینگے محمد علی نے واضح کیا کہ افغان بھائیوں کے مصائب کم کرنے کے لئے، جو کچھ ممکن ہو سکا کریں گے۔ کیونکہ افغان اپنی آزادی کی جائز اور منصفانہ جنگ لڑ رہے ہیں

کابل کے نزدیک وادی پغمان اور صوبہ تخار میں تین روسی طیارے اور ایک ہیلی کاپٹر تباہ

موصولہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے کابل کی وادی پغمان میں دو روسی مگ طیارے مار گرائے جب کہ ایک روسی طیارہ اور ایک ہیلی کاپٹر شمالی افغان صوبے تخار میں نشانہ بنائے گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق روسی جیٹ طیاروں کی نگرانی میں دو ہیلی کاپٹر صوبہ تخار کے ہیڈ کوارٹر طالقان کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں کا سراغ لگانے کے لئے ۲۴ ستمبر کی صبح پرواز کر رہے تھے۔ کہ ایک طیارہ اور ایک ہیلی کاپٹر مجاہدین کی اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کا نشانہ بن گئے۔ روسی جیٹ طیارہ اور گن شپ ہیلی کاپٹر طالقان شہر کے جنوب میں پندرہ کلومیٹر دور گر کر تباہ ہو گئے۔ جس کے ملبے کی زد میں آ کر روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔

افغانستان میں ستمبر کے پہلے پندرہ روز میں سولہ طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ، ۵۶۷ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی، نو ٹینک فوجی گاڑیاں اور ٹرک اڑا دیئے گئے

۲۸ ستمبر۔ افغانستان میں مجاہدین نے ستمبر کے پہلے دو ہفتوں میں مجموعی طور پر سات طیارے اور نو ہیلی کاپٹر مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ روسی کٹھ پتلی دستوں کو بھاری جانی نقصانات کے علاوہ نو ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، ٹرکوں اور آئل ٹینکروں سے محروم کر دیا گیا۔

جہادی ذرائع نے چھاپہ مار کارروائیوں کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ایک اہم معرکہ ۸ ستمبر کی صبح انجام دیا۔ جب غزنی ایئر پورٹ کے رن وے پر کھڑے دو مگ طیارے اور پانچ ہیلی کاپٹر راکٹوں کی بوچھاڑ سے ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ تباہ ہونے والے روسی طیاروں میں چار ٹرانسپورٹ طیارے شامل ہیں جن میں دو صوبہ پکتیا کے محاذ جوست پر اور تیسرا ٹرانسپورٹ طیارہ صوبہ کنڑ کے صدر مقام فرار شریف کے ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے نشانہ بنایا گیا۔

ایک ٹرانسپورٹ طیارہ کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان کے دارالحکومت چاریکار کے نزدیک اینٹی ایئر کرافٹ گنوں سے ۵ ستمبر کو گرا لیا گیا۔

غزنی ایئر پورٹ کے علاوہ دیگر تمام ہیلی کاپٹر اور ایک بمبار طیارہ صوبہ پکتیا کے علاقے علی خیل اور جوست میں تباہ کئے گئے۔

مجاہدین کے ذرائع نے نو ٹینکوں بکتر بند گاڑیوں، ٹرکوں اور آئل ٹینکروں کا صفایا کرنے کے ساتھ چودہ ہلکی اور بھاری مشین گنوں، دو رجنوں کلاشنکوف رائفلوں اور بھاری مقدار میں گولہ بارود پر قبضہ کرنے کی اطلاع دی ہے۔

چھاپہ مار کارروائیوں میں پانچ سو ستاسٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ جب کہ اٹھارہ حفاظتی چوکیاں تباہ کر دی گئیں۔

دو ماہ کی مسلسل لڑائی میں قندھار چھاؤنی کا نصف حصہ تباہ

جنرل نجیب نے گزشتہ ماہ دو بار قندھار کا دورہ کیا

۵ ستمبر (اے ایف پی) کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے ذرائع ابلاغ نے اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ دو ماہ کی مسلسل لڑائی کے نتیجے میں قندھار چھاؤنی کا نصف حصہ تباہ اور ائیر پورٹ کے علاوہ متعدد فوجی کیمپ شدید متاثر ہوئے ہیں۔

ریڈیو کابل نے اپنی حالیہ نشریات میں قندھار کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ قندھار میں گزشتہ مئی سے چھاپہ مار کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے تاہم جولائی اور اگست کے مہینے وہاں مسلسل لڑائی ہوتی رہی ہے

ریڈیو کا کہنا ہے کہ قندھار ان میں شامل ہے جہاں مجاہدین کے مضبوط مراکز ہیں اور وہ مستعدی سے چھاپہ مار حملے کرتے ہیں۔ قندھار میں نقصانات کی تفصیل بتاتے ہوئے ریڈیو کابل نے تصدیق کی ہے کہ مسلسل جنگ کی بنا پر قندھار گیریژن کا نصف

فرمانِ الٰہی

تم میں کچھ لوگ ایسے ضرور رہنے چاہئیں

تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئے۔ جو نیکی کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے (آلِ عمران)

تشریح:

قومی اور اجتماعی زندگی کے لئے جس طرح یہ ضروری تھا کہ ان کا کوئی مضبوط و مستحکم رشتہ وحدت ہو جس کو پہلی آیت میں اعتصام بحبل اللہ کے الفاظ سے واضح فرمایا گیا ہے۔

اسی طرح رشتہ کو قائم اور باقی رکھنے کے لئے یہ دوسرا عمل بھی ضروری ہے جو اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یعنی دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن و سنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور بُرے کاموں سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے تاکہ اللہ کی رسّی ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے بقول "اللہ کی یہ رسّی ٹوٹ تو نہیں سکتی ہاں چھوٹ سکتی ہے۔"

اس لئے قرآن کریم نے اس رسّی کے چھوٹ جانے کے خطرے کے پیشِ نظر یہ ہدایت جاری فرمائی کہ ہر مسلمان جس طرح خود نیک عمل کرنے کو اور گناہ سے بچنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس کو بھی ضروری سمجھے کہ دوسرے لوگوں کو بھی نیک عمل کی ہدایت اور بُرے اعمال سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی ذمّہ داری ہر مسلمان پر ڈالنے کے لئے قرآن کریم میں بہت واضح ارشادات ہیں۔

(معارف القرآن)

حصہ تباہ ہو چکا ہے جب کہ ائیر پورٹ اور فوجی کیمپوں کے ساتھ نواحی علاقوں میں فوجی تنصیبات اڑا دی گئیں۔

ریڈیو نے اعتراف کیا کہ روسی حکام نے تحریک مزاحمت کے کمانڈروں کو کئی بار مصالحت کی پیش کش کی تھی جسے مسترد کر دیا گیا۔

قندھار میں صورت حال کی سنگینی کے پیش نظر کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ جنرل نجیب نے ماسکو سے واپسی آنے کے بعد دو بار ۲۰ اور ۲۷ اگست کو قندھار کا دورہ کیا جس کے دوران مجاہدین نے قندھار کے فوجی ہیڈ کوارٹر پر حملے کئے۔

صوبہ نیمروز میں دو حفاظتی چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ، چھاپہ مار کاروائیوں کے دوران پندرہ روسی فوجی ہلاک و زخمی چار مجاہد شہید ہو گئے

ایران اور پاکستان سے ملنے والے افغانستان کے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین نے فاشش رود کے علاقے میں دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے

اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے اگست کے دوسرے ہفتے صوبائی ہیڈ کوارٹر زرنج سے شمال مشرق کی طرف سب ڈویژن فاشش رود میں چھاپہ مار کاروائیاں کیں۔ جس کے دوران دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

ان حفاظتی چوکیوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

تیز رفتار حملوں میں پندرہ روسی فوجی ہلاک اور زخمی بتائے گئے ہیں جب کہ چار مجاہد شہید ہو گئے

کابل میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے فوجی کمانڈروں کا اجلاس

افغان دارالحکومت کابل میں ۲ ستمبر کو کٹھ پتلی انتظامیہ کے فوجی کمانڈروں کی کانفرنس کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ختم ہو گئی۔ کابل میں تحریک مزاحمت کے بہرد سرکاری حلقوں نے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کو بتایا ہے کہ دو روزہ فوجی کانفرنس افغانستان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیوں کے سلسلے طلب کی گئی تھی۔ وزارت دفاع کے زیر اہتمام منعقدہ کانفرنس میں فوجی کمانڈروں نے قابض روسی حکام پر الزام لگایا کہ مجاہدین کے خلاف کاروائیوں میں کٹھ پتلی فوجیوں کو آگے رکھا جاتا ہے۔ جب کہ روسی دستے بکتر بند گاڑیوں میں سوار بہت پیچھے رہتے ہیں۔ فوجی کمانڈروں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ روسی دستوں کو قیام و طعام کی اعلیٰ سہولتیں میسر ہیں۔ جن کے مقابلے میں کٹھ پتلی فوجی ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہیں۔ یاد رہے کہ کابل ریڈیو نے فوجی کانفرنس کی خبر نشر کی تھی۔ تاہم اس بارے تفصیلات میں بتائی گئیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق کابل کے شہری چھاپہ مار مجاہدین نے کوٹہ سنگی اور کوتل باد کے علاقوں میں ۲۹ اگست کو فوجی کیمپوں پر حملے کئے۔ جہاں ایک افسر سمیت بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

صوبہ وروک میں روسی فوجی قافلے پر حملہ

صوبہ وروک کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر میدان شہر کے نزدیک کابل قندھار شاہراہ پر واقع ارغندے کے مقام روسی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ ۵ ستمبر کی اس کاروائی میں راکٹوں اور میزائلوں کی بوچھار کر کے مجاہدین نے ایک ٹینک اور چار ٹرک تباہ کر دیئے جب کہ دو بھاری مشین گنیں۔ سات اسی کلاشن کوف رائفلیں اور تین وائرلیس سیٹوں کے علاوہ سامان رسد پر قبضہ کر لیا گیا۔ خونریز جھڑپ میں سترہ روسی فوجی ہلاک و زخمی اور دس گرفتار کر لئے گئے جب کہ ایک مجاہد جوابی فائرنگ سے شہید ہو گیا۔

ادھر قندھار شہر میں مجاہدین نے عیدگاہ دروازے کے نزدیک سرکاری دفاتر کو بجلی فراہم کرنے والا پاور ہاؤس تباہ کر دیا۔ ۳۱ اگست کی اس کاروائی میں مجاہدین نقصان سے محفوظ رہے ایک روز قبل قندھار کے مضافاتی قصبے ارغنداب میں مجاہدین نے راکٹ برسا کر ایک حفاظتی چوکی تباہ کر دی۔ جہاں آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔

وادی پنجشیر میں روسی فضائیہ کی اندھا دھند بمباری

افغانستان کے صوبے کاپیسا کی وادی

پنجشیر میں روسی طیاروں نے اندھا دھند بمباری کی ہے۔ جہاں گذشتہ ماہ جھڑپوں کے دوران دو گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ اور نو سے زائد روسی فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ روسی خفائیہ کے طیاروں نے اگست کے دوسرے ہفتے وادی کے بیشتر علاقوں کو بمباری کا نشانہ بنایا۔ تاہم اس سلسلے میں ہونے والے نقصان کا علم نہیں ہو سکا۔ وادی پنجشیر میں موجودہ وقت کمانڈر احمد شاہ مسعود کے نائب محمود ارسلان مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں۔

قندھار کی طرف آنے والے راستوں پر مجاہدین کا کنٹرول۔ قابض روسی حکام کی طرف سے جنگ بندی کی تجویز مسترد کر دی گئی

۱۰ ستمبر۔ افغانستان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین قندھار شہر کی طرف آنے والے راستوں کا کنٹرول حاصل کر کے روسی دستوں کو محصور کر دیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے ۵ ستمبر کی رپورٹ میں بتایا ہے کہ قندھار کے محاصرے میں سات جماعتی اتحاد میں شامل تنظیموں کے دو ہزار سے زائد مجاہدین شریک ہیں۔ محاصرے کے ساتھ قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین اپنی کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں جن کے دوران دو ٹینک اور دو فوجی جیپیں تباہ کر دی گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ ستمبر کو جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے کمانڈر ملا نقیب اللہ کی قیادت میں ارغنداب اور چار باغ کے علاقوں میں گشتی فوجی دستوں پر حملے کئے جنہیں ایک ٹینک سے محروم ہونا پڑا۔ ان حملوں میں چودہ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ چالیس گرفتار کر لئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق بعض روسی حکام کی ہدایت پر کٹھ پتلی انتظامیہ کے تین وزراء ان دنوں قندھار چھاؤنی میں مقیم ہیں جو مجاہدین کو جنگ بندی پر آمادہ کرنے کے لئے کابل سے بھیجے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین نے جنگ بندی کی تجویز مسترد کر دی ہے یاد رہے کہ ۷ ستمبر کو جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے قندھار میں روسی فوج کے گریژن ہیڈ کوارٹر پر یلغار کر کے روسی دستوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان سے دوچار کیا تھا۔

افغان عوام اور مجاہدین پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں، تحریک مزاحمت روسی سامراج کی راہ میں آخری رکاوٹ ہے، حاجی محمد جاوید

پاکستان کے صوبہ سرحد کی اسمبلی کے رکن حاجی محمد جاوید نے خبردار کیا ہے کہ افغان تحریک مزاحمت روسی سامراج کی راہ میں آخری رکاوٹ ہے۔ جس کی خدا نخواستہ ناکامی اس خطے میں روسی توسیع پسندی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ پشاور میں قائد اعظم محمد علی جناح کی برسی کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بابائے قوم کی قیادت میں جس نظریے اور مقاصد کی خاطر برصغیر کے مسلمانوں نے قربانیاں دی تھیں آج وہی نصب العین افغان ملت کے پیش نظر ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغان عوام اور مجاہدین اپنی آزادی اور سالمیت کے ساتھ پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ حاجی محمد جاوید نے واضح کیا کہ روس اور ہندوستان کے درمیان قدر مشترک پاکستان دشمنی ہے اور یہ حقیقت ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے۔ کہ ہم اپنے دشمنوں کو سمجھنے میں دھوکہ نہ کھائیں۔

غزنی ایئر پورٹ پر مجاہدین کا میزائلوں سے حملہ، آٹھ روسی فوجی ہلاک و زخمی، گولہ بارود کا ڈپو نذر آتش ہو گیا

لندن ۱۴ اگست (اڑانس افغان) افغانستان کے تاریخی شہر غزنی میں مجاہدین نے فوجی ہوائی اڈے پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ کیا جس سے فوجی تنصیبات کے علاوہ اسلحے اور گولہ بارود کا ذخیرہ نذر آتش ہو گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۵ اگست کی اس کاروائی میں کم از کم آٹھ روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اسی روز غزنی کے نزدیک کابل قندھار شاہراہ پر مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگیں پھٹنے سے گشتی فوجی دستے کی ایک بکتر بند گاڑی تباہ اور عملہ ہلاک ہو گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سال رواں کے دوران مجاہدین نے تیسری بار غزنی ایئر پورٹ کو نشانہ بنایا ہے۔

صوبہ زابل میں روسی فوجی دستے کی پسپائی طوفانی یلغار میں ایک ٹینک تباہ اٹھارہ روسی فوجی ہلاک زخمی ہوگئے

جنوب مشرقی افغان صوبے زابل میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر قلات غلزئی سے قندہار جانے والے روسی فوجی قافلے پر یلغار کرکے اسے واپسی کے لئے مجبور کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۷ اگست کی صبح کابل قندہار شاہراہ پر جلاک قصبے کے نزدیک روسی فوجی دستے کو جا لیا جسے راکٹوں کی بوچھاڑ کے نتیجے میں ایک ٹینک سے محروم ہونا پڑا۔ اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے روسی فوجی قافلہ تقریباً اٹھارہ لاشیں اور زخمی قلات غلزئی کی سمت واپس چلا گیا۔ اس معرکے میں مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے (آزاد افغان)

صوبہ تخار میں پندرہ روسی فوجی گرفتار

روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے تخار میں مجاہدین نے دریائے آمو پر واقع سرحدی قصبے ارچی کے نزدیک ہیڈ کی حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ اطلاعات کے مطابق ۱۳ جولائی کی اس کاروائی میں حفاظتی چوکی کا دستہ خونریز جھڑپ کے بعد بھاگ نکلا تاہم پندرہ روسی فوجی مجاہدین کے قابو آگئے۔ فوجی دستے کی فائرنگ سے پانچ مجاہد شہید اور چودہ زخمی ہوگئے۔

حفاظتی چوکی سے اٹھارہ کلاشن کوف رائفلیں ایک وائرلیس سیٹ اور گولہ بارود کی بھاری مقدار سمیت کئی مجاہدین کے

قندہار میں جنرل نجیب کی آمد پر مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں

فوجی ہیڈ کوارٹر پر میزائلوں اور گولہ باری سے چوبیس روسی فوجی ہلاک و زخمی

افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندہار میں مجاہدین نے کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ جنرل نجیب کی موجودگی میں فوجی ہیڈ کوارٹر کو میزائلوں اور گولہ باری سے نشانہ بنایا جہاں چوبیس روسی فوجی ہلاک و زخمی بتائے گئے ہیں۔

اطلاعاتی ذرائع کے مطابق ۲۰ اگست کو جنرل نجیب کی آمد پر مجاہدین نے قندہار کے فوجی ہیڈ کوارٹر پر میزائل برسائے جس سے اسلحے کے ڈپو میں آگ لگ گئی بعض غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق فوجی ہیڈ کوارٹر پر حملے کے وقت جنرل نجیب وہاں موجود تھے۔

اگلے روز مجاہدین نے السوئی کے علاقے میں فوجی کیمپ پر مارٹر کے گولے برسائے۔ یہاں جانی نقصان کے علاوہ فوجی کیمپ کی تنصیبات شدید متاثر ہوئیں اس کاروائی میں سات جماعتی اتحاد کے حریت پسند مشترکہ طور حصہ لے رہے تھے۔

یاد رہے کہ ۱۸ اگست کی صبح مجاہدین نے جنرل نجیب کو ہرات ہوائی اڈے کے نزدیک روسی فوجی مرکز میں محصور کر دیا تھا۔ جس کے نتیجے میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے سربراہ کو وہاں سے فرار ہونا پڑا۔

صوبہ ننگرہار میں حفاظتی چوکیوں پر حملے

افغانستان کے مشرقی صوبے ننگرہار میں مجاہدین نے ۲۲ اگست کو سرخ رود کے علاقے میں حفاظتی چوکیوں پر یلغار کر کے ایک ٹینک اور ایک گاڑی اڑا دی۔

اگلے روز روسی دستوں نے مجاہدین کے مرکز پر انتقامی حملہ کیا جسے شدید مزاحمت کے بعد ناکام بنا دیا گیا۔ اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے مجاہدین نقصان سے محفوظ رہے۔ تاہم حملہ آور دستوں کا ایک ٹینک تباہ اور اس کا عملہ ہلاک ہو گیا۔

حفاظتی چوکی کو عارت دستی بموں سے اڑا دی۔ گرفتار ہونے والے روسی فوجیوں کو آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا۔

وادی لوگر میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر فضائیہ اور بکتر بند دستوں کے حملے، مزاحمت کے دوران متعدد روسی فوجی ہلاک، چار ٹینک تباہ ہوگئے

کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں مجاہدین نے بڑے پیمانے پر انتقامی فوجی کاروائی ناکام بنا دی جس میں روسی طیاروں کے علاوہ بکتر بند دستے شریک تھے۔

ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق ۱۰ اگست کو مجاہدین کی کامیاب

چھاپہ مار کارروائیوں کے اگلے روز خوست آغا قصبے کے نزدیک روسی بکتر بند دستے فضائیہ کی امداد سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ آور ہوئے۔ فوجی کارروائی کے دوران ہیلی کاپٹروں کے ذریعے روسی کمانڈوز اتارے گئے۔ جب کہ بھاری توپ خانہ بھی مجاہدین کے مراکز کو نشانہ بنا رہا تھا۔ دن بھر کی خونریز لڑائی کے بعد مجاہدین حملہ آور روسی دستوں کو پسپائی میں کامیاب ہوگئے۔ جو چار ٹینکوں کا ملبہ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ روسی طیاروں کی بمباری سے مجاہدین کے ٹھکانے محفوظ رہے تاہم دیوالک، گلابو، دیہہ نو اور قلعہ احمدزئی کی دیہی آبادیاں متاثر ہوئیں جہاں پانچ افغان شہری شہید اور اٹھائیس زخمی ہو گئے۔

جلال آباد شہر میں بم کا شدید دھماکہ

خاد کا دفتر اور سرکاری عمارات شدید متاثر، ڈیڑھ سو سے زائد ہلاک و زخمی

لندن ۲۷ اگست (آئرلینڈ افغان مشرقی افغان صوبے ننگرہار کا ہیڈ کوارٹر جلال آباد ۲۳ اگست کی صبح دس بجے بم کے شدید دھماکے سے لرز اٹھا۔ جس سے ابتدائی اطلاعات کے مطابق ایک سو پچاس سے زائد سرکاری اہلکار ہلاک اور زخمی ہوگئے ہلاک ہونے والوں کی اکثریت خاد کے ایجنٹوں پر مشتمل ہے جو اپنے دفتر ایک اجلاس میں شریک تھے۔

ایجنسی افغان پریس کے نمائندے سلطان صدیقی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ۲۳ اگست کو جلال آباد شہر کے پختونستان چوک کے قریب کھڑے ٹرک میں نصب بم خوفناک دھماکے سے پھٹ گئے۔ جس سے ٹرک کا ملبہ دو فرلانگ کے علاقے میں بکھر گیا۔

اس دھماکے سے پختونستان چوک سے سو میٹر کے فاصلے پر خاد کا دفتر ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ جب کہ ملحقہ چار سرکاری عمارات کے بیشتر حصے تباہ ہو گئے۔ بم کے دھماکے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے سات جماعتی اتحاد کی ایک تنظیم سے منسلک شہری چھاپہ مار مجاہدین نے بتایا ہے کہ بموں میں بھاری مقدار دھماکہ خیز مواد بھرا ہوا تھا۔ یاد رہے کہ گذشتہ ۲۸ فروری کو بم کے دھماکے سے جلال آباد میں واقع لیس اسٹیشن تباہ اور بتیس افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ جب کہ ۹ اگست کو مجاہدین نے گرڈ اسٹیشن اڑا دیا تھا۔

صوبہ بغلان میں بموں کے دھماکوں میں انیس روسی اور کٹھ پتلی عہدے دار ہلاک

شاہراہ سالانگ پر واقع شمالی افغان صوبے بغلان میں بموں کے دھماکوں میں انیس افراد ہلاک ہوگئے جن میں بارہ روسی عہدے دار اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے سات اہلکار شامل ہیں۔

پل خمری قصبے میں پہلا دھماکہ ۵ اگست کی صبح مشرک چوک کے نزدیک حفاظتی چوکی میں ہوا جہاں متعدد کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اسی روز روسی فوجی کیمپ کے سینما ہال کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ جس میں قابض روسی انتظامیہ کے عہدے دار اور کٹھ پتلی اہلکار فلم دیکھ رہے تھے۔ بم کے شدید دھماکے کے ساتھ سینما ہال میں آگ لگ گئی ایک محتاط اندازے کے مطابق بارہ روسی اور سات کٹھ پتلی عہدے دار ہلاک بتائے گئے ہیں۔ جبکہ زخمیوں کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

صوبہ غزنی میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا، وادی لوگر میں مجاہدین کے ذرائع آمد و رفت بند کرنے کی کوشش

افغانستان کے صوبے غزنی میں مجاہدین نے کابل قندہار شاہراہ پر واقع قصبے قرہ باغ کے نزدیک روسی ہیلی کاپٹر کو مار گرایا۔ ادھر وادی لوگر میں مجاہدین نے روسی کٹھ پتلی دستوں کی فوجی کارروائی ناکام بنا دی۔ جس کا مقصد مجاہدین کے ذرائع آمد و رفت بند کرنا تھا۔

ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ روسی ہیلی کاپٹر ۱۶ جولائی کی صبح قرہ باغ قصبے کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں کا جائزہ لے رہا تھا کہ طیارہ شکن توپ کا شکار ہو گیا۔ اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنتے ہی ہیلی کاپٹر کو آگ لگ گئی۔ جس کے ملبے کی زد میں آکر روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔

دریں اثنا مجاہدین نے وادی لوگر کے مقام شیخک میں روسی کٹھ پتلی دستے پر یلغار کر کے راکٹوں کے ذریعے ایک ٹینک اور تین گاڑیاں تباہ کر دیں۔ فوجی دستہ گردیز سے افغان دارالحکومت کابل جا رہا تھا۔ قبل ازیں ۱۸ جولائی

کو مجاہدین نے وادی لوگر کے علاقے دربندی میں گھات لگا کر روسی بکتر بند دستے پر حملہ کیا جو ہیلی کاپٹروں کے ساتھ مجاہدین کے ذرائع آمد و رفت مسدود کرنے کے لئے فوجی کاروائی کر رہے تھے۔ دن بھر کی مزاحمت کے بعد حملہ آور دستے پسپا ہو گئے جن کی دو گاڑیاں تباہ اور عملہ ہلاک ہو گیا۔ اپنے مرکز کا دفاع کرتے ہوئے چار مجاہد شہید اور اٹھارہ زخمی ہوئے اسی معرکے میں ایک وائرلیس سیٹ اور بھاری مقدار میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

جلال آباد ایئر پورٹ پر مجاہدین کا ایک اور حملہ

رن وے پر کھڑے تین روسی ہیلی کاپٹر ایک طیارہ شدید متاثر ہوئے

لندن ۳ ستمبر (اڈاسٹن افغان) افغان مجاہدین نے جلال آباد ایئر پورٹ کو ایک بار پھر نشانہ بنایا ہے۔ جس کے دوران ہوائی اڈے کی عمارت کے علاوہ رن وے پر کھڑے چار طیارے اور ہیلی کاپٹر شدید متاثر ہوئے۔

ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے۔ مجاہدین نے ۲۸ اگست کی صبح جلال آباد ایئر پورٹ پر میزائل اور راکٹ برسانے کے ساتھ ۱۲۲ ایم ایم توپوں سے گولہ باری کر دی۔ اس کاروائی میں جانی نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ جب کہ رن وے پر کھڑے ایک مگ طیارہ اور تین ہیلی کاپٹر ناکارہ بنا دیئے گئے۔ مجاہدین کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے سال رواں میں تیسری بار جلال آباد ایئر پورٹ کو نشانہ بنایا ہے

قندھار شہر کے نزدیک

سب ڈویژنل کمشنر ہلاک کر دیا گیا

قندھار شہر کے ملحقہ سب ڈویژن ارغنداب میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے ایک اہلکار نے سب ڈویژنل کمشنر (داؤسوال) پر فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں سب ڈویژنل کمشنر موقع پر ہلاک ہو گیا۔

اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والا سب ڈویژنل کمشنر مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیوں کا جائزہ لینے کے لئے اجلاس کی صدارت کر رہا تھا کہ بحث کے دوران کٹھ پتلی عہدے دار نے سب ڈویژنل کمشنر پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس واقعے کی اطلاع ملنے پر گورنر قندھار کیم صفائی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ارغنداب پہنچ گئے جہاں متعدد سرکاری اہلکار گرفتار کر لئے گئے۔

(اڈاسٹن افغان)

قندھار شہر کے نزدیک مجاہدین

کی چھاپہ مار کاروائی، بارودی

سرنگ پھٹنے سے جیپ میں سوار

آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے

قندھار شہر کے مضافاتی علاقے ڈنڈ میں ۲۲ جولائی کو مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک فوجی جیپ تباہ ہو گئی۔

اطلاعات کے مطابق چہل زینہ کے مقام پر فوجی جیپ زبردست دھماکے سے ملبے کا ڈھیر بن گئی جس میں سوار ایک افسر سمیت آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے روسی کٹھ پتلی فوجیوں کی لاشیں بعد ازاں ہیلی کاپٹر کے ذریعے قندھار چھاؤنی منتقل کی گئیں۔

مجاہدین نے صوبہ غور کے ہیڈ کوارٹر

کو گھیرے میں لے لیا۔ قندھار چھاؤنی

کو رسد لیجانے والے قافلے پر صوبہ ملمند کے

مجاہدین کا حملہ

۳۰ ستمبر۔ وسطی افغانستان کے صوبے غور میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر چغچران کے علاوہ ہرات جانے والی سڑک پر واقع سب ڈویژنل قصبوں شہرک اور توتک کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مجاہدین کی شدید ناکہ بندی کے باعث چغچران میں محصور روسی کٹھ پتلی دستوں کے لئے قندھار سے ٹرانسپورٹ طیاروں کے ذریعے خوراک اور رسد پہنچایا جا رہا ہے۔ ادھر شہرک اور توتک میں فوجی دستوں کے لئے روسی ٹرانسپورٹ طیارے اشیائے خوردنی اور سامان رسد گرا کر فرار ہو جاتے ہیں محاصرے کی کاروائی میں حرکت اسلامی کے علاوہ سات جماعتی اتحاد کی تنظیمیں شامل ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبہ غور کے زیر محاصرہ صدر مقام چغچران اور سب ڈویژنل قصبوں شہرک اور توتک کے

علاوہ دیگر تمام علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے۔ ادھر جنوبی افغان صوبے ہلمند سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق کمانڈر باز محمد خان کی قیادت میں مجاہدین نے وارسنجر کو کابل ھرات شاہراہ پر گرشک قصبے کے نزدیک فوجی قافلے پر حملہ کیا جو سوسے زائد ٹرکوں پر سامان رسد لے قندھار جارہا تھا فوجی قافلے میں متعدد ٹرک اور بکتر بند گاڑیاں شامل تھیں جبکہ چودہ طیارے اور ہیلی کاپٹر فوجی قافلے کے ساتھ پرواز کررہے تھے سخت حفاظتی اقدامات اور بمباری کے پیش نظر مجاہدین زیادہ دیر تک چھاپہ مار کاروائی نہ رکھ سکے تاہم سامان رسد کے تین ٹرک ڈاکٹروں کے فائر سے تباہ کردیئے گئے

صوبہ پکتیا میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کردیا گیا۔ انتقامی بمباری سے چار مرد اور خواتین شہید ایک بچہ زخمی

۲ راکتوبر۔ افغانستان کے صوبے پکتیا میں مجاہدین نے ایک روسی ہیلی کاپٹر طیار گرانے کے علاوہ خوست چھاؤنی پر گولہ باری کی ہے جہاں ہونے والے نقصانات کا فوری طور پر اندازہ نہیں ہوسکا۔ صوبہ پکتیا میں حزب اسلامی یونس خالص کے کمانڈر عمومی مولانا جلال الدین حقانی کے نائب مولانا جلال الدین شریعت یار نے ایجنسی افغان پریس کو چھاپہ مار کاروائیوں کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا کہ ۲ ر ستمبر کو مجاہدین نے کمانڈر مولانا نظام الدین حقانی کی قیادت میں روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ انیٹی ایرکرافٹ گن کا نشانہ بنتے ہی روسی ہیلی کاپٹر خوست قصبے کے نزدیک گر کر تباہ ہوگیا۔ جس کے ملبے کی زد میں روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا اسی روز انہی مجاہدین نے خوست چھاؤنی پر دو مارٹر توپ اور مارٹروں سے گولہ باری کی جس سے فوجی تنصیبات اور ایک بیرک کو آگ لگ گئی۔ کمانڈر محمد یعقوب شریعت یار کے مطابق مجاہدین نے درگئی۔ متون موسیٰ خان قلعہ اور مانی کنڈاؤ کے علاقوں میں ستمبر کے چوتھے ہفتے تیز رفتار حملے کرکے روسی کٹھ پتلی دستوں کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا ہے انہوں نے بتایا ہے کہ دوران کے حملے میں روسی طیاروں کی انتقامی بمباری سے دو عورتیں اور دو مرد شہید ہوگئے جبکہ ایک بچہ شدید زخمی ہوا۔

کٹھ پتلی انتظامیہ کے متارب دھڑوں میں نجیب کی جانشینی کیلئے کشمکش قابض روسی حکام ڈاکٹر نجیب کا متبادل تلاش کرنے میں اختلافات کا شکار ہیں

افغان دارالحکومت کابل سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قابض روسی حکام ڈاکٹر نجیب کا متبادل تلاش کرنے میں اختلافات کا شکار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ نجیب کا جانشین بننے کے لئے خلق دھڑے کے سید محمد گلاب زوئی اور پرچم دھڑے کے میجر جنرل نذر محمد جنرل محمد رفیع اور وزیر دفاع جنرل غلام فاروق یعقوبی امیدوار ہیں۔ جنرل نذر محمد اور جنرل محمد رفیع ماسکو میں چار ماہ تک "نظریاتی تربیت" پانے کے بعد حال ہی میں کابل واپس آئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مسئلہ افغانستان کو فوجی طریقے سے حل کرنے کا حامی قابض روسی حکام کا ایک لوئر لیول وزیر حفیظ سید محمد گلاب زئی کی حمایت کررہا ہے جبکہ افغان بحران کا سیاسی حل تلاش کرنے کے لئے سرگرم روسی گروہ جنرل محمد رفیع کو ڈاکٹر نجیب کا جانشین بنانا چاہتا ہے (اژانس فرانس)

صوبہ پکتیا میں فوجی سامان رسد لانے والے دو روسی ٹرانسپورٹ طیارے تباہ

۹ راکتوبر۔ مجاہدین کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ افغانستان کے جنوب مشرقی صوبے پکتیا میں فوجی سامان رسد لانے والے دو روسی ٹرانسپورٹ طیارے تباہ کردیئے گئے کمانڈر نظام الدین حقانی نے ایجنسی افغان پریس کو بتایا ہے کہ روسی ٹرانسپورٹ طیارے ۳ راکتوبر کی صبح خوست چھاؤنی اترتے ہوئے نشانہ بنائے گئے اور بوس انیٹی ایرکرافٹ گن کے فائر گئے سمی دونوں روسی طیاروں کو آگ لگ گئی جن کا ملبہ تور غر کے مقام پر گرا روسی طیارے کے پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ کمانڈر نظام الدین حقانی کے مطابق مجاہدین نے ایک روز قبل تور غر کے فوجی کیمپ پر گولہ باری کی جہاں بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے جبکہ ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔

طورخم کے نزدیک مجاہدین اور روسی دستوں کی خونریز جھڑپیں

افغانستان کے مشرقی صوبے ننگرہار میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان خونریز جھڑپوں کی اطلاعات

ملی ہیں جس کے نتیجے میں پاک افغان سرحد کے نزدیک دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ اتحاد اسلامی افغانستان کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حضرت اسامہؓ بن زید فرنٹ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے ۱۴ راکٹ پر کو نارنگ اور پشہ کے مقام فوجی ٹھکانوں پر بی ایم ۱۲ میزائلوں سے حملہ کیا۔ ان کارروائیوں کے دوران ہونے والے نقصانات کا اندازہ تیس ہو سکتا ہے روسی دستوں کی فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسی روز حزب اسلامی کے مجاہدین نے شمان کے علاقے میں مارگو اور اسمعیل سر کی حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کیا جہاں ایک گھنٹے تک مزاحمت کے بعد روسی کٹھ پتلی فوجی بھاگ نکلے۔ ان چوکیوں سے ایک مارٹر گن، دو راکٹ لانچر (آر پی جی) اور اسلحے کی بھاری کھیپ مجاہدین کے ہاتھ آئی (رائٹر، افپا)

کابل کی فوجی تنصیبات پر مجاہدین کا میزائلوں سے حملہ۔ صوبہ پکتیا میں ایک روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا

۱۹ ستمبر۔ افغان دارالحکومت کابل میں مجاہدین نے فوجی تنصیبات کو میزائلوں سے نشانہ بنایا جس سے فوجی مذبح خانہ اور رسد کا گودام تباہ ہونے کے علاوہ خاد کا ہیڈ کوارٹر شدید متاثر ہوا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۸ ستمبر کو درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں سے کابل پر حملہ کیا جہاں فوجی ٹھکانوں کے ساتھ متعدد روسی فوجی ہلاک و زخمی تبلیغ گئے ہیں کابل کے علاقے شش درہ میں خاد کے ہیڈ کوارٹر کی تمارت کا بیرونی حصہ ملبے کا ڈھیر بن گیا اس حملے میں استعمال ہونے والے میزائل گذشتہ ماہ وادی لوگر میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران روسی دستوں سے چھینے گئے تھے۔ افغانستان کے مشرقی صوبے پکتیا میں مجاہدین نے سب ڈویژن سید کرم میں اپنے مرکز پر بمباری کرنے والا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ روسی بمباری ۹ ستمبر کو مشہد رحیمی فرنٹ سے منسلک مجاہدین کی تیز رفتار کارروائی کے بعد کی گئی جس کے دوران روسی فوجیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ روسی ہیلی کاپٹر گلان شاہ قلعہ کے مقام پر گر کر تباہ ہو گیا جس کا پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔ اسی علاقے میں سامان رسد لیجانے والی دو فوجی گاڑیاں مجاہدین کی نسب کردہ بارودی سرنگوں کا نشانہ بن گئیں۔

روسی علاقے سے صوبہ تخار میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری۔ صوبہ کندز میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے جاسوس کو گولی مار دی گئی

شمالی افغان صوبے تخار میں مجاہدین نے کمانڈر مامور نور احمد کی قیادت میں خواجہ غار قصبے کے نزدیک روسی فوجی کیمپ پر یلغار کی جس کے نتیجے میں متعدد روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ۲ ستمبر کی اس کارروائی کے بعد اسی روز دریائے آمو کے پار روسی علاقے سے مجاہدین کے ٹھکانوں پر گولہ باری کی گئی تاہم مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔ ادھر صوبہ کندز میں مجاہدین نے ۱۴ ستمبر کی صبح کٹھ پتلی انتظامیہ کے ایک جاسوس خوانی خان کو گولیوں کی باڑ مار دی۔ اس جاسوس کو جو کچھ عرصہ قبل تحریک مزاحمت کا ہمدرد بنکر مجاہدین سے آملا تھا۔ کٹھ پتلی انتظامیہ کے اہلکاروں سے لا بطہ قائم کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا گیا۔ بتایا گیا ہے اپنے جاسوس کی ہلاکت کا انتقام لینے کے لئے فوجی دستوں نے گل تپہ نامی گاؤں پر گولے برسائے جہاں دو عورتیں اور ایک بچہ شہید ہو گیا

صوبہ پکتیا اور وادی لوگر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

۲۹ ستمبر۔ افغانستان کے صوبے پکتیا اور وادی لوگر میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران اٹھارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور دو ٹینکوں کے علاوہ ایک گاڑی تباہ کر دی گئی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۸ ستمبر کو صوبہ پکتیا کے علاقے باک میں گشتی فوجی دستے پر حملہ کیا حضرت بلال فرنٹ سے تعلق رکھنے والے کمانڈر نواب خان کی قیادت میں اس کارروائی کے دوران آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ ادھر کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۵ ستمبر کو نبی شہر

انگن اور شیخ کے مقام حفاظتی چوکیوں پر راکٹوں سے یلغار کی جہاں دو ٹینک تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ اسی روز کوتل سود اگر کے علاقے میں مجاہدین نے راکٹ برسا کر گشتی فوجی دستے کی ایک گاڑی کا صفایا کر دیا۔ تباہ ہونے والی گاڑی میں سوار چار روسی فوجی موقع پر ہلاک ہو گئے۔

صوبہ لغمان میں مجاہدین کے مرکز پر روسی دستوں کا حملہ۔ خونریز جھڑپ میں آٹھ روسی فوجی ہلاک۔ ایک مجاہد شہید ہو گیا

افغان دارالحکومت کابل کے شمال مشرق کی طرف صوبہ لغمان میں مجاہدین نے ایک اور فوجی کارروائی ناکام بنا دی ہے جس کا مقصد سب ڈویژنل قصبے مندرود کا کنٹرول حاصل کرنا تھا۔ اطلاعات کے مطابق روسی دستوں نے ۱۳ ستمبر کو مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کیا جسے شدید مزاحمت کے بعد ناکام بنا دیا گیا۔ حملہ آور روسی اکٹھ لاشیں لے بھاگ نکلے جبکہ ایک مجاہد شہید ہو گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہتر لام کے جنوب میں واقع سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر مندرود پر مجاہدین نے ۳ ستمبر کو قبضہ کر لیا تھا جو اب تک برقرار ہے (ڈان انی افغان)

صوبہ تخار میں روسی آپریشنل کمانڈر ممدوف سمیت چالیس فوجی گرفتار

چھاپہ مار کارروائی کے دوران بھاری اسلحے اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا گیا

۲۰ ستمبر۔ روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے تخار میں افغان مجاہدین نے چھاپہ مار کارروائی کے دوران روسی آپریشنل کمانڈر ممدوف اور کٹھ پتلی دستوں کے انچارج عبدالودود سمیت چالیس روسی کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے۔ حزب اسلامی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ انا صر فرنٹ کے مجاہدین نے سرحدی قصبے رستاق کے نزدیک دشت قلعہ کے علاقے میں فوجی ٹھکانے پر حملہ کیا۔ ۱۷ ستمبر کی صبح اس کارروائی کے نتیجے میں فرار ہونے والے چالیس روسی کٹھ پتلی فوجی مجاہدین کے قابو آ گئے جن میں فوجی کمانڈر عبدالودود کا نائب عبدالحکیم بھی شامل تھا۔ کٹھ پتلی کمانڈروں اور فوجیوں کو آزاد عدالتے کی عدالت کے سپرد کر دیا گیا۔ جبکہ روسی کمانڈر ممدوف دیگر روسیوں کے ساتھ مجاہدین کی تحویل میں ہے (اسی معرکے میں پچیس کلاشن کوف رائفلیں ایک بھاری مشین گن ایک توپ۔ ایک راکٹ لانچر اور گولہ بارود کے علاوہ سامان رسد کے بھاری ذخیرے پر قبضہ کر لیا گیا۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین نے ایک روسی طیارہ اور ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا

افغانستان کے صوبے پکتیا میں مجاہدین نے ایک مگ طیارہ اور ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا جن کے پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ اطلاعات کے مطابق حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۵ ستمبر کو سیدکرم کے علاقے میں اپنے مرکز پر بمباری کرتے ورلا مگ طیارہ میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ میزائل لگتے ہی روسی طیارہ کٹھ پتلی (تنظامیہ کے سربراہ جنرل نجیب کے آبائی گھر کے نزدیک گر کر تباہ ہو گیا جنرل نجیب کا آبائی گھر مجاہدین کے حملوں سے کھنڈر بن چکا ہے اسی روز مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر گردیز سے دو کلو میٹر دور ایک گن شپ ہیلی کاپٹر انٹی ایئر کرافٹ گن سے مار گرایا۔ قبل ازیں حرکت انقلاب اسلامی کے حضرت بلال فرنٹ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے ۱۲ ستمبر کی صبح خوست کے علاقے میں باک کے مقام فوجی کیمپ پر گولہ باری کی جہاں آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ کیمپ کی عمارت کو نقصان پہنچا

صوبہ کنڑ میں سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر قبضہ۔ خونریز معرکے میں سب ڈویژنل افسر ہلاک، دو مجاہد شہید ہو گئے

جمعیت اسلامی کے ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے مجاہدین نے ۸ ستمبر کو صوبہ کنڑ میں سرحدی قصبے قلعہ زال پر قبضہ کر لیا ہے ان ذرائع کے مطابق مجاہدین نے کمانڈر صادق کی قیادت میں کنڑ شہر سے شمال مغرب کی طرف دریائے آمو کے نزدیک واقع سب ڈویژنل قصبے قلعہ زال پر راکٹوں اور میزائلوں سے حملہ کیا دن بھر کی خونریز جھڑپ کے بعد مجاہدین قلعہ زال قصبے پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے جہاں کٹھ پتلی (تنظامیہ کا مقامی سربراہ (ولسی وال) پندرہ کٹھ پتلی فوجیوں سمیت مارا گیا جبکہ دو مجاہد شہید ہو گئے سب

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے بھاری اسلحہ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

صوبہ غزنی روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ کابل قندھار شاہراہ پر مجاہدین کا روسی قافلے پر حملہ

۲۶ ستمبر۔ افغانستان کے صوبے غزنی میں مجاہدین نے جاغوری کے مقام روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ کابل قندھار شاہراہ پر صوبہ زابل کے صدر مقام قلات غلزئی کے نزدیک مجاہدین نے روسی فوجی قافلے پر حملہ کر کے ایک ٹینک اور دو بکتر بند گاڑیاں تباہ کرنے کے علاوہ ایک جیپ پر قبضہ کر لیا۔ اسینبی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ غزنی سے جنوب مغرب کی طرف جاغوری قصبے کے نزدیک روسی ہیلی کاپٹر ۲۵ ستمبر کی صبح نشانہ بنایا گیا جو مجاہدین کے ٹھکانوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا ادھر قرہ باغ سب ڈویژن میں روسی طیاروں نے مجاہدین کے مراکز پر بمباری کی جہاں اطلاعات کے مطابق دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہو گئے۔ صوبہ زابل کے ہیڈ کوارٹر قلات غلزئی کے نزدیک مجاہدین نے ۲۱ ستمبر کو قندھار جانے والے روسی فوجی قافلے پر یلغار کی جسے راکٹوں کی بوچھاڑ میں ایک ٹینک اور دو بکتر بند گاڑیوں سے ہاتھ دھونا پڑا اس معرکے میں فوجی قافلے کی رہنمائی کرنے والی ایک پائلٹ جیپ پر قبضہ کر لیا گیا۔ جس میں ہائی پاور وائرلیس سیٹ نصب تھا۔

صوبہ جوزجان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائی راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی

روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے جوزجان میں حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے چھاپہ مار کاروائی کے دوران ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی کا صفایا کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۴ ستمبر کو صوبائی ہیڈ کوارٹر شبرغان سے چونتیس کلومیٹر مشرق کی طرف سب ڈویژنل قصبے آقچہ کے نزدیک روسی فوجی دستے پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ اس کاروائی میں تباہ ہونے والے ٹینک اور بکتر بند گاڑی کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ جبکہ دو روسی فوجی اسلحے سمیت گرفتار کر لئے گئے (از آر آئی اے)

صوبہ وردک میں صوبائی صدر مقام پر مجاہدین کا حملہ کابل کے نزدیک چھاپہ مار کاروائی میں چار روسی فوجی ہلاک ہو گئے

افغان صوبے وردک میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر میدان شہر کی چھاؤنی پر حملہ کر کے متعدد فوجی تنصیبات اور دو فوجیوں کے علاوہ بھرک تباہ کر دی۔ ادھر کابل کے مشرق کی طرف سروبی کے علاقے میں حفاظتی چوکی پر یلغار کے دوران چار روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ حزب اسلامی کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ اس کے مجاہدین نے ۲۰ ستمبر کی صبح کمانڈر محمد ولی کی قیادت میں وردک کے صدر مقام میں چھاؤنی پر راکٹ اور میزائل برسائے۔ اس کاروائی میں دیگر نقصانات کے ساتھ متعدد روسی فوجی تباہ شدہ بیرک کے ملبے تلے دب کر ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ تاہم ان کی قطعی تعداد کی گئی (شمار کابل کے مشرق کی سمت سب ڈویژنل قصبے سروبی کے نزدیک حزب اسلامی کے مجاہدین نے کمانڈر درویش خان کی رہنمائی میں حفاظتی چوکی کو نشانہ بنایا۔ ۲۴ ستمبر کے اس حملے میں راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ مجاہدین حفاظتی چوکی سے چار کلاشنکوف رائفلیں اور ایک گرنیوف مشین گن سمیت کر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے

بغلان شہر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں

افغانستان کے شمالی صوبے بغلان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۷ ستمبر کو صوبائی دارالحکومت کے نواح میں روسی فوجی کیمپوں پر حملے کئے جہاں روسی دستوں کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ حملوں کے بعد مجاہدین امدادی دستوں کی آمد سے قبل واپس چلے گئے۔ ایک اور

اطلاع ہیں تیا یا گیا ہے کہ نجلان شہر کے نزدیک سیخ چال کے علاقے میں مجاہدین نے گشتی فوجی دستے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین روسی فوجی ہلاک اور چار گرفتار کر لئے گئے ۲۰ ستمبر کو اسی معرکے میں مجاہدین نے سات کلاشن کوف رائفلوں پر قبضہ کر لیا۔

غزنی شہر میں گشتی فوجی دستے پر مجاہدین کا حملہ

حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۲۵ ستمبر کی صبح غزنی شہر میں گشتی فوجی دستے کا ایک ٹرک راکٹوں سے نذر آتش کر دیا۔ کمانڈر حمید خان کی قیادت میں اس کاروائی کے دوران ایک افغان فوجی مجاہدین سے آملا جسے ساتھ لئے مجاہدین آزاد علاقے کو نکل گئے۔

صوبہ فاریاب میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان تصادم۔ صوبہ پروان میں دو حفاظتی چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ

روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۰ ستمبر کو صوبائی دارالحکومت میمنہ میں ہوائی اڈے اور اس کی حفاظتی چوکیوں پر راکٹ برسائے۔ حفاظتی چوکیوں میں متعین فوجی دستے اور مجاہدین کی خونریز جھڑپ میں گیارہ مجاہد شہید اور اٹھائیس روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ گیارہ روسی فوجی اسلحے سمیت گرفتار کر لئے گئے دریں اثنا کابل کے شمال کی طرف سب ڈویژن نجراب میں مجاہدین نے ۱۷ ستمبر کو آہنگران کے مقام دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا اس کاروائی میں گولہ بارود کے علاوہ فوجی سامان رسد کی بھاری مقدار مجاہدین کے ہاتھ آئی

کابل سے گردیز جانے والے روسی دستے پر مجاہدین کا حملہ

چھاپہ مار کاروائیوں میں اٹھارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اسلحے کا ڈھیر اڑا دیا گیا

۲۷ ستمبر افغان دارالحکومت کابل سے گردیز جانے والے روسی دستوں کو مجاہدین کے حملے میں ایک ٹینک اور تین آئل ٹینکر سے محروم ہونا پڑا جبکہ وادی لوگر میں ایک اور چھاپہ مار کاروائی کے دوران اسلحے کا ڈپو تباہ کر دیا گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق حزب اسلامی کے خندق فرنٹ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے ۲۳ ستمبر کو وادی لوگر کے سب ڈویژن محمد آغا میں ناصر پل کے مقام روسی دستے پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ روسی بکتر بند دستہ کابل سے صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز جا رہا تھا۔ چار گھنٹوں تک مزاحمت کے بعد روسی فوجی دس لاشیں لے واپسی کے لئے مجبور ہو گئے۔ دو روز بعد حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے مولوی عبداللہ حقانی کی قیادت میں محمد آغا قصبے کے نزدیک قلعہ شیخک کی حفاظتی چوکی کو نشانہ بنایا۔ تیز رفتار حملے میں راکٹوں اور مارٹروں کے فائر سے حفاظتی چوکی کی عمارت اور اسلحے کے ذخیرے میں آگ لگ گئی جس کے ساتھ ایک ٹینک ناکارہ ہو گیا۔ اس کاروائی میں آٹھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور دو مجاہد زخمی ہو گئے۔ حفاظتی چوکی کے لئے امدادی دستے کی آمد پر مجاہدین اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ بلخ میں چھاپہ مار کاروائی کے دوران بیس کٹھ پتلی فوجی گرفتار

افغانستان کے شمالی صوبے بلخ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۲ ستمبر کو صوبائی دارالحکومت مزار شریف سے مغرب کی سمت چمتال کے علاقے میں چہار سنگ اور سمسر قندیان کی چوکیوں پر حملے کئے۔ ان حملوں میں جن کی قیادت کمانڈر عبدالرؤف کر رہے تھے۔ بیس کٹھ پتلی فوجی اسلحے سمیت گرفتار کر لئے گئے جبکہ دیگر فوجی پانچ لاشیں اور متعدد زخمی لئے بھاگ نکلے۔ حفاظتی چوکیوں سے سات کلاشنکوف رائفلیں اور بھاری گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

صوبہ وردک میں چھاپہ مار کاروائی کے دوران وائرلیس سٹیشن تباہ کر دیا گیا

۴ اکتوبر۔ روسی سرحد پر واقع افغانستان کے شمالی صوبے فاریاب میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر میمنہ میں حفاظتی چوکی پر حملہ کیا۔ ادھر کابل کے

یہ فریضہ ادا نہ کروگے تو عذاب آئے گا

فرمان نبوی (ص)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کے ساتھ تم سب پر بھی اپنا عذاب بھیج دے، اس وقت تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو گے تو قبول نہ ہوگی۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

تشریح

یہ حدیث دراصل قرآن حکیم کی اس آیت کی تشریح ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے۔ کیونکہ تم نیک کاموں کا لوگوں کو حکم کرتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا تم میں سے ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیئے جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے، اچھے کاموں کا حکم کرے اور بُرے کاموں سے روکے۔

نیکی کے حکم اور اچھے کاموں کی تاکید کو قرآن نے ایک اور جگہ بڑے خوبصورت انداز میں اہل ایمان کی امتیازی خصوصیت قرار دیا ہے۔

آخرت کے خسارے سے صرف وہی لوگ محفوظ رہیں گے جو خود بھی ایمان اور عمل صالح کے پابند ہیں اور دوسروں کو بھی حق اور صبر کی وصیت و ہدایت کرتے ہیں۔

ان آیات کو دیکھا جائے تو معاشرے کو صالح حالت پر قائم رکھنے کے لئے تبلیغ و تلقین کو بنیادی ضرورت قرار دیا گیا ہے اگر عوام کو ان کے نصب العین کی یاد بار بار نہ دلائی جاتی رہے۔ تو دنیوی مشاغل میں ڈوب کر وہ اسے جلد فراموش کر دیتے ہیں۔ پچھلے مذاہب کے زوال کا یہی سبب تھا کہ ان کے اندر تبلیغی جذبے کو زندہ و توانا نہ رکھا گیا۔ اسلام نے اپنے پیغام کو زندہ کردار اور ایک قابل عمل نصب العین بنائے رکھنے کے لئے تبلیغ و دعوت کو ایک مستقل ادارے کی شکل دے دی اور حکم دیا کہ ملت میں ایک گروہ اس فرض کے لئے ضرور ہی وقف رہے یہ ہمارا ملی و قومی فریضہ ہے کہ ہمارے اندر دعوت دین والی کم از کم ایک جماعت ضرور موجود رہے زیادہ ہوں تو اور بھی بہتر ہے

حدیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر ہے۔ یہ درحقیقت قرآن کے اسی حکم کی جانب اشارہ ہے کہ جس میں امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر کی تاکید ہے۔ قرآن کی ایک دوسری آیت میں، جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی جماعت قائم کرنے کا حکم ہے وہاں اس جماعت کی تعریف میں یہ بھی فرمایا ید عون الی الخیر یعنی وہ جماعت فی الجملہ نیکی کی طرف بلانے والی ہوگی تو نہی عن المنکر اور امر بالمعروف اور دین کی جتنی دعوت و تبلیغ ہے اس کے لئے گویا دعوت الی الخیر کا عنوان دے دیا گیا۔ ایک حدیث میں خیر کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا کہ

الخیر اتباع القرآن وسنتی

خیر سے مراد قرآن اور میری سنت کا اتباع ہے۔

مفہوم یہ ہے کہ جو بھی تبلیغ ہوگی وہ پورے دین کی ہوگی۔ اس کا کسی جزو کی نہیں ہوگی۔ اگر چہ جزو کی تبلیغ بھی موجب اجر و ثواب ہے۔ لیکن قرآن و حدیث میں جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم ہے وہ واضح طور پر پورے دین اور پوری ملت کے لئے ہے اجزا اور افراد کے لئے نہیں۔ یعنی تبلیغ دین کا فریضہ ملت کے بحیثیت مجموعی ادا کرنے سے ہوگا۔ محض انفرادی مساعی اس کا حق ادا نہیں کر سکتیں اسی طرح دعوت و تبلیغ کے بنیادی اصولوں کی بھی ہو، فروغ کی نہ ہو۔ جزوی اصلاح سے مقصد دین صحیح طور پر حاصل نہیں ہو

باقی صفحہ ۱۳ پر

مغرب کی طرف صوبہ وردک کے علاقے دورا ہی تنگی میں فوجی وائرلیس اسٹیشن تباہ کر دیا گیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے تاخیر سے ملنے والی اطلاعات کے حوالے سے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۱۲ ستمبر کو میمنہ شہر میں حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے۔ آدھ گھنٹے تک جاری رہنے والی خونریز جھڑپ کے دوران آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور دو مجاہد شہید ہوگئے اس کارروائی میں ایک ٹینک راکٹوں کا نشانہ بن گیا۔ اطلاعات کے مطابق اگلے روز روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں پر انتقامی بمباری کی جس سے ایک مجاہد سمیت پندرہ مرد، عورتیں اور بچے شہید ہو گئے۔ مزید ارشاد صوبہ وردک کے صدر مقام میدان شہر کے نزدیک دورا ہی تنگی کے مقام مجاہدین نے ۲۱ ستمبر کو روسی فوج کا وائرلیس اسٹیشن اڑا دیا جس کی حفاظت کرنے والے دو روسی فوجی ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے۔ اسی علاقے میں روسی دستوں نے توپوں سے گولہ باری کی جہاں تین افغان شہری جاں بحق اور ایک مکان ملبے کا ڈھیر بن گیا۔

صوبہ ہلمند میں چھاپہ مار حملے کے نتیجے چار روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک

جنوبی افغانستان کے صوبے ہلمند سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۲۲ ستمبر کی صبح سرے کلاں کے علاقے میں روسی فوج کے ٹھکانے پر راکٹوں سے یلغار کی جس کے نتیجے میں ایک ٹینک ناکارہ اور اسی کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ نیز رفتار حملے کے دوران مجاہدین نے ایک جیپ پر قبضہ کر لیا اور جوابی کارروائی سے قبل اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ ہلمند کے صدر مقام سات افغان شہریوں کو گولی مار کر انکی لاشیں جلا دی گئیں۔ قندھار شہر کے نزدیک چھاپہ مار کارروائیں میں بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی

۱۵ اکتوبر۔ جنوبی افغانستان کے صوبے ہلمند میں روسی دستوں نے صوبائی ہیڈ کوارٹر لشکر گاہ میں مجاہدین کو پناہ دینے کی پاداش میں سات افغان شہریوں کو گولی مار کر ان کی لاشیں جلا دیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ روسی فوجی ۱۹ ستمبر کو لشکر گاہ شہر کے ایک گھر میں زبردستی گھس گئے اور اہل خانہ سے مجاہدین کے بارے میں دریافت کیا۔ روسی فوجیوں نے پہلے گھر کے مکینوں پر شدید تشدد کیا جس کے بعد انہیں گولیوں کی بارش مار دی گئی۔ روسی دستے نے لاشیں اکٹھی کر کے گھر کو آگ لگا دی۔ روسی فوجیوں کی درندگی کا نشانہ بننے والوں میں دو معصوم بچے بھی شامل ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۲ ستمبر کو قندھار شہر کے مضافاتی علاقے ڈنڈ میں فوجی قافلے پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ اس کارروائی میں ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی جبکہ بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی تیائے گئے ہیں۔ مجاہدین فوجی قافلے کی حفاظت کے لئے ہیلی کاپٹروں کی آمد پر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

بگرام ہوائی اڈے پر مجاہدین کا کامیاب حملہ

۲۳ ستمبر۔ افغانستان میں روسی فضائیہ کے سب سے بڑے اڈے بگرام کو مجاہدین نے سال رواں کے دوران دوسری بار نشانہ بنایا ہے جہاں رن وے پر کھڑے تین روسی ہیلی کاپٹر اور ایک مگ طیارہ ناکارہ بنا دیا گیا۔

مجاہدین نے کمانڈر خلیل الرحمٰن کی قیادت میں ۱۲ ستمبر کی رات بگرام ایئر بیس پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ کیا اس کارروائی میں مگ طیارے اور ہیلی کاپٹروں کی تباہی کے ساتھ سترہ روسی فوجی ہلاک ہو گئے جن میں لفٹیننٹ شامل ہیں۔ میزائلوں اور راکٹوں کی بوچھاڑ سے ایئر پورٹ کی عمارت اور فوجی تنصیبات شدید متاثر ہوئیں۔ اگلی صبح روسی طیاروں نے کوہ صافی کے علاقے میں دیہی آبادیوں پر انتقامی بمباری کی جس میں ایک بچہ اور دو عورتیں شہید ہو گئیں ادھر کندز شہر میں مجاہدین نے ۷ ستمبر کو فوجی کیمپوں پر راکٹ برسائے جہاں پر چار روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ راکٹوں کے فائر سے کندز چھاؤنی میں واقع کاٹن ملز میں آگ لگ گئی بعد ازاں روسی دستوں نے چھاؤنی کے علاقے پر گولہ باری کی جس کے نتیجے میں آٹھ مکان ملبے کا ڈھیر بن گئے

قافلۂ شہداء

شہید سید گل

جناب سید ملا حبیب عرف "ستار" کے جوان سال صاحبزادے شہید سید گل نے بھی اپنا نام ان نازوال ہستیوں میں شامل کرا لیا جن کے بارے میں حافظ شیرازی نے یوں فرمایا ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

جناب شہید سید گل ۱۹۶۳ء میں صوبے سمنگان کے "چگہ بانڈہ" نامی گاؤں کے ایک دیندار، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے وہ علوم دینیہ سیکھنے کے شیدائی تھے۔ چنانچہ تھوڑی ہی عمر میں انہوں نے بیشتر دینی کتب کا مطالعہ کر لیا۔ ابھی وہ ۱۷ برس ہی کے تھے کہ افغانستان میں روس نواز کمیونسٹوں نے انقلاب لایا اور اس طرح افغانستان کی پاک فضاء مکدر ہونے لگی۔

افغانستان کے اس وسیع اور عریض خطے میں افغان مسلمان عوام کی زندگی کا دائرہ تنگ ہونے لگا۔ تو انہوں نے کاروبار زندگی کو خیرباد کہہ کر دشمن کے خلاف مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا ۱۹۷۸ء میں ایک دفعہ داخلی کمیونسٹوں نے ان کے گاؤں کو جو کابل چرتان نامی شاہراہ پر واقع تھا اپنی گولیوں کا نشانہ بنا کر مسمار کر دیا۔ گاؤں کے سبھی افراد گھر بار چھوڑ کر ہمسایہ ہو گئے، ۱۹۸۲ء کے ایک خونین معرکے میں انہوں نے دشمن کے درجنوں فوجیوں کو جہنم واصل کر دیا اسی معرکے میں ان کے ماموں جناب امیر جان شہید ہوئے، جناب سید گل گوریلا جنگ کے ماہر تھے۔ کلاشنکوف راکٹ لانچر اور اینٹی ائیر کرافٹ گن کے وہ ایک لائق میکانیک بھی تھے جب روسیوں کی ظلم و زیادتی حد سے بڑھ گئی تو وہ جناب اپنی فیملی کو لے کر ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے ابھی کچھ ہی دیر پاکستان میں گزارا تھا کہ گردونواح میں یہ خبر پھیلی کہ روسیوں کا ایک بہت بڑا فوج دستہ صوبے پکتیا کے خوست نامی شہر میں مجاہدین کی سرکوبی کے لئے آیا ہے۔

میرانشاہ میں مجاہدوں نے کیمپ بنا رکھا تھا۔ جہاں مجاہدین رضاکارانہ طور پر دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے اپنے نام ثبت کرا رہے تھے۔ اس مرد مجاہد کو چین نہ آیا اور اسی طرح خوست کے خونین معرکے میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اس معرکے میں انہوں نے انٹی ائیر کرافٹ چلا کر دشمن کو بھاری مالی و جانی نقصان پہنچایا بالآخرہ ۱۸ دن کے طویل اور شدید جنگ کے بعد وہ ۲۳ سال کی عمر میں جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید رحیم گل

جوان سال شہید رحیم ولد میر مسجدی ۱۹۶۵ء میں صوبے کابل کے سب ڈویژن میربچہ کوٹ کے (قلعہ کریم) نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے انہیں جہاد اور شہادت کا شوق تھا ابھی وہ بالغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ افغانستان میں سرخ کمیونسٹ انقلاب آیا انہوں نے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لئے بندوق اٹھائی اور مجاہدین اسلام کے صفوں میں شامل ہو گئے۔ سات سال متواتر جہاد کرنے کے بعد آخر کار ۲۸ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ایک خونین معرکے کے دوران دشمن کے مقابلے میں بے جگری سے لڑتے کام آئے اور شہیدوں کے قافلے سے جا ملے۔

شہید ذکریا

جناب عبدالستار کے صاحبزادے شہید ذکریا ۱۹۶۸ء میں صوبے کابل کے "بابا قپچقار" نامی گاؤں کے ایک متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے محلے کے علماء کرام سے حاصل کی۔ ابھی وہ سن بلوغت تک نہیں پہنچے تھے کہ افغانستان میں روسی انقلاب آیا،

جناب شہید موصوف نے دینوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابیوں نے ان کے قدم چومے آخر کار ایک شدید جنگ کے دوران دشمن کے ایک بے رحم گولی نے ان کے سینے کو چھلنی کر دیا اور اسطرح وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

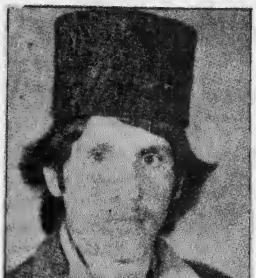

شہید وطن

جناب گل محمد کے جوان سال فرزند شہید وطن ۱۹۶۱ء میں صوبے کابل کے "درگی" نامی گاؤں کے ایک شریف، متدین اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔

جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا۔ انہوں نے بندوق اٹھائی اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کی۔

آخر کار ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء کے ایک خونین جھڑپ میں وہ جناب شہید ہو گئے۔

شہید خال محمد

آج سے تقریباً ۲۵ سال قبل جوان سال شہید خال محمد نے صوبے فاریاب کے ایک دیندار، خدا پرست اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ بچپن ہی میں اپنے علاقے کے علمائے کرام سے علم دین سیکھا۔ اُن کا پیشہ زراعت تھا۔ جونہی کفر و الحاد کے کالے بادل افغانستان کی پاک فضاء پر چھا گئے اور افغان مسلمان عوام کو صرف مسلمان ہونے کی جرم کی پاداش میں قتل کیا جانے لگا تو انہوں نے دینوی کاموں کو چھوڑ کر اپنے بھائی (یار محمد خان) کے ساتھ عملی جہاد کا آغاز کیا شہید موصوف نے کئی معرکوں میں دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملہ کر کے انہیں تاراج کر دیا اور اُن سے بھاری مقدار میں گولہ بارود چھینا۔ شدید جنگوں کے دوران وہ کئی مرتبہ زخمی بھی ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے زخموں کو

جلد بھر دیا۔

وہ جناب ایک ایسے بہادر، نڈر اور مسلمان مجاہد تھے کہ ان کا نام سن کر دشمن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ ایک دفعہ نام نہاد انقلاب ثور کے جشن کی تیاری کے موقع پر جب دشمن نے اپنے تمام تر حفاظتی انتظامات مکمل کر رہے تھے جناب خال محمد نے یہ حساس موقع کو ہاتھ سے نہ نکلنے دیا فوراً اپنے مجاہد بھائیوں کے دشمن پر ہلہ بول دیا جس کے نتیجے میں دشمن کے ۲۰۰ سے زائد فوجی ہلاک اور بے شمار زخمی ہو گئے۔ آخر کار ۲۹ اپریل ۱۹۸۷ء کے ایک خونین معرکے کے دوران دشمن سے لڑتے لڑتے کام آئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شہید ملا غریب

شہید ملا غریب ولد سخی داد ۱۹۴۷ء میں انداراب کے "قاصان" نامی گاؤں کے ایک دیندار، علم دوست اور محب اسلام گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے۔ جب حکومت کی باگ ڈور روسی نواز افغان کمیونسٹوں نے سنبھالی اور افغان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو انہوں نے مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ ایک طویل عرصے تک دشمن کے لئے قہر سامان بن کر انہیں بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ آخر کار ۱۹۸۲ء کے ایک شدید جھڑپ میں اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر گئے۔

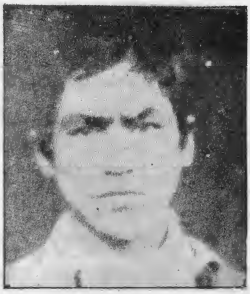

جواں سال شہید غلام نبی

جوان سال شہید غلام نبی ولد فخری ۱۹۶۸ء صوبے بدخشان کے سرآسیاب نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف، متدین اور محب وطن مگر غریب گھرانے میں پیدا ہوئے وہ ابھی پانچویں جماعت کے طالب علم تھے کہ افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا افغان عوام پر بے تحاشا ظلم و تشدد کیا جانے لگا۔ انہوں نے جہاد کو تعلیم پر ترجیح دے کر تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔

۱۹۸۶ء میں وہ ایک دفعہ گرفتار ہوئے مگر دشمن ان سے کوئی اقبالی جرم نہ لے سکا بالآخر انہیں فوج میں بھرتی کر دیا گیا۔ خوست نامی فوجی گیرژن میں انہوں نے چند ایک مسلمان فوجیوں کو اپنا ہم خیال بنا کر ایک رات چھ کمٹر پر تعینی افسروں کو موت کے گھاٹ اتار کر بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود لے کر گیرژن سے نکلنے میں تو کامیاب ہوئے مگر راستے میں دشمن کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگیں ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے اور اس طرح وہ اپنے آٹھ مجاہد ساتھیوں سمیت ماہِ رمضان کی گیارویں تاریخ کو جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید غازی محمد صالح

شہید محمد صالح ۱۹۶۱ء میں صوبے فاریاب کے دجشیدی) نامی گاؤں کے ایک شریف، دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جب افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام کفر و الحاد کے پھندہ میں جکڑے جانے لگے تو اس مرد مومن نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری جانی

و مالی نقصان پہنچایا۔

آخر کار ۲۲ر اپریل ۱۹۸۷ء کے دن دشمن کی جانب سے بچائے گئے بارودی سرنگ پھٹی اور اسطرح وہ جناب جامِ شہادت نوشکر گئے۔

شہید جلاد خان

جلاد خان ولد عبدالخالق خان نے ۱۹۵۹ء میں صوبے کابل کے سب ڈویژن سروبی کے (پیرکوٹڈی) نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف اور متدین گھرانے میں آنکھ کھولی۔ بچپن ہی سے انہیں علم دین سیکھنے کا شوق تھا، چنانچہ تھوڑی ہی عمر میں انہوں نے اپنے علاقے کے علمائے کرام سے علم دین سیکھا۔ اُن کی اُردو تھی کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دینی مدارس میں داخلہ لے۔ مگر مالی مشکلات نے ان کا یہ ارمان پورا نہ ہونے دیا۔ مجبوراً اپنے والد کے ساتھ زراعت کا پیشہ اختیار کیا۔ وہ جناب ایک خوش خلق ملنسار انسان تھے، غیرت، ہمت اور سخاوت کا جوہر ان کے رگ رگ میں سمایا تھا۔ جب افغانستان میں روسیوں کے ایما پر نام نہاد "انقلاب ثور" آیا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ تو وہ جناب یہ سب کچھ مظالم برداشت نہ کر سکے۔ بندوق اٹھائی اور جہاد فی سبیل اللہ کا راستہ اختیار کیا۔

شہید موصوف صف اول کے مجاہد تھے۔ دشمن کے قلب میں گھس کر ان پر کاری ضرب لگانا ان کا ایک اچھوتا انداز تھا۔ آخر کار کئی معرکوں میں غازی بننے کے بعد ۲۴ر مارچ ۱۹۸۷ء کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے اور داد شجاعت پاتے ہوئے کام آئے اور اس طرح اپنی جان، جانِ آفرین کو سپرد کر بیٹھے۔

شہید محمد امان

شہید محمد امان ولد گل سید نے ۱۹۵۷ء میں صوبے کابل کے سب ڈویژن سروبی کے (پیرکوٹڈی) نامی گاؤں کے ایک نہایت شریف اور دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی جونہی افغانستان میں نام نہاد روسی انقلاب آیا اور افغان عوام جبر و تشدد کا شکار بننے لگے تو انہوں نے دنیوی کاموں سے منہ پھیرا اور فوراً مجاہدین راہ اسلام کے ساتھ جا ملے کئی معرکوں میں انہیں شاندار کامیابیاں نصیب ہوئی۔ وہ ہمیشہ جنگ کے دوران یہی کہا کرتے تھے کہ جب تک میرے دم میں دم ہے۔ میں دشمن کے مقابلے میں اپنا اسلحہ زمین پر نہیں رکھوں گا چنانچہ آخر کار ایسا ہی ہوا۔ ایک طویل عرصہ دشمن کے مقابلے میں بے جگری سے جہاد کرتے ہوئے ۲۴ر مارچ ۱۹۸۷ء کو وحشی روسیوں نے "تری منگل" نامی شہر پر بمباری کی جس کے نتیجے میں وہ جناب اپنی جان جان آفرین کو تسلیم کر بیٹھے۔

شہید عبدالسلام

جناب معین داد کے جواں سال فرزند شہید عبدالسلام نے ۱۹۶۰ء میں صوبے کابل کے سب ڈویژن سروبی شہر کے (انگورتاک) نامی گاؤں کے ایک متقی، محب وطن مگر غریب گھرانے میں آنکھ کھولی۔ جب ۱۹۷۸ء میں افغانستان میں روسی انقلاب رونما ہوا اور افغان عوام ظلم و تشدد کی بڑھکتی آگ میں جھونکے جانے لگے تو اس مرد مجاہد نے کاروبار زندگی کو خیرباد کہہ کر بندوق اٹھایا۔

ہمارا نعرہ

- اللہ کی رضا، ہمارا مقصد
- حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہمارے رہبر
- قرآن ہمارا قانون
- جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا روسی سامراج کی یلغار
اور ظلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور
غربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور
ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین
کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ
اسلامی کا احیاء

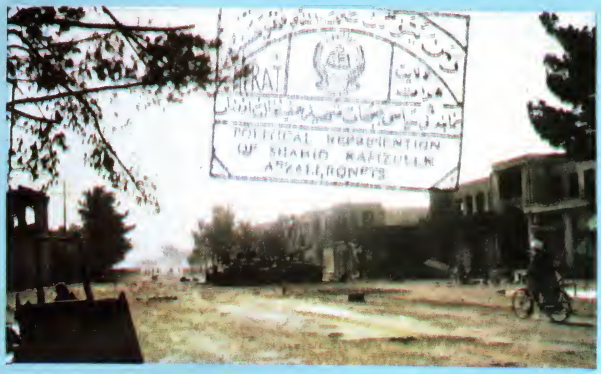

ہرات شہر جو کسی وقت
ام البلاد کہلاتا
تھا روسی بربریت
کے ہاتھوں ویرانے
میں تبدیل ہو گیا ہے

ہرات کا تاریخی شہر روسی
بمباری کی تباہ کاریوں
کا منظر پیش کر رہا ہے۔

ہرات کے جیالے
مجاہدین نے دشمن کے
ایک دیوپیکر ٹینک
پر قبضہ کر لیا۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے امیر جناب استاد برہان الدین ربانی صاحب سے

پاکستانی صحافی حضرات کے انٹرویو

"جمعیت اسلامی افغانستان" مجاہدین افغانستان کی دوسری بڑی جماعت ہے۔ جس کے ایک لاکھ سے زیادہ مجاہدین پورے افغانستان میں روسی فوج کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

وادیٔ پنجشیر کے معروف کمانڈر انجینیر احمد شاہ مسعود کا تعلق بھی جمعیت اسلامی سے ہے یہ ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ جب افغانستان میں کمیونسٹوں نے خدا، رسول، قرآن اور اسلامی شعائر کا کھلے عام مذاق اڑانا شروع کر دیا تھا۔ قرآن مجید کو پھاڑ کر گندگی میں پھینکنے، فلم "بے خدا" کی نمائش اور لینن پر درود پڑھنے کے واقعات ہوئے تو کابل یونیورسٹی میں اسلام سے محبت رکھنے والے نوجوانوں نے عبدالرحیم نیازی مرحوم کی قیادت میں "نوجوانان اسلام" کے نام سے کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تنظیم بنائی۔ اس تنظیم کو کابل یونیورسٹی کی شریعت فیکلٹی کے اساتذہ پروفیسر برہان الدین ربانی اور استاد عبدالرب رسول سیاف کی رہنمائی بھی حاصل تھی۔

۱۹۷۲ء میں کام کو مزید آگے بڑھانے کے لئے "جمعیت اسلامی افغانستان" قائم کی گئی اور پروفیسر برہان الدین ربانی کو تنظیم کا صدر منتخب کیا گیا۔

پاکستانی صحافیوں کا ایک وفد جو افغانستان میں صوبہ پکتیا کا دورہ مکمل کر کے واپس پشاور پہنچا۔ تو وفد کو پروفیسر برہان الدین ربانی صاحب سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ ملاقات میں ہونے والی گفتگو کو مختصراً سوال و جواب کی صورت میں درج ذیل سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔

سوال: افغانستان میں جہاد کی اس وقت عمومی صورت حال کیا ہے اور نجیب اللہ کے اعلانِ جنگ بندی کے جہاد پر کیا اثرات پڑے ہیں۔

جواب: نجیب اللہ کے اعلان جنگ بندی سے مجاہدین کا جذبہ جہاد بڑھا ہے افغان فوج سے بھاگ کر مجاہدین سے آملنے والے فوجیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اعلانِ جنگ بندی کے مجاہدین پر کوئی منفی اثرات نہیں پڑے

کیونکہ مجاہدین جانتے تھے کہ اعلانِ جنگ بندی ایک فریب اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں اور مجاہدین کی سبھی جماعتوں نے اسے دھوکہ اور فریب کا نام دے کر مسترد کر دیا تھا۔ لیکن اعلانِ جنگ بندی کرنے والوں نے بھی اس پر عمل نہ کیا اور روسی کی طرف سے فوجی کاروائیوں میں تیزی آئی۔ روسی کابل فوج نے اس دوران نہ صرف مجاہدین کے مراکز پر حملے کئے بلکہ نہتے افغان عام کے دیہات پر بھی بمباری کی۔ ابھی پچھلے ماہ کی چند تازہ مثالیں آپ کو بتاتا ہوں کہ روسی فوج نے صوبہ تخار میں مجاہدین کے مراکز پر بہت بڑا حملہ کیا۔ جسے جوابی کاروائی میں مجاہدین نے نہ صرف پسپا کر دیا بلکہ دشمن کو بہت زیادہ جانی و مالی نقصان بھی پہنچایا۔ صوبہ وردک میں بھی روسی فوج نے بہت بڑا حملہ کیا۔ مجاہدین نے جوابی حملہ میں چودہ طیارے اور ہیلی کاپٹر مار گرائے۔ جانی نقصان روسی فوج کا علیحدہ ہوا اور بہت زیادہ اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ جولائی میں کابل کے شمال میں شکر درہ کے علاقے پر روسی فوج نے حملہ کیا اور انگوروں کے باغات تباہ کر دیئے۔ مجاہدین نے جوابی کاروائی کر کے دشمن کے چار طیارے مار گرائے درجنوں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دیں اور روسی افغان فوج کے سینکڑوں فوجی ہلاک کئے اور ان گنت زخمی ہوئے۔ روسی فوج اس قدر سفاک ہے کہ اس کی درندگی کا اندازہ آپ اس مثال سے لگا سکتے ہیں کہ شکر درہ کے علاقہ میں زخمی ہونے والے افغان حکومت کے فوجیوں کو انہوں نے ہیلی کاپٹروں میں ڈالا اور انہیں علاج کے لئے ہسپتال لے جانے کی بجائے ویران علاقوں میں پھینک دیا۔

رہی جہاد کی عمومی صورت حال کی بات تو پورے افغانستان میں جنگ مکمل طور پر مجاہدین کے حق میں بدل چکی ہے۔ اور مجاہدین کی کاروائیوں میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ افغان حکومت نے خود اعتراف کیا ہے افغان انٹیلیجنس کی فوج کے چیف آف اپریشنل کمانڈ جنرل امام الدین نے روسی خبر رسان ایجنسی تاس کو انٹرویو دیتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ گذشتہ پانچ ماہ کے دوران مجاہدین نے ایک ہزار سے زائد چھاپہ مار کاروائیاں کی ہیں۔

پروفیسر برہان الدین ربانی صاحب نے مزید بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ مجاہدین نے اسلحہ لانے والی روسی کی چار بڑی جہازنما کشتیاں معہ اسلحہ دریائے آمو میں ڈبو دی ہیں۔

س: مجاہدین مسئلہ افغانستان کو حل کرنے کے لئے کوئی سیاسی اور پُرامن راستہ کیوں تلاش نہیں کرتے؟

ج: مجاہدین ہر وہ طریقہ اختیار کرنے کو تیار ہیں جس سے خون ریزی بند ہو اور افغانستان میں امن قائم ہو جائے اور روسی فوج یہاں سے نکل جائے۔ لیکن اس کا حل صرف روس کے پاس ہے۔ جب تک روسی فوج افغانستان سے نہیں نکلتی ہمارے پاس سوائے جہاد کے کوئی راستہ نہیں۔ ہم پُرامن حل چاہتے ہیں۔ لیکن کابل اور روس اس سلسلہ میں بالکل مخلص نہیں جس طرح اعلانِ جنگ بندی ایک فریب ہے۔ نداکرات کی دعوت بھی ایک فریب کے سوا کچھ نہیں۔ ہم جنگ برائے جنگ کے قائل نہیں۔ ہم افغانستان میں امن کے قیام اور اپنی حفاظت کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ افغانستان میں فوجی جارحیت اور خونریزی کا ذمہ دار روس ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ روس اپنی فوجیں بلا تاخیر افغانستان سے نکالے اور افغان عوام کو اپنی مرضی کی حکومت اور نظامِ حکومت تشکیل دینے دے تو یہاں خود بخود امن قائم ہو جائے گا۔ لیکن روس کے رویہ کو دیکھتے ہوئے اس وقت کوئی پرامن حل نظر نہیں آتا۔

س: جب نہ روس واپس جانا چاہتا ہے۔ نہ مجاہدین ہتھیار ڈالنا چاہتے ہیں تو پھر اس لڑائی کا کیا نتیجہ نکلے گا؟

ج: روس کو بالآخر افغانستان سے واپس جانا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کس قدر نقصان اور ذلت و رسوائی اٹھانے کے بعد جاتا ہے۔ روس کے توسیع پسندانہ عزائم سے پوری دنیا آگاہ ہے۔ وسطِ ایشیا کی مسلم ریاستوں کو اس نے ظلم و تشدد کے ذریعہ ہڑپ کیا اور اب افغانستان میں عوام پر ظلم و بربریت کی انتہا کر دی ہے۔ اس کا خیال تھا کہ شاید ظلم سے افغان عوام دہشت زدہ ہو جائیں اور روس کی غلامی کو قبول کر لیں۔ لیکن اپنی ڈیڑھ لاکھ فوج اور جدید ترین اسلحہ کے باوجود وہ نہ تو افغان عوام کو خوف زدہ کر سکا ہے اور نہ افغانستان میں اپنے پاؤں جمانے میں کامیاب ہو سکا ہے افغانستان میں بارہ لاکھ سے زیادہ

مرد، عورتیں اور بچے شہید اور ہزاروں دیہات ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں ہزاروں دینی مدارس اور مسجدیں شہید کی جا چکیں۔ لیکن روس اس کے باوجود افغان عوام کا جذبۂ آزادی کو دبانے میں ناکام رہا ہے۔ مجاہدین کے ہتھیار ڈالنے کا مطلب غلامی کو قبول کرنا ہے۔ لیکن افغان عوام نے کبھی کسی کی غلامی قبول نہیں کی اس لئے افغان مجاہدین اس وقت تک جہاد جاری رکھیں گے۔ جب تک روس کو مجاہدین کے ناقابل تسخیر ہونے کا تعین نہ ہو جائے اور وہ غیر مشروط طور پر افغانستان سے فوجیں نکالنے پر متفق ہیں کہ مستقبل کی لیڈر شپ مجاہدین میں سے منتخب کی جائے گی اور افغانستان میں آزادی کی جنگ لڑنے والوں میں سے آئے گی۔ ظاہر شاہ کی حمایت کرنے والے کسی اصول کی بنیاد پر نہیں بلکہ دوستی اور تعلقات کی بنیاد پر اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ ظاہر شاہ کو پچانوے فیصد تو کجا پانچ فیصد افغان عوام کی بھی حمایت حاصل نہیں۔

روس کو بالآخر افغانستان سے واپس جانا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کس قدر نقصان اور ذلت و رسوائی اٹھانے کے بعد جاتا ہے۔

(پروفیسر برہان الدین (ربانی) امیر جمعیت اسلامی)

س: شہروں میں آبسنے والے افغان مہاجر، مجاہدین اور دوسرے افغان مہاجرین کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کو شکایت ہے کہ ٹرانسپورٹ پر یہ قبضہ کرتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کیا کہیں گے۔

ج: یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک قوم میں کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں مجموعی بھی اور ایمان فروش بھی، شریف بھی اور بدمعاش بھی، اس لئے ممکن ہے کہ ایک آدھ افغان مہاجر شہروں میں آ کر غلط کاموں میں ملوث ہو لیکن یہ انتہائی غلط ہے کہ غلط کام کرنے والے ایک یا دو افغان مہاجرین کو دیکھ کر چالیس لاکھ نیک اور شریف افغان مہاجرین کے خلاف پراپیگنڈہ شروع کر دیا جائے۔ در اصل روس کی کے جی بی اور خاد کے ایجنٹ بڑے ایکٹو (AETiVE) ہیں اور وہ ایک منصوبے کے تحت اپنے ایجنٹوں کو افغان مہاجرین کے بھیس میں شہروں میں بھیج کہ افغان مجاہدین اور مہاجرین کو بدنام کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اب یہ حکومتِ پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو پکڑے جو ملک دشمنی اور ملت فروشی کا کام کر رہے ہیں۔ ہم خود بھی یہ کام کر سکتے ہیں اور ہم نے کئی دفعہ حکومتِ پاکستان سے اس سلسلہ میں کہا بھی ہے۔ لیکن حکومتِ پاکستان ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتی حکومت کا کہنا ہے کہ ہم حکومت کے اندر حکومت بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے میں پاکستانی عوام سے کہنا چاہتا ہوں کہ افغان مہاجر کسی غلط کام میں ملوث نہیں، جو غلط کام کر کے مجاہدین و مہاجرین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ روس کے ایجنٹ ہیں اور افغان مہاجرین کے دشمن۔

رہا ٹرانسپورٹ کا مسئلہ تو ماضی میں بھی افغان ٹرانسپورٹ پاکستان اور انڈیا میں رہی ہے۔ پھر ٹرانسپورٹ کا کام کرنے والے پاکستان دولت لے کر آتے ہیں اس طرح پاکستان کو اس کا فائدہ پہنچا ہے۔ پھر مہاجرین کی اتنی بڑی تعداد شہروں میں ٹرانسپورٹ کا مسئلہ پیدا کر سکتی تھی۔ کابل سے ٹرانسپورٹ آجانے کی وجہ سے یہ بوجھ کافی کم ہوا ہے۔

اصل مسئلہ نہ ٹرانسپورٹ کا کاروبار ہے اور نہ افغان مہاجرین بلکہ خاد اور کے جی بی کے ایجنٹ ہیں۔ جو جعلی کرنسی اور اسلحہ پورے پاکستان میں پھیلا کر مہاجرین کو بدنام کر رہے ہیں۔ سنٹرل ایشیا آف افغانستان سے قبائلی علاقہ میں خاد کے ایجنٹوں کے ذریعہ مسلسل کرنسی